ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

اکتوبر ۲۰۱۷ء

چہل اسماء ادریسی

آیاتِ سجدہ کا عمل

نقشِ عظیم۔ اسی شمارے میں

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

Rs. 20/=

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جلد نمبر ۲۴
شمارہ ۱۰
اکتوبر ۲۰۱۷

سالانہ زرِتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

هم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U.P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

کاش - ہم بیدار ہوجائیں

بقلم خاص

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک بار صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہوکر یہ فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ دنیا بھر کے تمام کافرو مشرکین تم مسلمانوں پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گے کہ جس طرح مردار جانوروں پر گدھ اور چیلیں ٹوٹ پڑتی ہیں۔ یہ سن کر صحابہ کرام لرز گئے۔ کسی صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہ! کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم اس وقت تعداد میں کم نہیں ہوں گے، موجودہ وقت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد اس وقت کافی ہوگی۔ یعنی دنیا بھر میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی لیکن ان کی حیثیت اس تنکہ بے جان کی طرح ہوگی جو کسی سیلاب میں بہہ رہا ہو۔ پھر کسی صحابی نے پوچھا یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، مسلمان مرعوب ہوچکے ہوں گے اور دشمنوں کا رعب اور ہیبت مسلمانوں پر طاری ہوگا اور ان میں کفار ومشرکین اور یہودیوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہوگی، ظلم وستم کے سیلِ رواں میں مسلمان ایک بے جان تنکے کی مانند ہوگا اور سیلاب کے رخ پر بہہ رہا ہوگا۔ صحابہ کرام افسردہ ہوگئے۔ پھر کسی صحابی نے پوچھا مسلمانوں کی اس پسپائی اور ذلت کا سبب کیا ہوگا؟ اللہ کے رسول ﷺ نے جواب دیا اس کی دو وجہ ہوں گی حب الدنیا وکراہیۃ الموت۔ دنیا کی محبت اور موت سے کراہیت۔

اس حدیث کی روشنی میں آج ساری دنیا کا مشاہدہ کیجئے تو اندازہ ہوگا کہ رسولِ خدا کا فرمان حرف بہ حرف درست ہے اور رسولِ خدا کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوگئی۔ آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی درگت بن رہی ہے اور سبھی قومیں مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور کوئی ان کی فریاد سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ مسلم ممالک میں بھی مسلمان جوتوں پٹ رہے ہیں اور یورپ میں تو اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ چوروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل نے مسلمانوں کو دہشت گرد بتا کر تمام اقوام کی نگاہوں سے انہیں گرادیا ہے اور کفار ومشرکین کی اکثریت مسلمانوں کو ترچھی نظروں سے دیکھنے لگی ہے۔ دنیا میں کوئی دہشت گردی کا واقعہ پیش آئے شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف گھومنے لگتی ہے۔ مسلمان دہشت گرد ہیں، یہ جھوٹ اتنی بار بولا گیا کہ دنیا اب اسی جھوٹ کو سچ سمجھنے لگی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں بھی فرقہ پرست عناصر نے مسلمانوں کے خلاف اس قدر پروپیگنڈہ کیا ہے کہ ہندوؤں کی اکثرت مسلمانوں کے کردار پر شک کرنے لگی ہے۔ چنانچہ کوئی بھی حادثہ رونما ہونے پر مسلمانوں کو گرفتار کرلیا جاتا ہے اور ہر دہشت گردی کا الزام مسلمانوں پر لگادیا جاتا ہے۔

آج تک صحیح معنوں میں یہ تحقیق نہیں ہوسکی ہے کہ لشکر طیبہ، انڈین مجاہدین اور جیش محمد جیسی جماعتیں کہاں اور ان کی تخلیق کس ملک میں ہوئی ہے لیکن ان جماعتوں کو مسلمانوں کی جماعت سمجھ کر دنیا میں ہونے والے ہر قتل وغارت کو ان سے منسوب کردیا جاتا ہے اور اس کے بعد دنیا بھر میں تمام مسلمانوں کے خلاف نفرتیں اور عداوتیں پھیلنی شروع ہوجاتی ہیں۔ داعش جیسی جماعتوں کے بارے میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ یہ یہودیوں کا ٹولہ ہے جو اسلام کو بدنما کرنے کے لئے وجود میں آتا ہے، ان کے جھنڈوں پر کلمہ اس لئے لکھا ہوتا ہے تاکہ ہمارے تمام کرتوت کا سہرہ مسلمانوں کے سروں پر بندھے اور مسلمان بدنام ہوں اور دین اسلام کو رسوائی سے دوچار ہونا پڑے۔ ان حالات کی وجہ اللہ کے رسول کی رائے کے مطابق یہ ہے کہ ہم مسلمان دنیا کی محبت میں غرق ہوگئے ہیں اور اس موت سے کراہیت کرنے لگے ہیں جو ایک نہ ایک دن آکر رہے گی۔

امریکہ اور اسرائیل نے جہاد اسلامی کو اس لئے بدنام کیا ہے اور اس کو دہشت گردی بتا کر مسلمانوں میں خوف وہراس پھیلانے کی اور کفار ومشرکین کو ان کے خلاف اکسانے کی زبردست کوشش کی ہے تاکہ مسلمان جہاد کا نام بھی نہ لیں اور یہودی اور نصرانی من مانی کرتے رہیں۔ امریکہ خود دہشت گردی پھیلاتا ہے، وہ خود دہشت گردی کی پشت پناہی کررہا ہے لیکن مورد الزام مسلمانوں کو اور اسلام کو ٹھہراتا ہے۔ امریکہ کے اس غلط سلط پروپیگنڈہ کے زیر اثر ہمارے ملک کے باشندے بھی ہیں، وہ بھی مسلمانوں کو ایک غلط قوم تصور کرنے لگے ہیں، اس صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے ہمیں اپنے احوال پر نظر ثانی کرنی ہوگی۔ دنیا کی اندھی محبت سے باہر نکلنا ہوگا اور کھلِ عام سچ بولنا ہوگا اور دنیا کو بتانا ہوگا کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے اور مسلمان خود دہشت گردی سے نفرت کرتے ہیں، دہشت گرد امریکہ اور اسرائیل ہیں اور یہ دونوں ملک پوری دنیا کو اور ہمارے ملک ہندوستان کو یرغمال بنانا چاہتے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے متحد ہوکر بیک وقت امریکہ اور اسرائیل کے خلاف آواز نہ اٹھائی تو دنیا بھر میں مسلمانوں کا اتنا قتل عام ہوگا کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔

مختلف پھولوں

نیک اعمال میں ۵ اعلیٰ و افضل اعمال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے تمام نیک اعمال میں پانچ عملوں کو سب سے افضل پایا۔

☆ دولت پا کر تواضع اختیار کرنا۔

☆ مصیبت میں صبر کرنا۔

☆ تنگ دستی میں سخاوت کرنا۔

☆ بغیر کسی قسم کا احسان جتلائے اچھا سلوک کرنا۔

☆ باوجود قدرت کے مجرم کی خطا کو معاف کر دینا۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☆ پھول خوشبو سے چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ جھوٹا رشتہ ایک ایسا رشتہ ہے جس سے دوسرے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

☆ کسی کا راستہ مت دیکھو ہوسکتا ہے کہ وہ راستہ بدل جائے اور تمہاری زندگی ویران ہو جائے۔

☆ جب تک انسان علم سیکھتا رہتا ہے وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے یہ خیال آجائے کہ اب میں علم سیکھ چکا ہوں تو وہ جاہل بن جاتا ہے۔

☆ محبت ایک ایسا دریا ہے جس کے پانی میں اضافہ کرنا چاہئے کمی نہیں۔

سنہری باتیں

☆ اچھا انسان وہ ہے جو کسی کا دیا ہوا دکھ تو بھلا دے مگر کسی کی دی ہوئی محبت کبھی نہ بھلائے۔

☆ لوگ آپ کی پیٹھ کے پیچھے تین وجوہات کی بنا پر آپ کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

(۱) جب وہ آپ کی سطح تک نہیں پہنچ پاتے (۲) جب وہ آپ جیسا نہیں کر سکتے (۳) جب وہ آپ کا طرز حیات اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر نہیں کر پاتے۔

☆ ہمیشہ اچھے اور خوش باش رہئے، یہ ان لوگوں سے بہترین انتقام ہے جو آپ کو دکھی اور ناخوش دیکھنا چاہتے ہیں۔

اقوال زرّیں

☆ جب تجھے نیکی کر کے خوشی اور برائی کر کے پچھتاوا ہو تو سمجھ کہ تم مومن ہو۔

☆ کسی برائی کو معمولی سمجھ کر اختیار نہ کرو، ممکن ہے اس سے خدا روٹھ جائے۔

☆ گلے، شکوے سے زبان بند رکھو، راحت نصیب ہوگی۔

☆ پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے عمل کرو عمل قبول کیا جاتا ہے۔

☆ علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال فرعونوں اور قارون وغیرہ کی۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

☆کم کھانا تندرستی، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت ہے۔

☆برائی کرنے والے سے نہیں بلکہ برائی سے نفرت کرو۔

☆علم کی محبت اور استاد کی عزت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆اچھی بات کہنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

مختصر تحریریں

☆جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆مصیبتیں ہم کو پریشان کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہمیں جگانے کے لئے آتی ہیں۔

☆زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔

☆جو شخص مصیبت کا بوجھ خوش اسلوبی سے اٹھا سکتا ہے وہی سب سے بہتر کام کر سکتا ہے۔

☆اپنی نیکیوں کے لئے پوشیدہ جگہ بناؤ جیسے برائیوں کے لئے بناتے ہو۔

☆جو مصیبت تمہیں اللہ کی طرف متوجہ کر دے وہ مصیبت نہیں رحمت ہے اور جو نعمت تمہیں اللہ سے غافل کر دے وہ نعمت نہیں مصیبت ہے۔

خوشبودار باتیں

☆زبان کا وزن بہت ہلکا ہوتا ہے مگر بہت ہی کم لوگ اسے سنبھال پاتے ہیں۔

☆بات تمیز سے اور اعتراض دلیل سے کرو۔

☆انسان اتنا بزدل ہے کہ سوتے ہوئے خواب میں بھی ڈر جاتا ہے جب کہ بہادر اتنا ہے کہ جاگتے ہوئے بھی اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے۔

☆جب کسی ضرورت مند کی آواز آپ تک پہنچ جائے تو اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنے بندے کی مدد کے لئے آپ کو پسند فرمایا۔

☆انسان کو اچھی سوچ پر وہ انعام ملتا ہے جو اسے اچھے عمل پر بھی نہیں ملتا، کیوں کہ سوچ میں دکھاوا نہیں ہوتا۔

☆زندگی میں اچھے لوگوں کی تلاش مت کرو، آپ خود اچھے بن جائیں، شاید کسی کی تلاش پوری ہو جائے۔

☆اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو، کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتے ہیں اسی طرح سوچوں سے کردار بنتے ہیں۔

☆دنیا میں سب سے تیز رفتار چیز دعا ہے کیوں کہ یہ دل سے نکل کر زبان تک پہنچنے سے پہلے خدا تک پہنچ جاتی ہے۔

وہ لفظ جو دل پہ اثر کریں

☆لوگوں سے بے رخی اختیار نہ کرو اور نہ ہی زمین پر اترا کر چل کیوں کہ اللہ کسی اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔

☆کوئی تم سے بے اعتنائی سے پیش آئے تو جواباً اس سے محبت سے پیش آؤ اپنے رویے کی مٹھاس سے اس کو شرمندہ کرو۔

☆پیار سے کہی گئی ایک بات نفرت اور غصے سے کہی گئی سو باتوں سے بہتر ہے۔

☆محبت اور خدمت نہ ہو تو ایسی کوئی ایلفی ایجاد نہیں ہوئی جو کسی

رشتے کو جوڑ سکے۔

جستہ جستہ

☆ ایسی شہرت سے گریز کریں جو ذلت و رسوائی کے اندھے کنوئیں میں پھینک دے۔

☆ شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔

☆ ناامیدی کی موت کے قریب لے جاتی ہے۔

☆ جو لوگ اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے سے بحث کرتے ہیں کہ لوگ انہیں عقل مند سمجھیں تو وہ جان لیں کہ لوگ انہیں بے وقوف سمجھیں گے

☆ ایک غیر ضروری بحث کسی بھی عزیز ترین دوست، رشتہ دار کو جدا کر سکتی ہے۔

☆ نااتفاقی اور تکرار میں سب سے پہلے سچائی کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔

☆ زوردار الفاظ اور تلخ کلامی، کمزور استدلال کی دلیل ہے۔

☆ اسکول ایسی جگہ ہے جہاں باپ کا پیسہ خرچ ہوتا ہے اور بچہ کھیلتا ہے۔

☆ مرد کی آنکھ اور عورت کی زبان کا دم سب سے آخر میں نکلتا ہے۔

۶ چیزیں دلوں میں فساد پیدا کرتی ہیں

☆ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ دلوں میں فساد چھ چیزوں سے واقع ہوتا ہے۔

☆ پہلی چیز یہ ہے کہ لوگ توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہتے ہیں۔

☆ دوسری چیز یہ ہے کہ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اور عبرت نہیں پکڑتے۔

☆ تیسری چیز یہ ہے کہ عمل کرتے ہیں اور اخلاص پیدا نہیں کرتے۔

☆ چوتھی چیز یہ ہے کہ اللہ کا رزق کھاتے ہیں اور شکر نہیں کرتے۔

☆ پانچویں چیز یہ ہے کہ اپنی تقسیم چاہتے ہیں اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں رہتے۔

☆ چھٹی چیز یہ ہے کہ علم سیکھتے ہیں عمل نہیں کرتے۔

مبنی بر حقائق

☆ کسی سے کتاب مستعار لینے کے بعد مشکل ہی سے اس کی واپسی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

☆ آپ لڑکے کو کالج تک تو پہنچا سکتے ہیں لیکن اسے مفکر نہیں بنا سکتے۔

☆ ساتھیوں شکم کے ساتھ بحث کرنا مشکل ہے اس کے کان نہیں ہوتے۔

☆ بادشاہ ہو یا کوئی معمولی آدمی جسے گھر میں سکون حاصل ہے وہ خوش قسمت ترین شخص ہے۔

☆ زندگی بھر خبردار رہو، لوگوں کا ظاہر دیکھ کر ان کے بارے میں کبھی اندازہ لگانا۔

☆ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے مالک کو نہیں۔

☆ سننے میں جلدی کرو لیکن بولنے اور غصہ کرنے میں تاخیر کرو۔

☆ غصے میں آدمی اپنا منہ کھول دیتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

اقوال حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

☆ لوگوں میں زیادہ ڈرنے کے قابل وہ شخص ہے کہ اگر اس پر ظلم کیا جائے تو وہ ظالم کے مقابلے میں سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کسی کی مدد نہ چاہے۔

☆ یتیم پر رحم کر، اس کو اپنے سے قریب کر، اس کو کھانا کھلا۔

☆ تم جان لو کہ بھلائی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

☆ جو تجھے برا بھلا کہے، تکلیف پہنچائے، تیرے دکھ پر خوش ہو اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دے (پھر دیکھ اللہ تعالیٰ خود تیرا بدلہ اس سے لے گا) اور تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے تو سچی توبہ کرتا کہ مغفرت حاصل ہو۔

ماں

☆ ایک اچھی اور لائق ماں دنیا کے ہزاروں استادوں سے بہتر ہے۔

☆ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کی گود ہے۔

☆ ماں دنیا کی عظیم ترین ہستی ہے۔

☆ ماں وہ انمول موتی ہے جو ایک بار کھو جانے کے بعد دوبارہ نہیں ملتا۔

☆ ماں ایک ایسی ہستی ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں چھپا لیتی ہے۔

☆ ماں کے بغیر گھر قبرستان ہے۔

ٹیپو سلطان نے کہا

☆ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے۔

☆ غدار ہمیشہ دوستوں میں سے ہوتے ہیں۔

☆ جس قوم میں غدار زیادہ ہونے لگیں اس قوم کے مضبوط قلعے بھی ریت کے گھروندے ثابت ہوتے ہیں۔

☆ مجھے دشمنوں سے زیادہ اپنوں نے نقصان پہنچایا۔

☆ جو مصنف (جج) دنیاوی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لے وہ کسی منصب کا مستحق نہیں کیوں کہ وہ تب بھی جھوٹ کے سہارے ہی فیصلہ کرے گا یا پھر نذرانہ لے کر اور یہ دونوں باتیں ہی جہنم کی طرف کا راستہ ہیں۔

مشعل راہ

☆ ہمیشہ مسکراؤ کیوں کہ دنیا ہمیشہ مسکرانے والوں کا ساتھ دیتی ہے۔

☆ اہم بات یہ نہیں کہ آپ ہار گئے بلکہ اہم بات یہ ہے کہ ہارنے کے بعد آپ ہمت تو نہیں ہار گئے۔

☆ دل نازک ہی سہی مگر اس میں اتنی استقامت رکھو کہ یہ پتھر سے بھی ٹکرائے تو اسے ریزہ ریزہ کردے۔

دنیا

☆ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو کہ چھونے میں نرم مگر پیٹ میں خطرناک زہر لئے ہوتا ہے۔

لاپتہ

دل سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں ہے دنیا میں مگر سب سے زیادہ لوگ لاپتہ بھی یہیں سے ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت پہ کھڑا ہے
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

☆

ہم تسلیم کرتے ہیں ہمیں فرصت نہیں ملتی
مگر جب یاد کرتے ہیں زمانہ بھول جاتے ہیں

☆

موسم، خوشبو، بادِ صبا، چاند، شفق اور نورِ سحر
کون تمہارے جیسا ہے گر وقت ملا تو سوچیں گے

☆

میں تنہائی کو تنہائی میں تنہا کیسے چھوڑوں
تنہائی نے تنہائی میں تنہا میرا ساتھ دیا ہے

☆

یہی ایک بات اکثر مجھے تجسس میں رکھتی ہے
محبت بھیک ہے شاید بڑی مشکل سے ملتی ہے

☆

پھول بننے کی خوشی میں مسکرائی تھی کلی
کیا خبر تھی یہ تغیر موت کا پیغام ہے

☆

ممکن ہے کہ کل زبان وقلم پہ ہوں بندشیں
آنکھوں کو گفتگو کا سلیقہ سکھایئے

اچھی باتیں

☆ غم اور مشکلات صرف اللہ کو بتایا کرو اس یقین کے ساتھ کہ وہ تمہیں جواب بھی دے گا اور تمہاری تکلیف بھی دور کرے گا۔

☆ اپنے جسم کو ضرورت سے زیادہ نہ سنوارو، اسے تو مٹی میں مل جانا ہے۔ اے ابن آدم! سنوارنا ہے تو اپنی روح کو سنوارو جسے اللہ کے پاس جانا ہے اور جسے مر کر بھی زندہ رہنا ہے۔

▼▼▼▼▼

قسط نمبر:۱۱

اسم اعظم

حسن الہاشمی

علماء کرام کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ پروردگار عالم کے یہ چار اسماء العلی العظیم الحلیم العلیم اسم اعظم ہیں۔ اس کی سند میں علامہ ناسیؒ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسم اعظم اللہ ہے، یاھو ہے اور یَا حَیُّ یَاقَیُّومُ اور ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْعَلِیْمُ الْحَلِیْمُ ہے۔ حضرت ابوالحسن شاذلیؒ کی مشہور و معروف دعا جو حزب البحر کے نام سے مشہور عام ہے اور اولیاء کرام کے تمام سلسلوں میں اس دعا کے پڑھنے کا معمول ہے اور علماء کرام کی اکثریت بھی اس دعا سے استفادہ کرتی ہے، یہ دعا بھی ان ہی اسماء الٰہی سے شروع ہوتی ہے اس لئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اسماء بہت بابرکت ہیں اور ان اسماء الٰہی کے ذریعہ تقرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔

اَلْعَلِیّ کے معنی ہیں، بہت اونچا، بہت بلند، اَلْعَظِیْم کے معنی ہیں بہت اونچی اور بہت عظمت و شان والی ذات۔ اَلْحَلِیْمُ کے معنی ہیں نہایت بردبار، گناہوں کو معاف کرنے والا۔ اَلْعَلِیْمُ کے معنی ہیں ہر بات کا علم رکھنے والا اور ہر بات سے باخبر، ظاہر ہے کہ یہ تمام خوبیاں صرف وحدہٗ لاشریک کے سوا کسی میں موجود نہیں ہیں۔

حیاۃ الحیوان میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کے پاس علامہ ابوبکر ابن الولیدؒ تشریف لائے انہوں نے دیکھا کہ خلیفہ کسی غم اور فکر میں مبتلا ہے، خلیفہ نے حضرت علامہ کو دیکھا تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دعا ہے کہ جو میرے غم کو دور کردے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو ایسی دعا بتاتا ہوں جو مصائب سے نجات دلانے والی ہے اور مشکلات کا حل کرنے والی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ بصرہ شہر میں ایک شخص کے کان میں مچھر گھس گیا اور اس کے دماغ میں پہنچ گیا، وہ شخص بہت پریشان ہوا اور دن رات تڑپتا رہا، اتفاقاً اس کی ملاقات حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے شاگرد سے ہوگئی انہوں نے اس شخص سے کہا کہ تم وہ دعا کیوں نہیں پڑھتے جو حضرت حضرمیؒ مصائب کے وقت پڑھا کرتے تھے، اس شخص نے کہا اس کی تفصیل معلوم کرنی چاہی تو حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت حضرمیؒ کو جہاد کے لئے بحرین روانہ کیا تھا تو اتفاقاً ان کا لشکر راستے سے بھٹک گیا اور کسی صحرا میں پہنچ گیا، دوپہر کے وقت جب سورج کی تمازت کی وجہ سے ریت بہت گرم ہوگئی، چلنا پھرنا بھی دشوار ہوگیا اور پیاس کی شدت بھی بہت بڑھ گئی جب کہ پانی جو لشکر کے پاس تھا وہ بھی ختم ہوگیا تھا، بہت اذیت دہ صورت حال تھی اس وقت حضرت حضرمیؒ اپنی سواری سے اترے اور انہوں نے دو رکعت نفل ادا کر کے بارگاہ الٰہی میں اس طرح دعا مانگی۔ یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اَسْقِنَا۔

اے نہایت بردبار، اے بلند و بالا، اے عظیم الشان ذات والے، اے ہر بات سے واقف اور باخبر ہم سب کو پانی پلادے۔ ابھی حضرت حضرمیؒ کی دعا پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور موسلا دھار بارش برسنے لگی، اتنی بارش ہوئی کہ گرمی بھی دور ہوگئی اور لشکر کی پیاس بھی بجھ گئی، اگلے ہی دن یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ دوران سفر لشکر کی راہ میں ایک دریا حائل ہوگیا اور اس دریا کو پار کرنا ضروری بھی تھا اور مشکل بھی۔ حضرت حضرمیؒ نے پھر دو رکعت نفل ادا کر کے پھر دعا اس طرح مانگی۔

یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ یَاعَلِیُّ وَیَاعَظِیْمُ اجزنا. اے بردبار، اے باخبر، اے بلند و بالا، اے عظیم الشان ذات والے ہمیں پار کردے۔

اس دعا کے بعد دریا نے راستہ دیدیا، دریا کا ایک حصہ فوراً خشک ہوگیا اور لشکر وہاں سے گزر گیا۔

حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد نے اس کے بعد خلیفہ سے فرمایا کہ تو بھی اس دعا سے استفادہ کر، خلیفہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پڑھنا شروع کیا۔ یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اکشف عنّا اَللّٰھُمَّ. اے نہایت بردبار، اے بلند و بالا، اے جاننے والے اور اے عظیم الشان، ہم سے اس غم کو دور کردے۔ راوی کا کہنا ہے کہ فکر و غم کی وجہ سے خلیفہ منصور عباسی کئی دن سے کھانا بھی نہیں کھا رہا تھا اس دعا کے بعد وہ پرسکون ہوگیا اور اسی وقت اس نے کھانا بھی طلب کیا اور خوب سیر ہوکر کھایا، پھر زندگی کے تمام مسائل میں وہ اس دعا سے استفادہ کرتا رہا اور کامیابیاں اسے ملتی رہیں۔

☆☆☆

اعمال چشتیہ

یہ نقش رزق، سفر، نکاح، ہر حاجت لئے ہے۔ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مشک وزعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر عنبر کی خوشبو لگا کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے ایک تسبیح بسم اللہ ۹؍مرتبہ درود پاک ۹۴؍مرتبہ یابَاسِطُ یا وَدُوْدُ پھر ۹؍مرتبہ درود پاک انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔

و	و	د	و	ط	س	ا	ب
ب	د	و	د	و	ط	س	ا
ا	ب	و	د	د	و	ط	س
س	ا	ب	د	و	د	و	ط
ط	س	ا	ب	د	و	د	و
و	ط	س	ا	ب	د	و	د
د	و	ط	س	ا	ب	د	و
و	د	و	ط	س	ا	ب	د

نام وحاجات

نقش براءے چراغ حاجت

یہ نقش ہر حاجت کے لئے ہے۔ بتی بنا کر چراغ میں جالائیں انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ ۴۱؍دن کا عمل ہے۔ اصولاً یہ نقش غلط ہے لیکن بزرگوں سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۲	۲۲	ب
۳۰	۸	۲۱	۲۲
۸۰	۴۶	۱۸	۱۲
۲۰	۱۰	ح	۲۴

نقش برائے رزق

اگر کسی کا رزق باندھ دیا گیا ہو۔ بکری نہ ہوتی ہو تو یہ نقش لکھ کر بتی بنا کر میٹھے تیل میں چراغ جلائیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

۷۸۶

۸۰۲۳	۸۰۲۷	۸۰۳۰	۸۰۱۶
۸۰۲۹	۸۰۱۷	۸۰۲۲	۸۰۲۸
۸۰۱۸	۸۰۳۲	۸۰۲۵	۸۰۲۱
۸۰۲۶	۸۰۲۰	۸۰۱۹	۸۰۳۱

نقش برائے رزق

یہ رزق میں برکت کے لئے ہے۔ یہ دو عدد نقش لکھیں۔ ایک نقش مشک وزعفران سے لکھ کر دکان میں چسپا کریں۔ دوسرے نقش کو پانی میں مکس کر کے ۹؍دن تک دکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

۷۸۶

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔

(۱) جو شخص علم کا طلب میں رہتا ہے جنت اس کی طلب میں ہوتی ہے۔ (۲) اور جو شخص گناہ کی طلب میں ہوتا ہے جہنم اس کی طلب میں ہوتی ہے۔

قسط نمبر: ۱۴

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

شیخ کا کام

شیخ کا کام ہوتا ہے کہ انسان کے اوپر جو کیفیات ہوں ان کے بارے میں اس کی رہبری کردے کہ یہ کیفیت تمہاری رحمانی ہے اور یہ کیفیت تمہاری شیطانی ہے، شیطان بھی تو دھوکے دیتا ہے نا، کیفیتیں بنا بنا کر، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک جنگل میں مراقبہ کررہے تھے اچانک ایک نور ظاہر ہوا جس نے ماحول کو منور کرکے رکھ دیا، شیخ عبدالقادر جیلانی متوجہ ہوئے آواز آئی عبدالقادر جیلانی ہم تیری عبادت سے اتنے خوش ہیں کہ ہم نے تجھ سے قلم ہٹالیا اب تو جو چاہے کر تیرے گناہ تیرے نامہ اعمال میں نہیں لکھے جائیں گے اب جب یہ بات سنی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس بات کو قرآن وحدیث پر پیش کیا جو سچے گواہ ہیں کہ یہ بات کھوٹی ہے یا کھری ہے تو جب انہوں نے اس پر پیش کیا تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا (وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْن) اے محبوب آپ عبادت کرتے رہئے حتیٰ کہ اسی حال میں آپ پردہ فرما جائیں تو انہوں نے سوچا کہ نبی علیہ السلام کو تو یہ حکم ہے تو عبدالقادر جیلانی کی یہ مجال کہاں کہ اس سے قلم ہٹالی گئی سمجھ گئے کہ یہ تو شیطانی چکر ہے، فرمانے لگے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ اب یہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ یہ شیطان کے لئے تیر کی طرح ہے توپ کے گولے کی طرح ہے، شیطان کے لئے چنانچہ جب یہ لگا تو بھاگا مگر بھاگتے ہوئے دوسرا فائر کرگیا، دشمن بڑا خطرناک ہے، کہنے لگا عبدالقادر جیلانی میں نے اپنے اس حربہ سے ہزاروں اولیاء کو دھوکے دیئے مگر تو اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا انہوں نے پھر فرمایا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ او مردود میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بچا میں اپنے پروردگار کے فضل کی وجہ سے بچ گیا ہوں، تو یہ شیطان ایسا دشمن ہے، اتنے بڑے بڑے اولیاء کاملین پر بھی وار کرنے سے باز نہیں آتا تو پھر ہم سوچیں کہ ہم ذکر پر وقت لگائے بغیر اس پر کیسے قابو پائیں گے۔

صبح شام کا معمول

اس لئے یہ بات ذہن میں بٹھالیجئے کہ ذکر ہمیں صبح شام کرنا ہے اور یہی فرمان خداوندی ہے۔(وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط وَدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْن) دیکھا یہ صبح شام کا جزو لازم بنانا ہے جیسے ناشتہ ہمارا ضروری، کھانا ضروری اسی طرح ہمارے لئے مراقبہ ضروری ہے، آپ کھانے کو قربان کردیجئے مگر مراقبہ کو قربان نہ ہونے دیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے آسانی بڑی کردی ہے آدمی دفتر سے تھکا ہوا آیا، آپ بیٹھ نہیں سکتے، آپ کرسی پر بیٹھ کر ٹیک لگا کر مراقبہ کرلیں، اس طرح بھی نہیں کرسکتے، چلو لیٹ کر مراقبہ کریں، بعض لوگ کہتے ہیں جی ہم لیٹ کر نیت کرتے ہیں نیند آجاتی ہے۔ ہمارے مشائخ نے لکھا جو لیٹ کر مراقبہ کی نیت کرے گا جتنی دیر نیند آئے گی اللہ تعالیٰ ذکر کرنے کا اجر نامہ اعمال میں لکھیں گے تو اللہ رب العزت کو یاد کرنا ہے، لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے ہر حال میں ہمیں اپنے رب کو یاد کرنا ہے۔

آم کے آم گٹھلیوں کے دام

وقوف قلبی کی جو تعلیم دی جاتی ہے اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ وقوف قلبی اللہ رب العزت تک پہنچنے کا چور دروازہ ہے اور وقوف قلبی کیا ہوتا ہے؟ کہ انسان کی توجہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہے، اچھا اس میں ایک نکتہ اور سمجھ لیجئے کہ علماء طلبا یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم کتابوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں جی ہمیں تو ذکر کا وقت نہیں ملتا۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ مکتوبات معصومیہ میں لکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب کوئی طالب علم مطالعہ کرنے کے لئے بیٹھے بیٹھنے سے چند لمحہ پہلے، اپنی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو کرلے اس کے بعد جتنا وقت مطالعہ کرے گا علم کا اجر بھی پائے گا، ذکر کا اجر بھی دیا جائے گا تو دوگنا اجر پائیں اس لئے جب بھی پڑھنے بیٹھیں، پڑھانے کے لئے مطالعہ کریں تو آپ

پڑھنے پڑھانے سے پہلے مطالعہ سے پہلے اپنی توجہ کو یکسو کرلیں، نیت کرلیں کہ اللہ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہوجائے اور پھر آپ کتاب پڑھنا شروع کردیں تاکہ اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمادیں، تو ذکر کا اجر حاصل کرنا انسان کے لئے بہت آسان ہے، یہ تو ہر بندہ ذکر کا اجر حاصل کرسکتا ہے تو ہم نے ذکر ہر حال میں کرنا ہے چاہے ہمارے اوپر خوشی کی حالت رہے یا غم کی۔

الجھے سلجھے اسی کا کل کے گرفتار رہو

ہم جس حال میں بھی ہیں بس اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہیں۔

گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار

لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

تو گناہ بنیادی طور پر تین ہوتے ہیں۔

(۱) پہلا گناہ شہوت، شہوت کا مطلب اشتہا یعنی کسی چیز کی بہت طلب ہو، بچوں کے اندر چیزیں کھانے کی یا میٹھی چیز کھانے کی شہوت ہوتی ہے اب ان کو ماں باپ چنگم کھانے سے منع بھی کرتے پھریں، ٹافی کھانے سے منع بھی کرتے پھریں وہ چھپ چھپ کر کھاتے پھریں گے ان کے اندر اس چیز کی اشتہا ہے۔

کچھ لوگوں کو کھانے کی اشتہا بے چارے کھانے کے چٹورے ہر وقت ان کو کھانے کی فکر سمائی ہوتی ہے، آج اچھا نہ ملا کل اچھا نہ ملا ایک دن اچھا مل گیا اسی کی تلاش میں رہتے ہیں حالانکہ جو بھوک کا مزہ وہ بھلا کھانے میں مزہ کہاں ہوسکتا ہے تو مختلف طرح کی اشتہا ہوتی ہے، کچھ لوگوں کو دنیا کے اندر حکومت راج پانے اور راج کرنے کی اشتہا ہوتی ہے، بے چارے اس کی خاطر زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں، کتنوں کو کچھ مل جاتا ہے اور کتنوں کو کچھ بھی نہیں ملتا۔

تو ہر بندے کے اندر یہ کیفیت مختلف ہے اور یہ شیخ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس کی بیماری کیا ہے؟ اور اس کو علاج کیا دینا ہے، ہر بندے کے اوپر ایک ہی جیسا وظیفہ نہیں چلتا، ہر بندے کی بیماری جب جدا ہے تو ہر بندے کا نسخہ بھی جدا ہوگا اس لئے مشائخ کے ساتھ رابطہ رکھنا اور اپنی بیماریوں کے بارے میں ان سے پوچھتے رہنا یہ ضروری ہوتا ہے کہ اور آج کل تو رابطہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ٹیلیفون کا سلسلہ بنادیا، دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے پر بات ہوجاتی ہے انسان آسانی کے ساتھ رابطہ کرلیتا ہے، اتنا مشکل نہیں ہوتا۔

تجربہ کی بات

ہمارا یہ تجربہ ہے کہ اگر بندہ باقاعدگی کے ساتھ ذکر و مراقبہ کررہا ہے تو پھر اسے پورے سال میں اگر ایک دن بھی شیخ کی صحبت مل جائے اس کے دل کو زندہ کرنے کے لئے ایک دن کی صحبت بھی کافی ہوتی ہے، اس عاجز کی پہلی بیعت حضرت سید زوار حسین شاہ صاحبؒ کے ساتھ تھی، حضرت کراچی میں تھے اور ہم لوگ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے، سال میں صرف ایک مرتبہ حضرت کی زیارت ہوتی تھی اور وہ بھی مسکین پور شریف کے اجتماع پر حضرت کراچی سے تشریف لاتے اور ہم لوگ فقراء یہاں لاہور سے مسکین پور پہنچ جاتے وہاں پر حضرت کو اجتماع کی مصروفیت بھی ہوتی تو حضرت نے یونیورسٹی کے طلباء کے لئے ایک گھنٹہ دیا ہوتا تھا اور اس ایک گھنٹے میں جو بندہ کوئی ایک سوال پوچھ لیتا اس ایک سوال کا اتنا تفصیلی جواب ہوتا کہ پورا ایک گھنٹہ گزر جاتا پورے سال میں صرف ایک گھنٹہ کی صحبت ملتی مگر وہ ایک دن کی صحبت بھی ایسی ہوتی کہ جو پورا سال ہمیں جگائے رکھتی اور پورا سال تڑپائے رکھتی تھی تو ایک دن کی صحبت بھی کافی ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے زمین کو تیار کردیا گیا ہو اور زمین تیار نہیں کی گئی تو پھر تو کئی دن کی صحبت بھی پوری طرح اثر نہیں دکھائے گی تو ہم اس زمین کی تیاری کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

تیل بتی درست کریں

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت نے اسے ایک دن اپنے پاس رکھا تو جہات دیں اور اگلے دن اس کو اجازت وخلافت دیدی، اب دوسرے بندے جو سالہا سال سے رہتے تھے کہنے لگے حضرت ہم تو آپ کی خدمت میں کئی کئی سال سے موجود ہیں لیکن آپ کی مہربانی اس پر ہوتی۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ اپنے تیل بتی کو ٹھیک کرکے آیا تھا، میں نے تو فقط اس کے چراغ کو روشن کردیا اور آج کے سالک ایسے ہیں کہتے ہیں تیل بھی پیر ڈالے اور بتی بھی پیر لائے، بس ہمارا یہی احسان کافی کہ ہم نے بیعت کرلی یہ بھی احسان جتلاتے ہیں کہ ہم نے بیعت کرلی، اندازہ لگایئے کہ پھر ایسے آدمی کی ترقی کیسے

ہوسکتی ہے۔

شیخ کے احسان کا بدلہ نہیں

یاد رکھیں آپ ساری زندگی اپنے شیخ کی خدمت کرتے رہیں تو آپ اس کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتے اس لئے کہ وہ آپ کے لئے اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ اور سبب بن رہا ہوتا ہے بدلہ نہیں چکا سکتے۔ ''آداب المریدین'' میں یہ لکھا ہے ''باادب بانصیب'' کے اندر بھی یہ بات لکھی گئی، مشائخ کی طرف سے منقول ہے اللہ رب العزت کے قریب ہم کسی کی وجہ سے ایک انچ بھی ہوجائیں، ایک قدم بھی ہوجائیں تو اس کی کوئی قیمت بھلا ہوسکتی ہے، اس کی قیمت نہیں ہوسکتی کس کے قریب ہورہے ہیں؟ اللہ رب العزت کے سبحان اللہ تو اس چیز کو دیکھا کریں اس لئے ذکر کرنے سے انسان کی گندگی دور ہوگی اور پھر اس کو احوال وہ کیفیات محسوس ہوں گے، سورج تو ایک ہی مگر سورج کی گرمی سے پھل کے اندر ذائقہ بڑھ رہا ہوتا ہے، لذت پیدا ہورہی ہوتی ہے، پھول کے اندر اچھا رنگ پیدا ہورہا ہوتا ہے اور سبزی کی جسامت بڑھ رہی ہوتی ہے، اب سورج تو ایک ہے، سبزی نے اپنے نصیب کا حصہ پایا، پھول نے اپنے نصیب اور پھل نے اپنے نصیب کا اسی طرح شیخ کی توجہ تمام سالکین کے دلوں پر ایک ہی وقت میں پڑرہی ہوتی ہے مگر ہر آدمی اپنی طلب اور اپنے اخلاص کے بقدر ان سے فیض اور حصہ پارہا ہوتا ہے۔

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے سبھی پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

خواجہ ابوسعید کی بات

ہمارے سلسلہ عالیہ نقش بندیہ کے ایک بزرگ گزرے ہیں، خواجہ ابوسعیدؒ فرماتے تھے کہ میں بعض اوقات اپنے متعلقین کے دلوں پر توجہ ڈالتا ہوں کچھ دلوں میں تو وہ توجہ چلی جاتی ہے لیکن کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے دلوں سے وہ فیض وہ نور ٹکرا کر واپس آتا ہے اور مجھے آواز آتی ہے ہمارے لئے ان دلوں کے اندر کوئی جگہ نہیں ہے۔

تو دل کی زمین کو ہم اگر ٹھیک کرلیں گے ہم جہاں بھی ہوں گے ہمیں مشائخ کا فیض پہنچے گا کیفیات ملیں گی، اللہ رب العزت کا قرب ملے گا آخر ایک ہی شیخ کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہیں کسی کی گیارہ سال سے تہجد قضا نہیں ہوتی، کسی کی آٹھ سال سے قضا نہیں ہوتی اور اس بندے کو اگر تکبیر اولیٰ بھی نصیب نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ قصور اس کا اپنا ہے ورنہ اگر دوسروں کو اللہ استقامت عطا کرسکتے ہیں تو اس کو بھی مل سکتی ہے لیکن یہ خود محنت نہیں کرتے اور اوراد وظائف کو معمولی سمجھتے ہیں۔

کس کی کب پکڑ آتی ہے؟

ہمارے مشائخ نے لکھا ہے:

عام مومن کو عذاب تب دیا جاتا ہے جب وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن سالک کو سزا تب دی جاتی ہے جب وہ اپنے اوراد وظائف کو چھوڑ دیتا ہے اور مقربین کو سزا تب دی جاتی ہے جب ان کے دل میں بھی اگر کسی کی طرف رجحان ہوگیا اس پر بھی پکڑ کرلیتے ہیں اسی لئے کہتے ہیں حسنات الابرار سیئات المقربین کہ ابرار کی نیکیاں مقربین کے لئے گناہوں کے مانند ہوتی ہیں تو ہم اپنے اوپر محنت کریں پھر دیکھیں کہ اس کے اثرات ہم پر کیسے مرتب ہوتے ہیں۔

☆☆☆

حضرت مولانا پیر محمد رضا ثاقب

رزق میں برکت کے اسباب وذرائع

رزق میں برکت کا ایک بہت بڑا ذریعہ شکر ہے ارشاد فرمایا :لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم، آیت ۷) ''اگر تم شکر کروگے ضرور میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔'' اور اگر تم شکر نہیں کروگے لَئِنْ كَفَرْتُمْ کفران نعمت کروگے اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْد. تو پھر میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ رزق میں اضافے کا ایک بہت بڑا سبب انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ جو تم خرچ کرتے ہو، جو چیز تم نے نکال دی اس کی جگہ تمہیں اللہ اور عطا کردے گا۔ بعض اوقات ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی مالی بحران میں آگیا تو وہ کرتا کیا ہے کہ جو راہ خدا میں دینے کا کھاتہ تھا پہلے اسے close کرتا ہے فلاں مدرسے کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، یہ فلا مسجد کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، یہ فلاں غریب کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، حالات tight ہوگئے ہیں، لیکن پانچ گاڑیاں ہیں، دو گاڑیوں پر گزارا کرلیا جائے کہ پٹرول بچے، یہ نہیں ہوسکتا۔ گھر کے لچھن وہی ہیں۔ لیکن بند کہاں سے کیا، جہاں سے رزق آنا تھا۔ ہمیں تو یہ حکم دیا ہے کہ جب رزق تنگ ہونے لگے تو صدقہ دے کے رب سے کاروبار کرلو۔ صدقے سے تمہارے رزق میں اضافہ ہوگا۔ یہ رب کا وعدہ ہے اور اللہ کے وعدے جھوٹے نہیں ہوسکتے۔ رزق کی برکت کا ایک اور بہت بڑا ذریعہ النکاح ہے۔ فرمایا اگر تم نکاح کروگے، فقیر ہو تو وہ تمہیں غنی کردیگا۔ لوگ کہتے ہیں بچہ پیروں پہ کھڑا ہولے تو پھر نکاح کریں گے۔ ہمارا فلسفہ اپنا ہے اس کا حکم اپنا ہے۔ وہ کہتے ہیں ابھی تو یہ اپنے لئے نہیں کماتا تو جو آئے گی اس کو کہاں سے کھلائے گا۔ میاں! جس نے آنا ہے اس نے اپنا رزق لے کے آنا ہے۔ تو بچوں کی شادیاں کرو اگر وہ جوان ہوگئے ہیں، رزق نصیب ہوگا۔

اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دینے سے رزق بڑھتا ہے۔ کیوں کہ جو صبح کا وقت ہوتا ہے یہ رزق بٹنے کا وقت ہوتا ہے اور جس گھر میں صبح کے وقت لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بے برکتیاں ہوتی ہیں۔ تو طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک اپنی اولاد کو، بیوی کو بچوں کو نہ سونے دیں۔ اس وقت رزق بٹنے کے لمحے ہوتے ہیں۔ کثیر دعائیں مانگیں، تلاوت کلام مجید کریں اور نماز فجر مرد حضرات مسجدوں میں جاکے باجماعت ادا کریں اور گھروں میں بیٹیاں بہنیں مصلے بچھالیں۔ تو اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوگا۔

اب ایک حدیث میں رزق کے اضافے کا ایک اور نسخہ ارشاد کیا گیا۔ میرے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں برکتیں ہوں اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ اپنے رشتے داروں کے ساتھ سلوک اچھا کرے۔ رشتے داروں کے ساتھ اگر اچھا سلوک کروگے تو پھر تمہارے رزق میں برکت ہوگی۔ وہ اگر غریب ہیں تو ان کی مدد کرو، ان کی بیٹیوں کی شادیاں اپنے ذمے لے لو اگر اللہ نے آپ کو وسعت دی ہے، ان کی پریشانیاں بانٹ لو، ان کا قرضہ ہے تو اتروانے کی کوشش کرو، ان کو مشکلات سے نکالنے کی کوشش کرو، تم ان کو مشکلات سے نکالوگے اللہ تمہیں مشکلوں سے نکالے گا۔ تمہارے رزق میں بھی برکتیں ہوں گی اور تمہارے مال میں بھی برکتیں ہوں گی۔

فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو ناراض غریب رشتہ دار کو دیا جائے۔ اگر وہ پھنس گیا ہے، مجبور ہے، ناراض ہے تو اس کو اگر دیں گے تو تمہارا نفس اس میں شامل نہیں ہوگا، تو یہ افضل صدقہ ہے جو ہر صورت میں قبول ہی ہے۔

☆رزق کے اضافے کا ایک اور سبب الاحسان الی الضعفاء: جو کمزور لوگ ہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ☆الانفاق علی طلبۃ العلم: طالب علموں پہ خرچ کرنا یہ بھی رزق میں اضافے کا سبب اور ذریعہ ہے۔ وہ حضرت بابا فرید نے کہانا: چھٹار کن دین کا روٹی ہے۔ گھر میں کچھ نہ ہو تو پھر نہ نماز ہو اور نہ ہی دیگر امور کی لذت آتی ہے۔ تو اللہ یہ رزق فراواں، وسیع اور مبارک نصیب کردے، اس کے لئے ایک اور وظیفہ میں دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مغرب کے بعد اکیس مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھ لیں کثرت ہوجائے گی ان شاء اللہ اول آخر درود شریف پڑھ لیں پانچ سات منٹ لگتے ہوں گے، تو سورۃ الکوثر اکیس مرتبہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھیں۔ اور اگر بہت زیادہ مسائل ہیں تو ہر نماز کے بعد پڑھ لیں تو انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ گھر میں برکتیں اترتی محسوس ہوں گی، انوار کا نزول ہوتے محسوس کریں گے۔

یہ وہ رزق کے اسباب ہیں اگر ہم اختیار کرلیں تو ہم اللہ کی خاص رحمتوں کے حق دار ہوں گے۔ اللہ ہم سب کو رزق حلال، رزق وسیع رزق سہل، رزق مبارک، رزق فراواں نصیب فرمائے۔ آمین

ماہِ صفر احادیث کی روشنی میں

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں چار مہینوں کو الشہر حرم، قرار دیا ہے یعنی وہ خالص احترام والے مہینے ہیں ان میں سے تین مسلسل ہیں ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ایک مہینہ رجب کا ہے ان چاروں مہینوں کے محترم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کی جائے اور جنگ وجدل سے اجتناب برتا جائے۔ان کے ساتھ ایک مہینہ صفر کا ہے، جس کو، صفر المظفر بھی کہا جاتا ہے یعنی کامیابی سے ہمکنار مہینہ، جس کو مشرکین کبھی الشہر وم کے ساتھ ملالیا کرتے تھے اور کبھی نکال دیا کرتے تھے، لیکن اصلاً یہ الشہر وم میں نہیں تھا۔

اسلام کی آمد سے پہلے دور جاہلیت میں صفر کے متعلق اہل عرب کی مختلف اور عجیب وغریب توہمات تھیں یعنی اہل عرب کا یہ گمان تھا کہ اس سے مراد وہ سانپ ہے جو انسان کے پیٹ میں ہوتا ہے اور بھوک کی حالت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اسی کے ڈسنے سے ہوتی ہے۔بعض اہل عرب کا یہ نظریہ تھا کہ صفر سے مراد پیٹ کا وہ جانور ہے جو بھوک کی حالت سے بھڑکتا اور جوش مارتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ بسا اوقات اس کو جان سے ماردیتا ہے۔اہل عرب اسے خارش کے مرض والے سے زیادہ متعدی سمجھتے تھے۔آج بھی صفر کے متعلق لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات جمے ہوئے ہیں اور لوگ وہم پرستی میں مبتلا ہیں۔حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مہینے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں کسی بھی مہینے کو کسی بھی وجہ سے برا نہیں کہا جاسکتا۔

تمام لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ ماہ صفر میں بکثرت بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں یہ جاہلیت کا عقیدہ ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے اس کو بالکل بے اصل اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے اپنے ارشادات کے ذریعے زمانہ جاہلیت کی توہمات اور قیامت تک پیدا ہونے والے تمام باطل خیالات اور صفر کے متعلق وجود میں آنے والے نظریات کی تردید اور نفی فرمادی ہے، ساتھ ہی عرب کے دور جالیت میں جن طریقوں نحوست بدفعالی اور بدشگونی کی جاتی تھی ان سب کی بھی مکمل نفی فرمائی ہے اور مسلمانوں کو ان توہمات سے بچنے کی تاکید فرمائی۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مرض کا لگ جانا، الو، صفر اور نحوست یہ سب باتیں بے حقیقت ہیں اور جناتی شخص سے اس طرح بچوں اور پرہیز کرو جس طرح شیر سے بچتے ہوے۔(بخاری شریف) ایک اور جگہ فرمایا: مرض کا لگ جانا، ماہ صفر اور غول بیابانی سب خیالات ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ (مسلم شریف) اور روایت میں ان سب کو وہم پرستی کہا گیا ہے۔(مسلم شریف)

مذکورہ بالا احادیث میں آپ ﷺ نے تین چیزوں کی نفی فرمائی ہے۔سب سے پہلے جس چیز کی آپ ﷺ نے نفی فرمائی ہے وہ ایک بیماری کا دوسرے کو لگنا ہے، جس کی تفصیل یوں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ بیمار کے پاس بیٹھنے یا اس کے ساتھ کھانے پینے سے اس کی بیماری تندرست اور صحت مند آدمی کو لگ جاتی ہے اور یہ لوگ ایسی بیماری کو متعدی اور چھوت کی بیماری کہتے ہیں۔قدیم وجدید طب میں بھی بعض بیماریوں کو متعدی اور چھوت کی بیماری قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً جزام، خارش، چیچک، خسرہ، آشوب چشم اور عام وبائی امراض وغیرہ۔معاشرے میں وبائی امراض میں مبتلا ہونے والوں سے بہت پرہیز کیا جاتا ہے ان کا کھانا پینا رہنا سہنا اور اوڑھنا بچھونا سب علیحدہ کردیا جاتا ہے، حالانکہ آپ ﷺ نے اس عقیدے اور نظریے کو باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا۔بذات خود ایک شخص کی بیماری بڑھ کر دوسرے کو نہیں لگتی، بلکہ بیمار کرنا یا نہ کرنا قادر مطلق کے اختیار میں ہے۔وہ جسے چاہے بیمار کرے اور جسے چاہے بیماری سے محفوظ رکھے سارا اختیار اسی کے قبضے میں ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خارش اولا اونٹ کے ہونٹ سے شروع ہوتی ہے پھر اس کی دم سے آغاز کرتی ہے اور پھر یہ خارش دوسرے تمام اونٹوں میں پھیل

جاتی ہے اس پر رحمت عالم ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو خارش کیسے ہوئی اور کس کے ذریعہ سے لگی۔ وہ دیہاتی یہ سن کر لاجواب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو! متعدی مرض چھوت، شگون اور بد فعالی کوئی چیز نہیں ہیں ہر جاندار کو پیدا کر کے اس کی زندگی، رزق اور مصیبت مقرر کردی ہے۔ البتہ ساتھ ہی اس شخص کے لئے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اسے متعدی مرض والے آدمی کے ساتھ نہ رہے تاکہ اگر اس کو اللہ کے حکم سے مرض لگ گیا تو اس کا عقیدہ خراب نہ ہو جائے۔

دوسری چیز جس کی حدیث میں نفی فرمائی ہے وہ ''ہامہ'' ہے اس کی حقیقت سے بھی باخبر ہو جایئے۔ ''ہامہ'' کے لفظی معنی ''سر'' پرندے کے آتے ہیں۔ احادیث میں ''ہامہ'' سے مراد پرندہ ہے، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ عام پرندے سے بدشگونی اور نحوست مراد لیتے تھے اور اس کے متعلق ان میں طرح طرح کی باتیں پھیلی ہوئی تھی مثلاً ان کا خیال تھا کہ مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکلتا ہے جس کا نام ''ہامہ'' ہے وہ ہمیشہ فریاد کرتا رہتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ جب مقتول کا بدلہ قاتل سے لے لیا جاتا ہے تو پھر پرندہ اڑ جاتا ہے۔ بعض کا خیال تھا کہ مردے کی ہڈیاں جب بوسیدہ اور معدوم ہو جاتی ہیں تو وہ ''ہامہ'' بن کر قبر سے نکل جاتی ہیں اور ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں اور بعض کا اعتقاد تھا کہ ''ہامہ'' وہ الو ہے جو کسی کے گھر پر بیٹھ کر آوازیں نکالتا ہے اور انہیں ہلاکت و بربادی اور موت کی خبر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا اور ایسا اعتقاد رکھنے سے منع فرمایا اور واضح طور پر فرمایا۔ ''ہامہ'' کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تیسری چیز جس کی احادیث میں نفی فرمائی گئی ہے وہ نوء ہے یہ چاندی کی اٹھائیس منزلوں کا نام ہے، جس میں ہر منزل کے مکمل ہونے پر صبح صادق کے وقت ایک ستارہ گرتا ہے اور دوسرا ستارا اس کے مقابلے میں اسی وقت مشرق میں طلوع ہوتا ہے اہل عرب کا بارش کے متعلق یہ گمان تھا کہ چاند ستاروں کی ایک منزل کے ختم اور دوسری کے آغاز پر بارش ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ''لانو'' فرما کر اس کی بھی مکمل نفی کردی، کیونکہ ایسا خیال شرک کی حد تک انسان کو پہنچا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ماہ صفر کے متعلق جتنے باطل نظریات اور توہمات کی نفی فرمادی ہے۔ آپ ﷺ کے ارشاد قیامت تک کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توہم پرستی سے بچائے آمین (واللہ اعلم بالثواب)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان
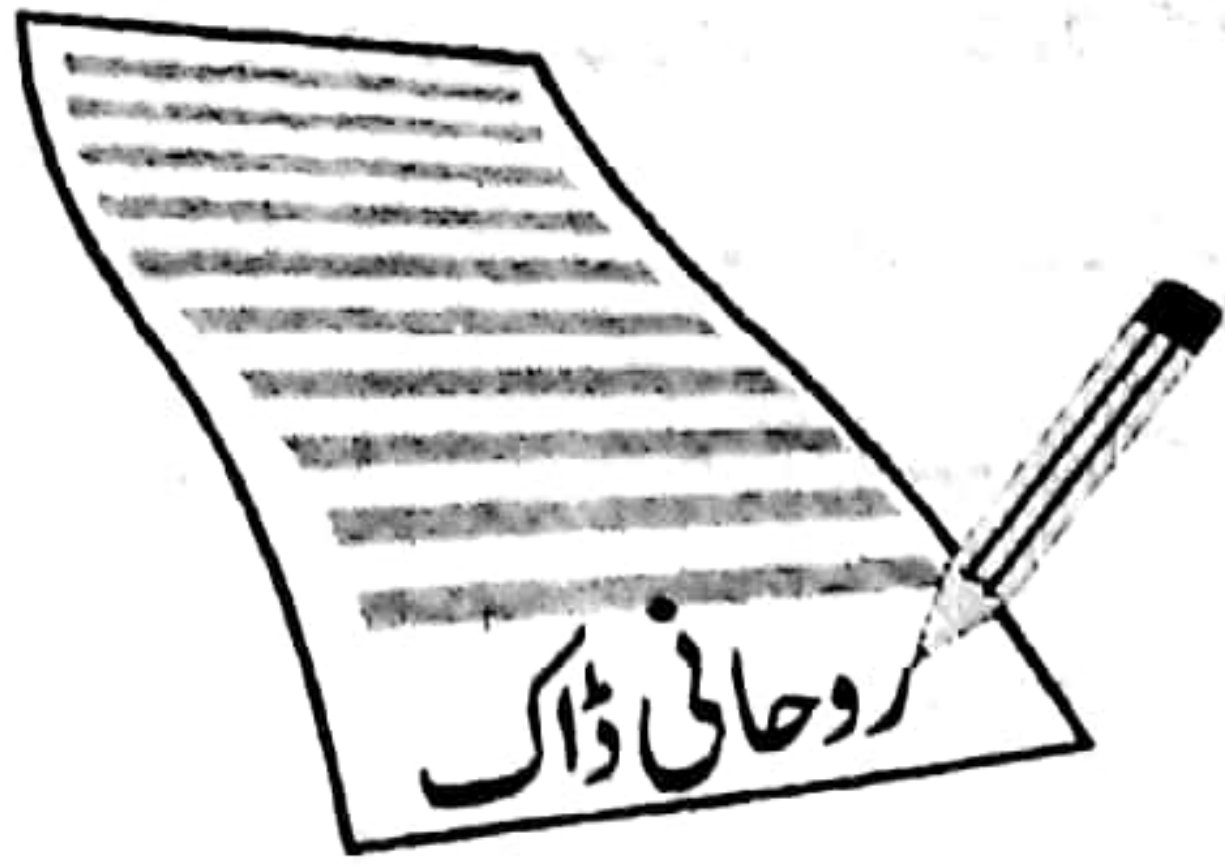
روحانی ڈاک

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

حالات حاضرہ اور مسلمان

سوال از: عبدالمقیم ——— شاہ جہاں پور

حضرت والا!

اس وقت ملک کے جو حالات ہیں وہ نہایت تکلیف دہ ہیں، فرقہ پرستی دن بہ دن بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں سے نفرت کا سلسلہ پورے شباب پر ہے، دوران سفر فرقہ پرست قسم کے لوگ مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اور عجیب زہریلی قسم کی باتیں کرتے ہیں، سننے والے خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں اگر کچھ بولیں تو لڑائی شروع، ان ہی کے غنڈے ان ہی کا قانون، ان ہی کی پولیس اور ان ہی کی عدالتیں۔ جنید کا حادثہ کتنا بڑا حادثہ تھا اور یہ ظلم کتنا بڑا ظلم تھا لیکن اس دردناک موت پر بھی میڈیا نے اپنی زبان نہیں کھولی اور قانون اندھا گونگا بہرہ بنا رہا اور ایک جنید ہی کیا، نہ جانے کتنے مظلوم ہیں جن کے لئے کوئی دو لفظ بولنے والا نہیں اگر کوئی بولتا ہے تو سمجھو اس کی خیر نہیں، مظفر نگر کا کوئی غیر مسلم لشکر طیبہ میں شامل تھا اور رنگے ہاتھوں پکڑا گیا لیکن میڈیا نے اس بات کو دبا دیا اور اگر کوئی مسلمان اس طرح پکڑا جاتا ہے تو تمام چینلوں پہ یہ بکواس شروع ہو جاتی ہے، کچھ دن پہلے دارالعلوم دیوبند کے کچھ طالب علموں کو جب اٹھایا تو چینلوں نے خوب شور مچایا۔ دارالعلوم دیوبند کے ساتھ تمام دینی مدارس کو بدنام کرنے کی ایک مہم سی چھیڑ گئی لیکن دو دن کے بعد ان کو بے قصور کہہ کر چھوڑ دیا گیا، جب انہیں چھوڑ دیا گیا، تو میڈیا کچھ نہیں بولا۔ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی برائیاں پھیلانے کی اور ان کے اچھے کردار پر پردہ ڈالنے کی ٹھان لی گئی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے مسلم رہنما بھی ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم کا مصداق بنے ہوئے ہیں اور سیکولر پارٹیوں کا حال تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے دو بول بولنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

فرقہ پرستوں کی خواہش ہے کہ ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنا دیں وہ اس بارے میں جو جتن کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے، گائے کے مسئلے کو لے کر بھی جو غنڈہ گردہ ہو رہی ہے وہ سب کو نظر آ رہی ہے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر خدا ہی جانے کیا ہو، وہ قربانی پر پابندی لگانے کی باتیں کرینگے، ٹرینوں کے جگہ جگہ حادثوں سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ سرکار ہر طرح سے فیل ہے لیکن یہ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کو ستا رہے ہیں۔ یوگی اتر پردیش میں مسلمانوں کے لئے نئے نئے گڑھے کھود رہے ہیں اور مودی پورے ملک میں مسلمانوں کو نئی نئی آزمائشوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ تین طلاق کا مسئلہ انہوں نے محض اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کے لئے اٹھا رکھا ہے اور اسی طرح کے دوسرے سلگتے ہوئے مسائل میں دیا سلائی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی ہاں میں ہاں کچھ مسلمان بھی کرتے ہیں جنہیں صرف کچھ نقدی چاہئے یا کوئی عہدہ چاہئے۔ بابری مسجد کے سلسلہ میں بعض شیعہ حضرات کا بیان نہایت تکلیف دہ ہے جس میں انہوں نے کہا کہ ہمیں مسجد نہیں چاہئے اور مسجد ہندوؤں کو ہی دیدو۔ اس طرح کے بیانات سے جگ ہنسائی ہوتی ہے اور مسلم قوم کا کھوکھلا پن ثابت ہوتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ گجرات کا ظلم وستم دو اور چار کی طرح واضح ہے، سب جانتے ہیں کہ نریندر مودی نے جب وہ گجرات کے سی ایم تھے انہوں نے مسلمانوں کے گھر جلوائے اور انہوں نے مسلمانوں کا قتل عام کرایا لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے کچھ لیڈر مودی سے ملتے ہیں اور انہیں اپنے شہر میں آنے کی دعوت دیتے ہیں اور مودی جب مسلم ممالک کا دورہ کرتے ہیں تو کوئی بھی بادشاہ ان کے گریبان پر ہاتھ نہیں ڈالتا اور کوئی بھی ان سے سوال وجواب کرنے کی غلطی نہیں کرتا، جب کہ تمام مسلمانوں کو جسد واحد بتایا گیا ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، جسم کے کسی بھی حصے پر وار ہو پورا جسم ہی تکلیف محسوس کرتا ہے، پھر ان عربوں کو کیا ہوا جو نریندر مودی کی آؤ بھگت کرتے ہیں۔

مولانا ہاشمی صاحب! اس طرح کے حالات اور مسلمانوں کی بے حسی کی وجہ سے دل خون کے آنسو روتا ہے اور ڈر لگتا ہے کہ آگے چل کر ہمارے ملک کا کیا ہوگا، کیا مسجدوں میں اذانیں بند ہوجائیں گی اور کیا دینی مدارس میں بھی جن من گن کی آوازیں گونجنے لگیں گی اور ہندوستان دارالحرب بن جائے گا اور اگر یہ دارالحرب بن گیا تو پھر کیا ہوگا؟ کیا ہمیں جہاد کرنا پڑے گا یا ہمیں ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑے گی۔

برائے کرم میرے سوالوں کا جواب جلد از جلد طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیں اور حالات حاضرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اور شریروں کی شرارتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی وظیفہ اور کوئی عمل بھی بتادیں۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ ملت کی نگہبانی کا فریضہ اسی طرح انجام دیتے رہیں۔

جواب

آپ کے خط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ملک وملت سے متعلق آپ ایک کرب میں مبتلا ہیں، یہ کرب اور یہ درد جو مسلسل آپ کو بے چین و بے قرار رکھتا ہے یہ اس ایمان ویقین کا عکس جو دنیا وآخرت میں اللہ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے، آپ نے ملک میں پھیلے ہوئے جن حالات کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً تشویشناک ہیں اور کوئی بھی حساس انسان ان حالات سے پریشان ہوسکتا ہے۔ نریندر مودی نے ہندوستان کا وزیر اعظم بننے سے پہلے ہندوستان کی جنتا کو جو سنہرے خواب دکھائے تھے ان خوابوں کو کوئی تعبیر نصیب نہ ہوسکی اور ہمارے ملک میں وہ اچھے دن نہیں آئے جن کا بار بار دعویٰ کیا گیا تھا، نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کے بعد ملک کے اور ملک میں رہنے والے ہندو اور مسلمانوں کے جو حالات بنے ان سے سبھی باخبر ہیں، لوگوں کی بے چینیاں اور پریشانیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

۲۰۱۴ء میں الیکشن کے موقع پر لوگ مہنگائی کی وجہ سے کانگریس سے بہت ناراض تھے اور نریندر مودی چیخ چیخ کر اچھے دن آنے کی بات کررہے تھے لوگ جھانسے میں آگئے، کانگریس صاف ہوگئی لیکن مودی جی کی سرکار کو تین سال ہوگئے نہ مہنگائی کم ہوئی نہ اچھے دن آئے بلکہ نوبت تو یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگ ان برے دنوں کو یاد کرنے لگے جو کانگریس کے دورِ حکومت میں تھے اور لوگوں کی زبان پر یہ جملے بھی آگئے کہ مودی جی ہمیں تو ہمارے وہ برے دن ہی لوٹا دو جو کانگریس کی عطا تھے کیوں کہ وہ دن اتنے برے نہیں تھے جتنے برے دن یہ ہیں جو ہمیں آپ کی سرکار میں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

مسلمانوں کی بات چھوڑیئے ان کو ستانا تو ان کا نصب العین بن چکا ہے لیکن مودی جی کی سرکار میں تو انہیں بھی راحت اور چین نصیب نہیں ہے جو بھاجپا کے متوالے تھے اور جو اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ اگر مودی جی کی سرکار آگئی تو ہندوستان میں دودھ اور گھی کی ندیاں گھر گھر میں بہنے لگیں گی اور سب ہندوستانیوں کی پانچوں انگلیاں تر ہوجائیں گی آج ان میں کی اکثریت بھاجپا سرکار سے پناہ مانگ رہی ہے اور مودی جی سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اتر پردیش میں یوگی کی سرکار بننے کے بعد مسلمانوں کی جو درگت بنی وہ تو سبھی کو نظر آرہی ہے لیکن اتر پردیش میں کسی جگہ بھی خوشیوں کی برکھا نہیں برس سکی، بڑے دعوے تھے کہ اگر یوپی میں بھاجپا کی سرکار آجائے تو یوپی ترقی کرے گا، روزگار کی فراہمی ہوگی اور خوشیوں اور راحتوں کے انبار لگ جائیں گے لیکن پہاڑ کھودنے کے بعد ہندوؤں کو بھی یہی اندازہ ہوا کہ ان کے ہاتھ چوہا لگا ہے اور وہ بھی مرا ہوا اور اب تو اندازہ یہ ہو رہا ہے کہ پہلے کی طرح بھاجپا اتر پردیش میں پانچ سال پورے نہیں کر پائے گی اور سرکار وقت سے پہلے ہی گر جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت محض نفرت اور تشدد کی بنیادوں پر قائم نہیں رہ سکتی۔ یوگی جی نے اگر اپنے احوال پر نظر ثانی نہیں کی تو وہ دن دور نہیں

جب انہیں شکست اور پسپائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور انہیں مسلمان نہیں خود ہندو ہی ہٹانے کی مانگ کریں گے، یوگی جی کو چاہنے والوں میں سے ایک طبقہ یہ خواب دیکھ رہا ہے کہ یوگی ۲۰۲۶ء میں ہندوستان کے وزیر اعظم بنیں گے۔ ۲۰۲۶ء تک نہ جانے کتنے انقلاب آئیں گے اور اس دوران بھاجپا برقرار بھی رہے گی یا نہیں، کچھ نہیں کہا جاسکتا، جس تشدد اور جس ہٹ دھرمی کے ساتھ مودی جی حکومت کررہے ہیں یہ تشدد اور ہٹ دھرمی زیادہ دنوں تک کسی انسان کو سرخرو نہیں رکھ سکتی۔

نوٹ بندی کے بعد جی ایس ٹی نے عام جنتا کو دکھی کرکے رکھ دیا ہے اور بڑے کاروباریوں نے انکم ٹیکس بچانے کے نئے نئے طریقے ایجاد کرلیئے ہیں، کاش مودی جی دیش میں رہنے والے کروڑوں لوگوں کا دل جیت کر کوئی اچھا فیصلہ کرتے، اپنی من مانیاں کرنے سے اور بار بار ہٹ دھرمی اور تاناشاہی کا اظہار کرنے سے عزت نصیب نہیں ہوتی صرف تسلط برقرار رہ سکتا ہے اور یہ تسلط بھی پائیدار نہیں ہے۔ شاید ۲۰۱۹ء میں بھاجپا پھر سرکار بنانے میں کامیاب ہوجائے لیکن اس کے بعد الٹی گنتی شروع ہوجائے گی اور مودی جی کے غبارے میں سے ہوا نکلنی شروع ہوگی اور وہ بھاجپا خود بھی خانہ جنگی کا شکار ہوکر رہے گی جو دوسرے گھروں میں آگ لگانے کی خوگر ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں مسلمانوں کو صبر وضبط سے کام لینا چاہئے۔ مسلمانوں کا صبر وضبط ہی ان لوگوں کو منہ کی کھانے پر مجبور کرے گا، جو مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے نئے نئے حربے استعمال کررہے ہیں۔

ایڈوانی جی یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے اور حال ہی میں مظفرنگر کا ایک ہندو پکڑا گیا ہے جو لشکر طیبہ کے لئے کام کررہا تھا اس نے نہ جانے کتنے ہندو نوجوانوں کے نام کھولے ہوں گے لیکن میڈیا نے تو یہ قسم کھا رکھی ہے کہ ایسی تمام حقیقتوں کو دنیا کے سامنے نہیں آنے دے گی جس سے ہندوازم بدنام ہوتا ہے اور اگر مسلمانوں کے خلاف کوئی خبر تنکے کے برابر بھی ہو تو میڈیا اس کو پہاڑ بنا کر پیش کرتا ہے، پچھلے دنوں جب دیوبند سے کچھ نوجوانوں کو دہشت گردی کے الزام میں اٹھایا گیا تو میڈیا نے آسمان سر پر اٹھالیا، سب چینلوں پر یہی شور وغل تھا کہ دیوبند دہشت گردی کا اڈہ ہے اور مسلمانوں کو اسامہ بن لادن، داعش اور داؤد ابراہیم وغیرہ نہ جانے کن کن لوگوں سے جوڑ دیا گیا، ایسے ایسے من گھڑت دلائل پیش کئے گئے تو بہ ہی بھلی اور جب دو دن کے بعد یہ خبر آئی کہ وہ نوجوانوں جنہیں گرفتار کیا گیا تھا وہ سب بے قصور ہیں اور کسی مخبر نے غلط نشاندہی کی تھی تو میڈیا نے اس خبر کو دبادیا۔ یہ خبر صرف اردو اخباروں میں ہی چھپی، جس ملک میں یہ ظلم ہورہا ہو اور جس ملک میں اس طرح کی ناانصافیاں طرۂ امتیاز بن گئی ہوں وہ ملک کیسے ترقی کرے گا اور اس طرح کے حالات پیدا کرکے اس ملک کو پیرس کیسے بنایا جاسکتا ہے۔

مودی جی کانگریس سے ۷۰ سال کا حساب مانگ رہے ہیں لیکن اگر ان سے تین سال کا حساب مانگا جائے تو وہ تین سال کا حساب نہیں دے سکیں گے، بے شک کانگریس کی بے شمار غلطیوں کی وجہ سے لوگ کانگریس سے ناراض ہوگئے تھے اور وہ کانگریس کو اقتدار سے ہٹانے کے درپے ہوگئے تھے لیکن مودی جی کو معلوم ہونا چاہئے کہ بھاجپا کی اور ان کی بے شمار غلطیوں اور تاناشاہی کے بے شمار مظاہروں کی وجہ سے لوگ پھر اس کانگریس کو یاد کرنے لگے ہیں جس سے وہ خفا تھے اور جس کے خلاف اپنے ووٹ کا استعمال کرکے انہوں نے کانگریس سے اقتدار چھین لیا تھا، کانگریس کی غلطیوں کا فائدہ اگر تم اٹھاسکتے ہو تو تمہاری غلطیوں کا فائدہ کانگریس کیوں نہیں اٹھائے گی۔ مودی جی ایک دن تمہیں تمہاری غلطیاں لے ڈوبیں گی اور تم ہندوستان کی تاریخ کا ایک باب بن کر رہ جاؤ گے۔

بے شک اس دنیا میں ہٹلر نامی ایک شخص ابھرا اس نے یہودیوں کا قتل عام کیا اس نے اپنی من مانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اس کے دبدبے کے سامنے بڑے بڑے سورماؤں کی چھٹی ہوگئی، اس کی لہر دنیا میں ایسی پھیلی کہ اس کے خلاف پالیسیاں بنانے والے تنکۂ بے جان کی طرح اس کی تاناشاہی کے دریا میں بہہ گئے لیکن پھر کیا ہوا؟ کیا اس کو دائمی عزت حاصل ہوئی؟ کیا اس نے لوگوں کے جینے میں کامیابی حاصل کی؟ کیا وہ اپنی اہلیت اور قابلیت کا لوہا منوانے میں کامیاب ہوا؟ نہیں ہرگز نہیں ایک دن اسے بھی اقتدار سے محروم ہونا پڑا اور وہ انسان تاریخ کا ایک بدنما باب کی حیثیت سے پڑھا جاتا ہے اور لوگ اس پر اور اس کی تاناشاہی پر تھو تھو کرتے ہیں۔ ڈکٹیٹری اور تاناشاہی کسی بھی انسان کو زیادہ دنوں تک دندنانے نہیں دیتی، جو لوگ نرم دلی کے ساتھ اپنی رعایا سے ہمدردی رکھنے کے ساتھ اور عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔

ان کا اقتدار زیادہ دنوں تک باقی رہتا ہے اور مرنے کے بعد انہیں زیادہ دنوں تک یاد رکھا جاتا ہے۔

نریندر مودی صرف بھاجپا کے وزیر اعظم نہیں ہیں وہ پورے ملک کے وزیر اعظم ہیں، وہ مسلمانوں کے بھی وزیر اعظم ہیں وہ ان لوگوں کے بھی وزیر اعظم ہیں جنہوں نے ان کی پارٹی کے خلاف اپنے ووٹ کا استعمال کیا ہے ان کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا بھی اور اپنے مخالفین کے احساسات کا بھی خیال رکھیں، اگر وہ ایسا نہیں کریں، اگر وہ عام جنتا کے رجحانات اور ان کے مسلک و مشرب کو اہمیت نہیں دیں گے تو پھر وہ زیادہ دنوں تک وزارت عظمیٰ کی کرسی پر براجمان نہیں رہ سکیں گے۔

یوگی جی کے بارے میں بھی ہماری یہی رائے ہے کہ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد انہیں مسلمانوں کے مسائل پر بھی غور کرنا چاہئے لیکن وہ تو ان مسائل میں الجھ کر رہ گئے کہ جن کو ہوا دے کر کرسی حاصل تو کی جا سکتی ہے لیکن انہیں ہوا دے کر کرسی باقی نہیں رکھی جا سکتی۔

آپ نے اپنے خط میں جن نازک مسائل، جن حادثات، جس ظلم اور بربریت کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً بہت اذیت ناک اور بہت تشویشناک ہیں، بالخصوص اس ملک میں جو گنگا جمنی تہذیب کا علمبردار سمجھا جاتا ہے اور جہاں ہندو اور مسلمان شیر وشکر کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ اس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم وستم اور ان کے مذہب کے ساتھ کھلم کھلا سوتیلے پن کا سلوک ایک گھناؤنی حرکت ہے اور ایک تکلیف دہ صورت حال ہے اور اس سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ جو لوگ اقتدار پر قابض ہیں وہ قاتلوں کو سزا نہیں دیتے بلکہ اپنی چشم پوشی سے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور انہیں عزت بخشتے ہیں، ایسے حالات میں اگر مسلمان مشتعل ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں میں لاٹھیاں اٹھالیں اور مجرمین سے خود نمٹ لینے کی ٹھان لیں تو کوئی بعید از قیاس بات نہیں لیکن ہم تمام مسلمانوں سے وہ اتر پردیش کے رہنے والے ہوں یا کسی اور صوبے کے ہوں التجا کریں گے کہ وہ صبر وضبط سے کام لیں اور کسی بھی جگہ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی غلطی نہ کریں، یہ مصائب جن سے آج کل ہم دوچار ہیں بہت تکلیف دہ سہی لیکن ہمیں ہر دور مصیبت میں ان تکلیفوں کا احساس کرنا چاہئے جو دورِ رسولؐ میں ان کے اصحاب پر گزری تھیں۔ شعب ابی طالب میں جو کچھ بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں پر گزری تھی وہ دلوں کو ہلا دینے والی تکلیفیں تھیں، ایک ایک لقمہ کو اور پانی کے ایک ایک قطرے کو صحابہ ترس گئے تھے اور ان کا محبوب ترین رسول بھی بھوک اور پیاس کی شدت سے ہلکان تھا، لیکن انہوں نے صبر کیا اور ان اذیت ناک لمحوں میں اللہ کی رحمتوں کا انتظار کیا، دیمک نے اگر معاہدے کے کاغذ کو چاٹ کر ختم نہ کر دیا ہوتا تو مصیبتوں کا یہ وقت اور بھی طویل ہو سکتا تھا۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ برے سے برے حالات میں صبر کا دامن تھامے رکھیں اور برائی کا جواب برائی سے دینے کی غلطی نہ کریں، یہ وقت ہے کہ ہمیں اپنی شرافت، اپنے مذہب کی تعلیمات اور اپنے رسولؐ کے اسوۂ حسنہ کو واضح کرنے کا، ہمیں ان اوقات میں یہ ثابت کرنا چاہئے کہ اخلاقیات کیا ہوتی ہیں اور انسانیت کس حقیقت کا نام ہے، یہ وقت ہے کہ لوگوں کے دلوں کو جیتنے کا اور یہی لمحات ہیں یہ ثابت کرنے کے کہ محبت ہی فاتح عالم ہے اور اخلاق اور محبت کے ذریعہ ہی ہم اس کائنات کو فتح کر سکتے ہیں۔

ان دنوں آیات کریمہ کا ورد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے اور نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ بارگاہ الٰہی میں بار بار اپنے دامن کو پھیلانا چاہئے اور اپنے ملک کی بقا اور سلامتی کی دعائیں بھی بار بار کرنی چاہئے۔ ہمارے عزیزوں نے ہمیں اپنے وطن اور اپنے ملک سے محبت کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ہندو فرقہ پرست لوگوں کی بدتمیزیوں اور ناروا باتوں سے بددل ہو کر ہم تمام اہل وطن سے نفرت نہیں کر سکتے، حالات کتنے بھی ابتر کیوں نہ ہوں لاکھوں کروڑوں ہندو آج بھی ہمارے ساتھ کھڑے ہیں اور وہ ان تمام چیرہ دستیوں کی بزبان خود مخالفت کر رہے ہیں، ہمیں ان سے اپنے تال میل کو بڑھانا چاہئے اور ان کے ساتھ اپنے رہن سہن کو بھی بڑھانا چاہئے۔ ایک بات یاد رکھیں کہ ہماری نیّا اس ملک میں اسی وقت پار ہو سکتی ہے جب ہندو قدم بہ قدم ہمارے ساتھ ہوں جو لوگ اپنی پارٹی بنانے کی باتیں کرتے ہیں، جو لوگ مسلم لیگ کی طرح اپنی الگ تھلگ جماعت بنانے کی دعویدار ہیں وہ یا تو عاقبت نااندیش ہیں یا حقیقی دشمنوں سے ہاتھ ملائے ہوئے ہیں۔ اس ملک میں مسلمان بھی اسی وقت محفوظ ہو سکتا ہے جب اس کے روابط غیر مسلمین سے ہوں اور وہ ان کی ہمنوائی میں اپنی سیاسی سفر تہہ کر رہے ہوں، ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین اس ملک کی گنگا

جنمی تہذیب کو برقرار رکھے اور ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے ہمنوا بن کر زندگی گزاریں اور ظالم قسم کی سرکاروں کا مقابلہ دونوں ایک ساتھ مل کر کریں۔

ساس اور شوہر کی ستم ظریفیاں

سوال از: (نام وعلاقہ مخفی)

میں ایک طویل عرصہ سے طلسماتی دنیا پڑھتی ہوں، میں اس بات کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں کہ آپ امت مسلمہ کی صحیح طریقوں سے رہنمائی کررہے ہیں، بہ ظاہر آپ کا رسالہ ایک روحانی عملیات کا رسالہ ہے جو جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں پر مشتمل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل پر گفتگو کرتا ہے اور مسائل میں الجھے ہوئے انسانوں کی زبردست رہنمائی کرتا ہے۔ آپ کی خوبی یہ ہے کہ روحانی ڈاک کے ذریعہ آپ جو مسائل کا حل پیش کرتے ہیں وہ حق بجانب ہوتا ہے اور اس پر عمل کرکے راحت بھی نصیب ہوتی ہے اور سکون بھی۔ مولانا! میں بھی اس دنیا کی جو غم اور درد بھری دنیا ہے ایک دکھیاری لڑکی ہوں، میرے والد کا انتقال میری شادی سے پہلے ہی ہوگیا تھا وہ دل کے مریض تھے، میری ایک بہن اور ہے بھائی بھی ہے جو بہت چھوٹا ہے اور ابھی پڑھ رہا ہے، میری والدہ سلائی بنائی کرکے گھر چلا رہی ہے اور کچھ والد کی پینشن بھی آتی ہے، جس سے سہارا چلتا ہے۔ ہماری ماں نے والد کے مرنے کے بعد اپنی زندگی کو مشین بنا کر رکھ دیا اور ہماری اچھی تربیت کی۔ ۲۰۱۰ میں میری شادی ٹھیک ٹھاک طریقہ سے ہوئی اور ہماری والدہ نے ضرورت کا سب سامان جہیز میں دیا اور جوڑی کی بھی رقم اپنی بساط سے زیادہ دی، میرے دو ماموں بھی ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً ہمیشہ ہماری مدد کی اور میری شادی میں کھانے وغیرہ کا بندوبست ان دنوں نے مل کر کیا اور ان دونوں ماموں نے جہیز میں پانچ لاکھ کی قیمت کی ایک کار بھی دی۔

میرے شوہر سعودی عربیہ میں ملازم تھے اور ان کی تنخواہ ایک لاکھ روپے کے قریب ہے، شادی کے بعد شروع شروع میں میرے شوہر مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن پھر رفتہ رفتہ انہوں نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کرنا شروع کردیا اور اس کی وجہ میری ساس اور میری ایک نند جو شادی شدہ ہے اس کا غلط رول ہے، میری ساس انتہائی ظالم قسم کی عورت ہے اس نے میری جٹھانی کو بھی بہت پریشان کیا تھا بالآخر وہ گھر سے الگ ہوگئی اور اس کے شوہر نے تنگ آکر اپنا گھر الگ بنالیا۔ میری نند جو شادی شدہ ہے وہ بھی فطرت کے اعتبار سے بہت غلط لڑکی ہے، وہ ساس سے بھی غلط ذہنیت کی ہے اور وہ اپنی سسرال میں بھی سب کو اپنی انگلیوں پر نچاتی ہے اور وہ جب گھر آتی ہے تو پھر یہاں بھی اپنی حکومت کرتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ جب چیخ چیخ چلاتی ہے تو میری ساس کا بھی ناک میں دم ہوجاتا ہے اور میری ساس اگر کسی سے ڈرتی ہے تو وہ اپنی بیٹی سے ہی ڈرتی ہیں، میرے سسر کسی قدر غنیمت ہیں لیکن وہ میری ساس کے سامنے زور سے سانس بھی نہیں لے سکتے اس لئے وہ کسی کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ میرے شوہر کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی ماں کے اشاروں پر ناچتے ہیں، وہ کسی بھی ناانصافی پر ایک حرف زبان سے نہیں نکالتے اور ماں کے کہنے پر انہوں نے مجھے کئی بار مارا بھی ہے ایک بار نند آئی ہوئی تھی اور وہ مجھے بے تحاشہ مار رہے تھے تو نند نے میرے قریب آکر کہا، کیسا لگا؟ تم بھابی جی ہمیشہ ایسے ہی پٹوگی اور ایک دن پٹتے پٹتے مرجاؤ گی۔

مولانا جی! میری شادی کو سات سال ہوگئے ہیں مجھے شوہر کا پیار تو کیا ملتا مجھے تو سسرال میں انصاف بھی نہیں ملا، مجھے شوہر جیب خرچ بھی نہیں دیتے ہیں، میری ایک بیٹی بھی ہے جس کو چیز کے لئے میں دس بیس روپے بھی نہیں دے سکتی، شوہر تنخواہ اپنی ماں کو بھیجتے ہیں اور میں پیسے پیسے کو ترستی ہوں، مائکہ جانے پر پابندی ہے اور اب تو حال یہ ہے کہ وہ مجھے کئی مہینوں تک فون بھی نہیں کرتے جب کہ وہ اپنی ماں کو ہر ہفتے فون کرتے ہیں اور گھنٹوں گھنٹوں باتیں کرتے ہیں، جب نند آئی ہوئی ہوتی ہے تو اس سے بھی دیر دیر تک باتیں کرتے ہیں اور مجھ سے دو لفظ باتیں کرنا پسند نہیں کرتے اور اپنی بچی کو بھی نہیں پوچھتے، سچ پوچھئے تو میں اس زندگی سے بیزار ہوچکی ہوں۔ اگر بیٹی نہ ہوتی تو میں خودکشی کرلیتی، میں گھر جا کر بھی نہیں بیٹھ سکتی، میں اپنے اوپر ہونے والے ظلم وستم اپنی ماں سے بھی نہیں کہتی وہ تو سن کر مرہی جائے گی اور میری بہن بھائی برباد ہوجائیں گے۔

مولانا! میری ساس ہر وقت تسبیح پڑھتی ہیں، نماز روزے کا بھی خوب اہتمام کرتی ہیں، عورتوں کے اجتماعات میں بھی جاتی ہیں لیکن ان کا رویہ میرے ساتھ انتہائی ظالمانہ ہے تو کیا ایسی عورتوں کی اللہ کے یہاں پکڑ نہیں ہوگی؟ کیا میرے شوہر ماں کی ہر بات میں ہاں میں ہاں ملاکر

اللہ کی نظروں میں سرخرور ہیں گے وہ سینہ پھلا کر کہتے ہیں مجھے تجھ جیسی بیوی اور بھی مل جائے گی لیکن ماں نہیں ملے گی، اس لئے میں تجھے چھوڑ دوں گا، ماں کو نہیں چھوڑوں گا، مولانا! ان باتوں کا کوئی حل بتائیں، کوئی مشورہ دیں، میں کیا کروں، کیا کسی عامل سے یہ ممکن ہے کہ میرا شوہر مجھ سے وہ محبت کرنے لگے جس کی خواہش ہر لڑکی کو ہوتی ہے، کیا میری ساس کو ہدایت مل سکتی ہے، میں اس طرح جیتی رہوں یا میں خلع لے لوں۔ اگر میں خلع لے بھی لوں تو میری ماں مرجائے گی اور میری چھوٹی بہن کی شادی نہیں ہوگی کیوں کہ سب مجھے ہی قصوروار مانیں گے۔ مولانا آج کل عورت کتنی کمزور اور بے بس ہیں، مسلم سماج کا حال کس قدر برا ہوگیا ہے۔ مولانا مجھے کوئی راہ دکھائیں، مجھے اپنی بیٹی سمجھ کر کوئی صحیح مشورہ دیں اور میری مدد کریں، اللہ آپ کو دونوں جہاں کی راحتوں سے سرفراز کرے گا۔

میرے اس سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں چھاپ دیں لیکن میرا نام نہ چھاپیں کیوں کہ طلسماتی دنیا بعض میرے رشتے دار بھی پڑھتے ہیں، میں جواب کا انتظار کروں گی۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر بہت دکھ ہوا کوئی بھی لڑکی بچپن ہی سے شادی کے خواب دیکھتی ہے وہ اپنے دل میں ایک ایسے شوہر کا تصور رکھتی ہے جو اس کا ہم سفر بھی بنے، اس کا دوست بھی رہے اور اس سے سچا پیار کرکے اس کے وہ تمام حقوق ادا کرے جو مذہب اسلام اس پر لاگو کرتا ہے اور جن کو ادا کرنا از روئے دین وشریعت اور از روئے قوانین دنیا اس پر لازم ہوتے ہیں۔ اولاً تو لڑکیوں کے رشتے آتے ہی نہیں اور اگر آتے ہیں تو وہ اتنے غیر معیاری ہوتے ہیں کہ ان کی طرف توجہ دینا تکلیف دہ ہوتا ہے، بہ مشکل تمام کوئی ایسا رشتہ آبھی جائے تو پھر بعد میں وہ بھی تکلیف دیتا ہے رشتے جب آتے ہیں تو لڑکے والوں کی طرف سے لڑکے کی اور اس کے گھر والوں کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ زمین وآسمان ایک کردیئے جاتے ہیں اس طرح کے رشتوں کو قبول کرتے وقت لڑکی والے بھی زبردست قسم کی خوش فہمیوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہمارا ملن ایک شہزادے کے ساتھ ہورہا ہے جو آسمان سے چاند ستارے بھی توڑ کر ہماری بیٹی کے دامن میں ڈال دے گا اور ہم سب کے قدموں میں خوشی اور اطاعت کے پھول بچھائے گا، لڑکی نے بچپن سے جو خواب دیکھے تھے اس کو لگتا ہے کہ اب ان خوابوں کی سنہری تعبیر اسے نصیب ہونے والی ہے، وہ دن رات فرط خوشی میں گنگنانے لگتی ہے اور [illegible] ہوتا ہے کہ اب اس کی زندگی خوشی اور مسرت کی دولتوں سے مالا مال ہوجائے گی اور اپنے سماج میں وہ فخر کے ساتھ اپنا سر اٹھا کر جینے لگے گی اور ہم رشتے داروں کو بتائے گی کہ اس کا شوہر کس قدر خوبصورت اور خوب سیرت ہے اور اس کے اندر اتنی خوبیاں ہیں کہ ان کا شمار کرنا بھی ناممکن ہے، وہ بار بار اس لڑکے کے فوٹو دیکھتی ہے جو اس کو منگنی سے پہلے دیا گیا تھا، فوٹو سے ایسا ہی لگتا ہے کہ لڑکا بہت نیک سیرت ہے اور تعلقات نبھانے والا ہے، اس کے انگ انگ سے شرافت ٹپکتی ہے۔ اُدھر سسرال والوں کا بھی حال یہ ہوتا ہے کہ بار بار چکر لگاتے ہیں اور بار بار لڑکی کو آکر دیکھتے ہیں، اس سے لڑکی میں اس کے گھر والوں کی خوش فہمیوں میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور شادی کے تصور ہی سے مارے خوشی کے دل اچھلنے لگتے ہیں اور لڑکی ہنسنے اور کھلکھلانے کے بہانے تلاش کرنے لگتی ہے، بالآخر ایک دن شادی ہو ہی جاتی ہے، لڑکی کو شادی کی رات ہی اور ولیمہ ہونے سے پہلے ہی یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ سسرال والے کیسے ہیں اور ان کی فطرت کس طرح کی ہے، پھر جوں جوں دن گزرتے ہیں لڑکی کو یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ شوہر تو تھالی کا بینگن ہے وہ رات کو بیوی کا متوالا نظر آتا ہے اور دن میں وہ ماں کا دیوانہ محسوس ہونے لگتا ہے، لڑکی اپنے دل کی تمام باتیں اور اپنے تمام تر راز حد تو یہ ہے کہ اپنے تمام رجحانات اپنے شوہر کو اپنا ہمراز اور اپنا دمساز سمجھ کر اس پر کھول دیتی ہے اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتی ہے کہ اس کا شوہر اس کی ایک ایک بات کو امانت سمجھ کر اپنے دل میں چھپائے رکھے گا لیکن شوہر کا حال یہ ہوتا ہے کہ صبح ہوتے ہی وہ ماں کو سب کچھ بتادیتا ہے اور ان شکایتوں کو بھی اُگل دیتا ہے جو اس نے ساس کے بارے میں کی ہوتی ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساس اپنا مسلمہ رول ادا کرنے کی ٹھان لیتی ہے، پھر اپنی بہو کے لئے ساس نہیں بلکہ سوتن بن جاتی ہے اور اس کو پھر اپنے بیٹے کے ساتھ ہنسنا بولنا بھی کھلنے لگتا ہے، نندوں کا حال ساس سے بھی بدتر ہوتا ہے وہ اگر شادی شدہ ہوں تو حکومت کرنے کے اور بری سرکار کی طرح ظلم وستم ڈھانے کے سارے ارمان اپنی بھاوج پر پورے کرلیتی

ہیں، اسی طرح ان کی بھڑاس بھی نکلتی رہتی ہے اور حکومت کرنے کا جو موقع انہیں اپنی سسرال میں ہاتھ نہیں آتا وہ یہاں ان کے ہاتھوں مین آجاتا ہے۔ شوہر کو چونکہ ماں کے قدموں میں جنت نظر آتی ہے وہ اسی لئے ماں کی ہر جائز ناجائز بات ماننے پر مجبور سا ہوتا ہے وہ اپنی شریک حیات کی کوئی بات نہیں سنتا وہ اس کے آنسوؤں کو بھی ڈھونگ سمجھتا ہے اور اس خوش فہمی کا شکار رہتا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں اپنا ٹھکانہ بنانے میں کامیاب ہوجائے گا کیوں کہ اس کی ماں اس سے خوش ہے اور جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہوتی ہے اور باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، یہ بات اس لئے بتائی گئی تھی کہ لوگ اپنے ماں باپ کی قدر کریں، ان کی عزت کریں، ان کی خدمت کریں اور زندگی بھر ان کا احترام کریں اور عمر بھر ان کی آسائشوں کا خیال رکھیں لیکن اس بات کا یہ مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ماں باپ میں اگر کوئی بھی کسی کے ساتھ ناانصافی کا مرتکب ہو تو بھی ماں باپ کا ساتھ دیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملائیں، اللہ کی نافرمانی میں کسی کی بھی فرمانبرداری جائز نہیں ہے۔ جب اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنی بیوی سے محبت کرنے کو فرض قرار دیا ہے اور ان کی حق تلفی کو گناہ کبیرہ بتایا ہے اور جب اللہ کے رسولؐ نے صاف صاف یہ فرمادیا کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی بچوں کے حق میں اچھا ہو تو پھر بیوی کو ستانا رُلانا اور بیوی پر ستم توڑنے پر ماں کی حرکتوں کو نظرانداز کرنا کونسی نیکی ہے، ماں ماں ہے اور بیوی بیوی ہے، اچھے مسلمان وہ ہوتے ہیں جو دونوں کے حقوق ادا کریں، ماں کو ماں کے درجے میں رکھیں اور عمر بھر اس کی عزت بھی کریں اور اس کی خدمت بھی کریں اور بیوی کو بیوی کے درجہ میں رکھیں، وہ اللہ کے نام پر حلال ہو کر آپ کے گھر آئی ہے عمر بھر اس کی دلجوئی کریں، اپنے گھر میں اس کو اجنبیت کا احساس نہ ہونے دیں اور دین دشریعت نے اس کے جو حقوق مقرر کئے ہیں سرِ مو ان کی ادائیگی سے انحراف نہ کریں، اچھا اور قابل قدر مسلمان صرف اس کو نہیں کہتے جو نماز روزے کا پابند ہو یا اس کا حلیہ اور اس کی وضع قطع دیکھنے میں اچھی ہو بلکہ اچھا مسلمان وہ ہوتا ہے جو زندگی کے تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہو اور لوگوں کے حقوق کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرتا ہو اور یہ بات یاد رکھیں حقوق العباد میں ماں باپ کے حقوق کے بعد سب سے پہلے اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنا ہی ضروری ہوتا ہے لیکن مسلم سماج کا حال بدتر سے بدتر ہوتا جارہا ہے اور جب سے لوگ فضائل کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہیں تب سے انہیں مسائل کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔

آپ کا شوہر بھی ان ہی شوہروں میں شامل ہے جو بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ ماں کی ہر بات ماننا ضروری ہے خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز، ایسے شوہروں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے، جب کسی کے ساتھ مسلسل سرکشی کرنے پر ماں اللہ کے عذاب کا شکار ہوگی پھر وہ اپنی ماں کو کیسے بچائیں گے، ماں سے محبت کا تقاضہ تو یہ ہونا چاہئے کہ اس کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کی جائے اور نند کا درجہ تو کچھ بھی نہیں ہے، اس کی کسی زیادتی کا نوٹس نہ لینا بے وقوفی ہے اور گناہ بے لذت ہے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے بے شمار ایسے نادان شوہر دیکھے ہیں جو شادی سے پہلے ماں کی کوئی بات نہیں مانتے، بے شمار باتوں میں اس کی نافرمانی کرتے ہیں لیکن شادی کے بعد انہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان کی ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، بس یہ معلوم ہونے کے بعد وہ اس بیوی کی ایک نہیں سنتے جو ان کی خاطر اپنے گھر اور وطن سے ہجرت کرکے ان کے پاس آتی ہے۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ ماں چونکہ اور نہیں آسکتی اس لئے اس کو چھوڑا نہیں جاسکتا اور بیوی چونکہ دوسری بھی مل سکتی ہے اس لئے اس کو چھوڑا جاسکتا ہے، یہ بات صرف حماقت ہی نہیں بلکہ جہالت اور دین وشریعت سے ناواقفیت کی علامت بھی ہے، بیوی خود نہیں آجاتی اس کو اللہ اور اس رسولؐ کے نام پر ہم فتح کرکے لاتے ہیں اس کی توہین کرنا، اس کی تذلیل کرنا، اس کے حقوق کو پامال کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ہم اللہ اور اس رسولؐ کو نیچا دکھانے کی حرکت کررہے ہیں۔ ماں باپ کی غلط بات نہ ماننا ماں باپ کو چھوڑنا نہیں ہے۔ ہر صحیح بات میں ماں باپ کی اطاعت کرو اور ان کی بات کو عزت دو لیکن اگر وہ کوئی غلط بات کررہے ہیں تو ان کی اطاعت مت کرو اور ان کی ہاں میں ہاں ملا کر ان کو گناہگار مت بناؤ، خدا کی وہ بارگاہ جہاں مرنے کے بعد ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا اور جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے ہوکر

آجائے گا وہاں اگر ماں باپ کے خلاف اللہ کا فیصلہ ہو گیا تو پھر انہیں کیسے بچاؤ گے اور انہیں جہنم میں جانے سے کیسے روکو گے؟ عقل مند اور خدا ترس لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنے بیوی بچوں کی بھی پرواہ کریں، ان کے جذبات واحساسات کی بھی قدر کریں اور اپنے ماں باپ کو بھی اہمیت دیں۔ اگر بیوی ان کے خلاف کوئی غلط بات کہے تو ہرگز بیوی کی نہ مانیں لیکن اگر وہ کسی بات میں فریاد کرے اور شوہر سے انصاف چاہے تو شوہر کو چاہئے کہ اگر بیوی کی جو بات صحیح ہے تو اس کا ساتھ دے، ہر ہر معاملے میں ماں کو ہی صحیح سمجھنا اور بیوی کی تذلیل کرنا عاقبت نااندیشی کی علامت ہے اور خوف خدا سے لاپرواہی کی دلیل بھی ہے۔

آپ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے غلط ہو رہا ہے۔ اگر آپ اپنے بیان میں سچی ہیں تو آپ قابل رحم ہیں اور آپ کے سسرال والے قابل گرفت ہیں لیکن چونکہ آپ نے مجھ سے مشورہ مانگا ہے اور میری رائے جاننی چاہی ہے تو میرا مشورہ یہ ہے کہ تم صبر وضبط سے کام لو اور کسی بھی طرح ان سنگین حالات کا مقابلہ کرو، ساس کتنی بھی بری سہی بہرحال وہ تمہارے اس شوہر کی ماں ہے جس کے ساتھ تم پوری زندگی گزارنا چاہتی ہو، تم اس کے اطوار اور اس کی بدتمیزیوں کو نظر انداز کر کے اس سے محبت کرو، اس کی خدمت کرو اور اس کی عزت بھی کرو، محبت اور خدمت ایسا جادو ہے کہ جس کے ذریعہ سے سخت ترین پتھروں کو بھی موم کیا جا سکتا ہے، ہمیں یقین ہے کہ اگر تم نے یہ جنگ جیتنے کی ٹھان لی ہے تو تم ایک دن فتحیاب ہو جاؤ گی، لڑکیاں عام طور پر یہ غلطیاں کرتی ہیں کہ وہ شوہروں کو اپنا مطیع بنانے کے لئے اور ان کے دل میں اپنی جگہ بنانے کے لئے ان کی ماں اور بیٹیوں کی برائی ان سے کرتی ہیں، یہ طریقہ غلط ہے، اس طرح شوہر اپنا نہیں بن سکتا، بلکہ اور دوریاں بڑھ جاتی ہیں، شوہروں کو اپنا بنانے کے لئے ان کی ماں اور ان کی بہنوں پر ہر جال پھینکنا چاہئے، اگر ساس نند اس جال میں پھنس گئیں تو پھر مجال نہیں ہے کہ شوہر بیوی کے پھندے سے بچ سکے، ویسے بھی جس شوہر سے تم سچا پیار کرتی ہو اس کے گھر والے بھی تمہارے پیار کے حق دار بنتے ہیں، ان کی برائیوں کو نظر انداز کر کے ان سے محبت کرو، ان کی خدمت کرو اور ان کی برائیوں کو شوہر کو مت بتاؤ کیوں کہ جو برائی بھی تم بتاؤ گی شوہر اپنی ماں سے کہہ دے گا اور اس طرح ماں اور اس کی بیٹیاں تمہاری اور بھی مخالف ہو جائیں گی۔

تم نے اپنے مائیکہ کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ بھی اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ تم اسی جگہ نباہ کرو، تم خلع لے کر معاشرہ میں اچھا مقام نہیں بنا سکتیں اور اگر بعد میں دوسری شادی کر بھی لو تو ضروری نہیں کہ دوسرا شوہر اس شوہر سے اچھا ہو، ممکن ہے وہ بھی ایسا ہی ہو اس کی بھی ماں زندہ ہو تو اس کو بھی جنت ماں کے قدموں میں دکھائی دے گی اور یہ بات تو وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں ماں کو نہیں چھوڑوں گا خواہ تجھے چھوڑ دوں، ساس کا ظلم اور شوہر کی نادانی اس وقت گھر گھر کی کہانی ہے یہ محض تمہارے ساتھ نہیں ہو رہا ہے بلکہ لاکھوں کروڑوں لڑکیاں اس طرح کی ناانصافی اور اس طرح کے کرب والم کا شکار ہیں۔

جب تک مسلمان بے دینی سے باز نہیں آجاتے اور جب تک مسلمان اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات سے واقفیت اور واقفیت کے بعد احکامات کی تعمیل کا جذبہ ان میں پیدا نہیں ہو جاتا تب تک یہ صورت حال برقرار رہے گی اور شیطان انہیں مختلف گورکھ دھندوں میں الجھا کر انہیں اپنی انگلیوں پر نچاتا رہے گا۔ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ابھی اور صبر وضبط سے کام لیں، ساس سے اور اپنی نند سے محبت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، انشاء اللہ تمہارا صبر وضبط ضرور رنگ لائے گا اور تمہاری محبت بھی ایک دن اثر انداز ہو، اللہ کی کوئی بات بھی غلط ثابت نہیں ہوتی، اللہ نے خود فرمایا ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، شوہر سے اس کے گھر والوں کی برائی کبھی نہ کریں، اس سے فائدے کے بجائے ہمیشہ تمہیں نقصان ہوگا۔

روزانہ پابندی کے ساتھ ''یالطیف یاودود'' دوسو مرتبہ پڑھا کریں اور شوہر کی محبت کے ساتھ ساتھ اپنی ساس اور نند کی محبت کا بھی تصور کیا کریں کہ اللہ ان کے دلوں کو بھی بدل دے اور انہیں بھی ہدایت عطا کر دے، خدانخواستہ اگر یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی ان کی محبت حاصل نہ ہو تو تمہارا اجر وثواب تو کہیں گیا ہی نہیں وہ تمہیں مل کر رہے گا اور اگر یہ لوگ نہ سدھرے تو انہیں اللہ کے عذاب سے یقیناً دوچار ہونا پڑے گا، تم خودکشی کی بھی باتیں کر رہی تھیں جو قطعاً حرام ہے، خودکشی کرنے والے لوگ دائمی طور پر جہنم کے حق دار بن جاتے ہیں، کسی بھی صاحب ایمان کے لئے خواہ وہ عورت ہو یا مرد اس طرح کی باتیں کرنا ناجائز ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغاوت کے مترادف ہے۔

اگر آپ کسی عامل سے رجوع کرلیں تو بہتر ہے، لیکن جو بھی تعویذ شوہر کی اور اس کے گھر والوں کی محبت حاصل کرنے کے لئے لائیں انہیں پوری احتیاط کے ساتھ استعمال کریں اگر کسی کی ان تعویذوں پر نظر پڑ گئی تو گھر میں مزید فضیحتہ ہوگا اور تمہارے خلاف ایک محاذ اور کھل جائے گا۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین تمہیں سسرال میں عزت وعظمت عطا کرے، تم قدر دانی کی دولتوں سے سرفراز بنو اور تمہیں وہ سب کچھ ملے جو ایک شادی شدہ لڑکی کا حق ہوتا ہے، تمہارا شوہر تمہاری اور اپنی بچی کی قدر کرے، محبت کرے اور ایمانداری سے تمہاری بچی کی کفالت کرے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ کے یہاں دیر تو ہوسکتی ہے مگر اندھیر نہیں ہے ایک دن ہماری تمہاری دعائیں قبول ہوں گی اور تمہاری تقدیر کے آسمان پر خوشیوں اور مسرتوں کے چاند ستارے ضرور چمکیں گے۔

قرآن کی آیت؟

سوال از: عبدالرشید نوری ———— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کیا قرآنی آیت ہے، اس کا مکمل ترجمہ کیا ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، پڑھنے کے فوائد اور فضائل سے نوازیں۔ جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ایک کلمہ ہے یہ کلمہ صوفیاء کرام سے منقول ہے، یہ قرآن حکیم کی آیت نہیں ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ معبود بھی ہے وہ مستعان بھی ہے اور وہ مالک ورازق بھی ہے، اس کے سوا کوئی ذات دوسری ایسی نہیں ہے کہ جس کے سامنے ہم اپنا سر جھکائیں اور جس کے سامنے ہم اپنا دامن پھیلائیں۔ قرآن حکیم میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کے آگے اپنا پھیلاتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے وہ کیا کسی کو عطا کریں گے وہ تو کھجور کی ایک گٹھلی کے بھی مالک نہیں ہیں۔

اس طرح کے کلمات کا ورد حضرت صوفیاء کرام اس لئے کرتے ہیں تاکہ ایمان شرک کی آمیزش سے محفوظ رہے اور اس یقین کو تقویت حاصل ہو کہ اللہ کے ماسوا نہ کوئی ہمارا رازق ہے اور نہ کوئی ہمارا پالن ہار ہے۔ ہر بندے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ ہر گناہ خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو معاف ہوسکتا ہے لیکن شرک کی معافی نہیں ہے اور شرک یہ بھی ہے کہ ہم اللہ کے ماسوا کسی کو مستعان اور مختار کل سمجھیں اور کسی اور کو اس کا ہم پلہ مانیں اور اس سے کسی بھی طرح کی امید باندھیں۔

(واللہ اعلم بالصواب)

مشورہ

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ آپ اسم اعظم کا قسط وار مضمون چھاپ رہے ہیں، پہلی سے آخری قسط تک جملہ مجموعہ اسم اعظم ضرور چھاپیں جس میں کل اسم اعظم موجود ہوں۔

جواب

آپ کا مشورہ مفید ہے انشاء اللہ اسم اعظم کو کتابی صورت میں اگر زندگی رہی تو ضرور چھاپیں گے اور اس مضمون میں کچھ ایسے اسم اعظم بھی چھاپنے کا ارادہ ہے کہ جنہیں اکابرین نے محض اس نیت سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ نااہل قسم کے لوگ ان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکیں لیکن چونکہ ہم نے یہ تہیہ کررکھا ہے کہ ہر مفید اور مؤثر روحانی فارمولہ ہم واضح کریں گے تاکہ ہم پر علم چھپانے کا الزام نہ آئے۔

اللہ سے دعا ہے کہ جو بھی روحانی عملیات کی دولتیں ہم پیش کررہے ہیں ان سے اہل لوگ فائدے اٹھائیں اور نااہلوں سے یہ علم محفوظ رہے۔

☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند
اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر ۱۸

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

مکھیوں میں جو بھڑ پیدا ہو جاتا ہے اس کی حیلہ بازی اور ہوشیاری بھی عجیب ہے، یہ جب دیکھتا ہے کہ کوئی مکھی اس کے قریب آرہی ہے، دبک کر خاموش بیٹھ جاتا ہے کہ گویا وہ مردہ ہے یا پتھر وغیرہ، مکھی جب اطمینان سے بیٹھتی ہے، یہ اس کی طرف آہستہ آہستہ سرکنے لگتا ہے تاکہ وہ آہٹ پاکر بھاگ نہ جائے، جب سمجھتا ہے کہ اب زد میں آگئی اور ایک جست میں یہ اس کو پکڑ لے گا تو یک بیک اس پر جست لگاتا ہے اور پورے جسم سے اس پر لپٹ پڑتا ہے تاکہ مکھی اس کے قابو سے نہ نکل جائے یوں ہی اس کو پکڑے رہتا ہے حتی کہ اس کی حرکت مٹ جاتی ہے اور وہ بے حس ہو کر پڑ جاتی ہے، پھر اس سے جس قدر چاہتا ہے غذا حاصل کرتا ہے۔ غور کیجئے یہ بے عقل جانور اور یہ حیرت ناک حیلہ بازی، بس یہ صرف قدرت کی کارسازی ہے۔

مچھر وغیرہ کو دیکھئے قدرت نے اس کو کیسا کمزور طاقت اور چھوٹے حقیر جسم کا پیدا فرمایا ہے کہ کلام پاک میں بھی اس کی مثال پیش فرمائی ہے۔ غور کیجئے اس میں اس کے نفع کی کونسی چیز کم ہے؟ اس کو بازو دیئے جن سے یہ اڑتا پھرتا ہے، پاؤں دیئے جن پر یہ کھڑا ہوتا ہے، آنکھیں دیں جن سے یہ اپنی غذا کی جگہیں دیکھ لیتا ہے اور پھر وہاں پہنچتا ہے، ہضم غذا کے اعضاء اس کو بخشے جن سے یہ اپنی غذا ہضم کرتا ہے، فضلات نکالنے کا ایک مقام بھی اس کے جسم میں پیدا کیا تاکہ غلیظ مادہ نکل کر بدن پاک ہوتا رہے۔

اگر قدرت کی طرف سے یہ سب کچھ اس کو نہ بخشا جاتا تو اس کی زندگی کی کوئی صورت نہ نکلتی وہ اِدھر اُدھر چل پھر کر اپنی روزی طلب نہ کر سکتا اور فضلات اس کے بدن سے نہ نکل سکتے، یہ خالق عالم کی قدرت کاملہ ہے کہ اس نے اس چھوٹے سے جانور کو کیا مناسب بدن دیا، اس میں کیسے کارآمد اعضاء لگائے، پھر نفع پانے اور نقصان سے بچنے کا علم بھی اس کو عنایت کیا۔ یہ سب کچھ خود خداوند قدوس کے بے پناہ علم کی دلیل ہے اور اس کی قدرت اور حکمت کی کھلی نشانی ہے، آسمان وزمین کے سارے فرشتے اسی طرح تمام انس وجن مل کر سمجھنا چاہیں کہ خالق عالم نے کن کن مصلحتوں کے ماتحت اس کے اعضاء کو بنایا اور کیسے اور کیوں اس کے ہر حصہ بدن کو خاص صورت ملی تو ان کی عقل تھک کر رہ جائے اور وہ پتہ نہ لگا سکیں بلکہ خود قائل ہو جائیں کہ واقعی وہ صحیح حقیقت کا سراغ لگانے سے بالکل عاجز ہیں۔

پھر حیرت ہے کہ مچھر کیسے پتہ لگا لیتا ہے کہ کھال اور گوشت کے درمیان خون ہے اور یہی اس کی غذا ہے۔ اگر اس کا پتہ نہ ہو تو وہ کیسے خون چوس کر اپنی غذا حاصل کرے اور اپنی غذا کے مقامات کا کھوج کیسے لگائے؟ نیز تعجب ہے کہ اگر کوئی اس کی طرف بڑھے تو وہ آنے والے کی آہٹ کیسے معلوم کر لیتا ہے اور کن کانوں سے اس کا پتہ لگا لیتا ہے اور پھر یہ سمجھ کر بھاگ جاتا ہے کہ ٹھہرا اور مَرا، بھاگا اور بچا۔

غرض یہ سب قدرتی آموز مخلوق کو حیران کر دینے والے ہیں اور اگر اس کو چیر پھاڑ کر حقیقت کو ٹٹول کرنا چاہیں تو حقیقت کا تو پتہ نہ لگے البتہ خود اپنی جہالت اور ناواقفیت کا پتہ لگ جائے، سوچئے جب ایک چھوٹے سے چھوٹے جانور مچھر میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ کی ہیں تو اس کی تمام مخلوقات میں کیا کچھ حکمتیں مضمر ہوں گی، سبحان اللہ وتعالیٰ علواً کبیرا۔

ف: یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے مکھیاں، مکڑیاں، مچھر، بھنگے جو رات دن اڑتے پھرتے ہیں ان کا بھی ایک جدا عالم ہے جو عقل انسانی کو حیرت میں ڈالتا ہے، یوں سمجھئے کہ ان میں سے ایک ایک کیڑا معرفت الٰہی اور قدرت خداوندی کی زبردست درس گاہ ہے اور مصلحتوں کا ایک طوفان اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے، گویا ایک قطرہ میں سمندر پوشیدہ

ہے اور ایک ذرّہ میں پہاڑ سمایا ہوا ہے، یہ شہد کی مکھی جس پر بہت کم لوگ نظر عبرت ڈالتے ہیں، یہ عجیب عبرت ناک خلقت خداوندی ہے، چھوٹی ہے مگر گنوں میں پوری ہے۔ اس نے دنیا کی لذیذ ترین شئے شہد کی فیکٹری کھول رکھی ہے، رات دن اپنی دھن میں لگی ہے، کبھی طرح طرح کے پھولوں پر بھنبھنارہی ہے، کبھی اپنے چھوٹے سے گھر میں بیٹھی شہد سازی میں لگی ہے، غرض اپنی دھن میں پکی ہے۔ دیکھئے کس خوبی سے پھولوں کا رس چوستی ہے اور کس حفاظت سے گھر لا کر اس کی ذخیرہ اندوزی کرتی ہے اور انسانوں کو بنا بنایا صاف ستھرا شیریں اور میٹھا شہد دیتی ہے۔

کہتے ہیں کہ دنیا میں لذیذ ترین اور مفید ترین غذا شہد، شہد کی مکھی پیدا کرتی ہے اور خوب صورت ترین لباس چھوٹا سا کیڑا یعنی ریشم کا کیڑا تیار کرتا ہے اور گراں ترین شئے سیپی کا کیڑا سمندر کی گہرائیوں میں موتی بناتا ہے، انسان کا عروج زیادہ تر تین چیزوں میں ہے، بہترین صحت بخش غذا نصیب ہو، فاخرانہ لباس مہیا ہو اور دولت فراوانی سے ملی ہو، یہ تینوں چیزیں حقیر سے تین کیڑے تیار کرتے ہیں، سخت حیرت کا مقام ہے۔

اسی زمرہ میں ایک چیونٹی بھی ہے، یہ مکھی سے بھی چھوٹی ہے مگر قدرت کی نشانیوں میں بہت بڑی ہے، کہنے میں تو انسان عقل مند ہے مگر یہ تو انسان کے بھی کان کاٹتی ہے۔ چیونٹیاں بھی انسانوں کی طرح اپنے اپنے مکانات بنا کر چھوٹی بڑی بستیاں بناتی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، پھر یہ اپنی بستیوں کو محلوں پر تقسیم کرتی ہیں اور ہر محلہ ایک خاص خاندان یا قبیلہ کا ہوتا ہے اور وہ اسی میں آباد ہوتا ہے، گویا یوں سمجھئے کہ بستیاں اور محلے کیا ہیں، مختلف مدرسے ہیں جن میں مختلف درجے کھلے ہیں، چیونٹیوں میں فوجی نظام بھی قائم ہے، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ ان میں ایک موٹی چیونٹی بھی ہوتی ہے جو صبح و شام کے آنے جانے میں ان پر نگراں کی حیثیت سے مسلط رہتی ہے، کسی کو بے اعتدالی کا مرتکب پاتی ہے تو اس کو قید کر لیتی ہے اور قیدیوں کے ذمہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آقاؤں کو کھانا مہیا کر کے دیں، ان کے ہاں مویشی کا انتظام بھی ہوتا ہے جس سے یہ غذا حاصل کرتی ہیں جس طرح ہم گائے بھینس سے دودھ حاصل کرتے ہیں ایسی چیونٹی کو عربی میں جاموس النمل یعنی چیونٹیوں کی بھینس کہتے ہیں۔ نیز مویشی کے لئے ایک جدا محفوظ چراگاہ کا انتظام ہوتا ہے، چیونٹیوں کی ایک ملکہ ہوتی ہے جو ان پر حکمرانی کرتی ہے اور سب پر اپنی نگرانی رکھتی ہے ان کو اچھے برے سے باخبر کرتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں اس حکمراں چیونٹی کا قول اس طرح نقل کیا ہے۔

حَتّٰیٓ اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ لا قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ج لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ (پارہ ۱۹، آیت ۱۸، سورۃ النمل)

یعنی یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے گروہ ایک میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹی سے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو کہیں تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کچل ڈالیں۔"

آپ کارخانہ قدرت پر اور وسیع نظر ڈالیں گے تو آپ کو مکڑی نامی ایک کیڑا اور دکھائی دے گا، یہ اپنے خالق کی قدرت کے اظہار میں لگی رہتی ہے یہ تار بنانے اور اس سے ایک پر حیرت جال تیار کرنے کی مہارت رکھتی ہے اور دنیا کے فن کاریگری پر پانی پھیرتی ہے، یہ اپنے بدن سے رطوبت کا ایک تار نکالتی ہے جو ہوا لگ کر وہ روئی کے بہت باریک دھاگے کی طرح بن جاتا ہے، پھر مختلف تاروں کا تانا بانا بنا کر ایک نازک جال تیار کرتی ہے، یہی اس کا گھر ہوتا ہے اور یہی اس کی شکارگاہ ہوتی ہے۔ خوبی یہ ہے کہ جال بانی میں کہیں سے کوئی فرق ذرہ برابر رونما نہیں ہوتا، بس ایک وضع قطع، ایک نہج و اسلوب اور ایک ترکیب اور بناوٹ ہوتی ہے۔ یہ انسان جس کو جوہر عقل ملا ہے اس کو علم ہندسہ کس قدر بھی سکھا دیجئے کہیں نہ کہیں ضرور لغزش کھائے گا، چوکے گا، بھٹکے گا مگر یہ بے عقل کیڑا نہ کہیں چوکتا ہے اور نہ کہیں بھٹکتا ہے۔

ماہرین فن نے اس کے تاروں کی گہرائی سے دیکھ بھال کی ہے اور عجیب تحقیق بہم پہنچائی ہے، کہتے ہیں کہ اس کا ایک تار چار باریک تاروں سے بنتا ہے اور ان میں سے بھی ایک تار ایک ہزار تاروں سے ترکیب پایا ہے اور یہ چار ہزار تار اس کے جسم کے ایک حصہ سے نکلتے ہیں۔

حضرت امام نے مچھر کی بوالعجبی کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے اور اس کی خلقت پر بھی نظر تحقیق ڈالی ہے، واقعی عجیب جانور ہے، لوگ ہاتھی جیسے بڑے جانور کو دیکھ کر حیران ہوجاتے ہیں، مگر درحقیقت یہ چھوٹا سا جانور مچھر بھی ہاتھی سے کم حیرت انگیز نہیں ہے۔

ہاتھی کی چار ٹانگیں ہیں ایک سونڈ اور دو باہر نکلے ہوئے دانت اور پھر اس قدر چھوٹا جسم رکھتے ہوئے بھی اس کی چھ ٹانگیں ہیں، ایک سونڈ چار بازو، ایک دم ایک منہ، ایک حلق، ایک پیٹ اور اس میں آنتیں وغیرہ۔

اللہ اکبر! کیسا چھوٹا جسم اور کتنے اعضاپ ءاس میں لگے ہوئے ہیں، جو اپنا جدا جدا کام انجام دے رہے ہیں، پھر خالق نے اس چھوٹے سے جانور کو ہاتھی جیسے قوی ہیکل جانور پر مسلط فرمایا ہے کہ وہ اس کو ک اتا ہے، اذیت دیتا ہے مگر ہاتھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، نہ اس سے اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے دیکھنے میں چھوٹے ہیں مگر قدرت الٰہی کے بڑے بڑے نمونے ہیں اور ان کی اسی اہمیت کی بنا پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن پاک کی کئی سورتوں کے نام انہی کیڑوں پر رکھے، مثلاً سورۂ نمل، سورۂ نحل، اور سورۂ عنکبوت وغیرہ۔

(باقی آئندہ)

نوجوانی میں فرینکلن ایک پادری سے ملنے گیا، جب بات چیت ہو چکی تو پادری نے اسے باہر جانے کے لئے پچھلی طرف سے ایک دروازہ دکھادیا، جب وہ ایک تنگ وتاریک راستے سے گزر رہا تھا، پادری نے کہا۔ ''جھک جاؤ'' فرینکلن نے بات کا مطلب نہ سمجھا اور ایک قدم اور اٹھایا، راستے کے اوپر ایک شہتیر بڑھا ہوا تھا، اس کا سر اس سے جالگا تو پادری نے کہا۔ ''میرے عزیز! تم نوجوان ہو، دنیا تمہارے آگے ہے، زندگی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے جھکنا سیکھو تو بہت سے ٹھوکروں سے بچ جاؤ گے۔'' فرینکلن اس بات پر لکھتا ہے۔ ''تاہم اچھی طرح سے مناسب عمل پر جھکنے کا معاملہ ایسا نہیں کہ ہم اسے آسانی سے سیکھ سکیں، جب ایک شخص تمہارے سامنے طیش وغضب میں ہے اور بیہودہ سخت الفاظ کہتا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ غلطی پر ہے اور غیر معقول ہے تو یہ حماقت ہے کہ تم بھی اسی طرح جوش میں آجاؤ اور اونچا بولنا شروع کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ایک عارضی دیوانے کی جگہ تم دونوں دیوانے بنتے ہو، لہٰذا جھک جاؤ، جیسا کہ تم طوفان کے گزرنے کے وقت جھک جاتے ہو۔ تند ہوا کے آگے جھک جانا کوئی ہتک آمیز کام نہیں، جیسا کہ ایک مست سانڈ کے مقابلے میں غرانا جہالت ہے، ویسا ہی پاگل کے شور وغل کا جواب دینا حماقت ہے اور جب طوفان کی تندی کم ہو تو نرم الفاظ استعمال کر کے اس کا غصہ دور کرو جب تم کو تمہاری کسی غلطی، زیادتی، سستی کے لئے ملامت کی جائے تو جھک جاؤ، غلطی کے جواز میں وجوہات دینا نہ شروع کر دو، اس سے تو غلطی اور بھی بڑھ جاتی ہے اور طیش میں زیادتی ہوتی ہے، جھک جاؤ۔ اس مفید تجربے سے میں نے اپنی مدت العمر میں بہت فائدہ اٹھایا اور آرام پایا ہے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ لوگوں سے فرمایا۔ ''میں آپ لوگوں کو عبادت تو کرتے دیکھتا ہوں لیکن اس کی حلاوت کسی میں کم پاتا ہوں۔'' لوگوں نے پوچھا۔ ''یا حضرتؐ! حلاوت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟'' آپؐ نے فرمایا۔ ''انکسار اور فروتنی سے۔''

جب فرینکلن کچھ متمول ہو گیا اس وقت بھی اس کی کفایت شعاری اور سادگی کم نہیں ہوئی، مٹی کے پیالے اور لکڑی کے چمچے اس کے گھر میں کافی سمجھے جاتے تھے۔ ایک دن اس کی عورت نے اس کی غیر حاضری میں ایک چاندی کا چمچہ اور چینی کا پیالہ خرید لیا۔ فرینکلن نے اسے قابل ذکر واقعہ خیال کر کے اپنی خود نوشت سوانح عمری میں بیان کیا ہے۔ برخلاف دوسرے مغربی فلاسفروں کے ملحدانہ خیالات کے یہ جلیل القدر شخص خدا پرست اور عبادت گزار تھا، باوجود خود کفایت شعار ہونے اور سادہ زندگی بسر کرنے کے دنیا کو اپنے علم ودلت سے فیض پہنچاتا رہا اور اپنے علم وعمل سے ایسا آثار ونقوش چھوڑ گیا جو نوع انسانی کے لئے روشنی کے مینار کا کام دیں۔

نقش فتوحات وترقی ودولت

یہ نقش برائے ترقی، دولت اور فتوحات کے لئے ایک نایاب اور موثر عمل ہے، جو بھی محنت کر کے اس عمل کو کرے گا یقینی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے غیب سے اسباب پیدا فرمائیں گے اور تمام بد اثرات اور نحوستیں بھی ختم ہوجائیں گی۔ آج کے دور میں معاشی بدحالی اور تنگدستی کی وجہ سے عوام الناس پریشان حال ہیں، اس لئے یہ عمل کارآمد ثابت ہوگا۔

عمل کی ترکیب اس طرح ہیں: آیت وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. نماز تسبیح میں ۳۰۰ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جائے اور سلام پھیرنے کے بعد بھی صرف ۱۳ مرتبہ یہی آیت مبارکہ پڑھی جائے۔ اس کے بعد اسم یاباسطُ ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھا جائے، اس کے بعد دعا مانگیں کہ یارحمٰن الدنیا والآخرة یارحیم الدنیا والآخرة انك انت الوهاب تین مرتبہ پڑھ کر یاالٰہی آپ کے پاس سب خزانے ہیں، میری مالی مشکلات دور فرما اور اپنے کرم سے مالا مال کردے۔ یہ عمل چالیس دن تک کرنا ہے۔ جو نماز تسبیح نہ پڑھ سکے وہ نماز عشاء کے بعد یہ آیت وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یاباسط سمیت ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے، چالیس دن کے بعد صرف ۱۰۰ مرتبہ عمل کو برقرار رکھنے کے لئے پڑھنا چاہئے۔ اس عمل کے ساتھ یہ نقش بھی چالیس دن تک کرنے ہوں گے یعنی تینوں نقش لکھ کر پانی میں بہانے ہوں گے۔

مقصد دولت: اس کے لئے آیت وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اسم یاباسط کے اعداد ۲۱۴۶

طالب شعیب احمد

بن زینت کے اعداد ۹۰۲

ٹوٹل ۳۰۴۸

وضع ۴۰

باقی ۳۰۰۸

نقش میں ا سے ۱۹ تک چال بھرلیں، بیس خانہ سے چوبیس خانہ میں باقی اعداد بھرلیں۔

چال نقش یہ ہے۔

۱۴	۲۰	۱۶	۲	۸
۱	۷	۱۳	۲۴	۱۵
۲۳	۱۹		۶	۱۲
۵	۱۱	۲۲	۱۸	۴
۱۷	۳	۹	۱۰	۲۱

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی اب اس ط ی اب اس ط

۱۴	۳۰۰۸	۱۶	۲	۸
۱	۷	۱۳	۳۰۱۲	۱۵
۳۰۱۱	۱۹	اس کے اندر مقصد لکھیں	۶	۱۲
۵	۱۱	۳۰۱۰	۱۸	۴
۱۷	۳	۹	۱۰	۳۰۰۹

ی اب اس ط ی اب اس ط

مقصد اس طرح ہے "یاالٰہی رزق ودولت شعیب احمد بن زینت کشادہ ہو اور فتوحات بحق وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ بحق یاباسط۔ چالیس دن تک جو یہ عمل کرے گا انشاء اللہ بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ اس عمل کو اگر نوچندی اتوار سے شروع کریں یا عروج کسی اتوار سے شروع کریں تو انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے فتوحات کا سلسلہ جلد شروع ہوگا، تیر بہدف عمل ہے، ضرورت مند عمل کا تجربہ ضرور کریں

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051.

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOk DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar. 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Walo
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.
M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bacside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

سبزی کی روٹیوں سے علاج

گیہوں، مکہ، باجرا، جو کی روٹی تو آپ کھاتے ہی ہیں، اس کے علاوہ اگر آپ ترکاریوں کے ذریعہ تیار کی ہوئی روٹی یا پھلکے کھائیں تو آپ کی صحت کافی اچھی رہے گی، اس طرح سے آپ کی تندرستی میں چار چاند لگ سکتے ہیں۔

۱-دھنیے کی روٹی: ہرے دھنیے کے پتے کے رس کو آٹے میں ملا کر روٹی پکائیں اور دن میں صرف ایک بار کھائیں۔

فائدہ: خون کی کمی، گرمی کی زیادتی اور کم بلڈ پریشر میں فائدے مند ثابت ہوتی ہے۔

۲-گاجر کی روٹی: گاجر کو اچھی طرح دھو کر اس کو کدوکس کر کے اس کا رس نکال لیں اور اس کو آٹے میں گوندھ کر اس کی روٹی پکائیں، اس کی روٹی میں ہلکی سی مٹھاس سے بھری اور ہلکی لالی لئے ہوئے ہوتی ہے، اس کو بھی دن میں کھائیں۔

فائدہ: اس کی روٹی کھانے سے آنکھوں کی روشنی کے لئے ضروری وٹامن اے اور بی دونوں ہی ملتے ہیں، اس کے علاوہ خون میں اضافہ کرتے ہیں اور کینسر کے جراثیم کو مارنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۳-سہجن کی روٹی: سہجن کو دھو بنا کر اس کے نازک چھوٹے پتوں کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر روٹی پکائیں، یہ دن میں دو مرتبہ کھائی جائے تو بہتر ہے۔

فائدہ: اس کے کھانے سے گٹھیا کے امراض میں بہت فائدہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ کئی قسم کے درد کو ختم کر دیتی ہے۔

۴-آلو کی روٹی: کچا آلو کو لے کر کدوکس کر لیں یا پھر اس کا رس نکال لیں اور اس کو آٹے میں ملا کر ہلکے پانی میں گوندھے، اس کے بعد اس کی روٹی پکائیں، صرف ایک وقت ہی کھائیں۔

فائدہ: اس کے کھانے سے قبض، گٹھیا، جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے اور اس سے ہاضمہ بھی درست رہتا ہے۔

۵-مولی کی روٹی: ایک یا دو مولی کو خوب دھو بنا کر کدوکس کریں یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر ہلکے پانی کے ساتھ گوندھیں، اس کے بعد روٹی پکائیں، اس کا استعمال صبح و شام دونوں وقت کریں۔

فائدہ: اس کے استعمال سے بھوک کی کمی، پیشاب کی زیادتی جیسے امراض میں فائدہ مند ہے، اس کے علاوہ شوگر جیسے امراض کے لئے بھی بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

۶-میتھی کی روٹی: میتھی کو خوب دھو بنا کر اس کے پتوں کو باریک باریک کاٹ کر یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر پکائیں، لیکن اس کو دن میں صرف ایک وقت ہی کھائیں تو بہت فائدہ مند ہوگا۔ اگر جاڑے کے دنوں میں کھائیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

فائدہ: اس کی روٹی جوڑوں کا درد ختم کرتی ہے، اس کے علاوہ کڈنی سسٹم کو ٹھیک کرتی ہے اور خون کو صاف کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

پالک کی روٹی: پالک کو خوب صاف ستھرا کرنے کے بعد اس کو باریک کاٹ کر یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر گوندھیں، پھر تھوڑی دیر بعد اس کی روٹی پکائیں، صرف دن میں ایک وقت کھائیں۔

فائدہ: اس کی روٹی کھانے سے قبض دور ہوتا ہے اور دانتوں کے لئے بھی کافی فائدہ مند ہوتی ہے۔

۷-لوکی کی روٹی: لوکی کو کدوکس سے نکال کر اس کا رس نکال کر آٹے میں گوندھیں، اس کے بعد اس کی روٹی پکائیں، اس کو دن میں دو مرتبہ کر کے کھا سکتے ہیں۔

فائدہ: اس کے بہت فائدے ہیں، کولسٹرول کو کم کرتی ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتی ہے، اس کے علاوہ یہ آنتوں کی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

☆☆☆

قسط نمبر:۱۳

حسن الہاشمی

عکسِ سلیمانی

مشکلات سے نجات پانے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی صاحب ایمان کتنی ہی بڑی مشکل اور کٹھنائی سے دوچار ہواس کو چاہئے کہ آیات سجدہ سے مدد حاصل کرے اور مشکلات سے نجات حاصل کرے۔

نبی کریم ﷺ پر غارِ حراء میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سورۂ اقرأ ہے۔ اس سورۃ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کریں اور اللہ سے زیادہ قریب ہوجائیں اور نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں یہ ارشاد فرمایا کہ بندہ حالتِ سجدہ میں اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اس بات کے پیش نظر علماءِ عظام اور اکابرین کرام نے یہ فرمایا ہے کہ کتنے ہی سنگین حالات ہوں اور مشکلیں کتنی بھی جان لیوا ہوں ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل کرنا چاہئے۔ ان آیات کو بعد نمازِ عشاء ایک ایک بار پڑھیں، پھر سجدے میں چلے جائیں اور اللہ سے فریاد کریں۔ اس عمل کو لگاتار تین راتوں تک کریں، انشاء اللہ مصیبتوں سے اور مشکلوں سے نجات مل جائے گی۔

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ. (سورۂ اعراف)

(۲) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (سورۂ رعد)

(۳) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (سورۂ نحل)

(۴) وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا. (سورۂ اسراء)

(۵) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا (سورۂ مریم)

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (سورۂ حج)

(۷) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا (سورۂ فرقان)

(۸) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سورۂ نمل)

(۹) اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۂ سجدہ)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ (سورۂ ص)

(۱۱) فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ (سورۂ فصلت)

(۱۲) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (سورۂ نجم)

(۱۳) وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ (سورۂ انشقاق)

(۱۴) كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سورۂ علق)

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ ہرایک آیات کی تلاوت کے بعد سجدہ کریں اور آخری آیت پڑھنے کے بعد سجدہ کرکے پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور اس کے بعد پھر سجدہ میں جا کر دعا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد مصائب اور مشکلات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

قرآن حکیم کی یہ آیات تمام امراض کے لئے شفا کا ذریعہ بنتی ہیں

(۱) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۂ اسراء)

(۲) فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (سورۂ نحل)

(۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (سورۂ یونس)

(۴) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۂ توبہ)

(۵) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (سورۂ شعراء)

(۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (سورۂ حم سجدہ)

(۷) يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ. (سورۂ نساء)

(۸) اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ (سورۂ انفال)

(۹) ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ (سورۂ انبیاء)

(۱۰) رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (سورۂ انبیاء)

(۱۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (سورۂ انبیاء)

غم اور خوف سے نجات کے لئے

امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس انسان پر کوئی تکلیف، کوئی غم یا کسی بادشاہ کا خوف ہو یا کسی افسر و حاکم کا ڈر دامن گیر ہو تو وہ ان کلمات کا ورد کرے، انشاء اللہ اس کو ہر خوف سے نجات ملے گی۔ وہ کلمات یہ ہیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَاَسْاَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَاَسْاَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. یہ کلمات پڑھنے کے بعد خوف اور مشکل سے نجات حاصل کرنے کی دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

غم سے نجات کے لئے

کسی بھی غم سے نجات پانے کے لئے یہ دعا مغرب کے بعد صرف ایک بار پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ پُرسکون ہوگا اور ہر غم سے نجات ملے گی۔ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل. حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم.

تکالیف سے نجات کا ذریعہ

ادعیہ رحمت میں منقول ہے کہ امام ابن ابی الدنیا نے حضرت اسماعیل ابن فدیک سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے کوئی تکلیف یا الجھن پیش آتی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی شکل میرے سامنے ظاہر ہوتی اور مجھے اس دعا کا ورد کرنے کی تلقین کی جاتی اور اس دعا کے ورد سے مجھے سکون ہو جاتا۔ دعا یہ ہے: تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا.

رعب اور خوف کو دور کرنے کے لئے

کتاب ابن سنی میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی بادشاہ کا خوف ہو تو یہ دعا کرو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ۔

انوارات حاصل کرنے کے لئے

ظاہری اور باطنی نور حاصل کرنے کے لئے اور مخفی علوم سے واقفیت کے لئے اس دعاء کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِتْرِ الْاَسْرَارِ وَ تِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَ مِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَ آلِهِ الْاَطْهَارِ وَ اَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَ اَفْضَالِهٖ.

قرض کی ادائیگی کے لئے

امام طبرانیؒ نے حضرت معاذؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ کلمات کیوں نہ سکھاؤں کہ اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اس دعا کے ذریعہ وہ قرض ادا ہو جائے گا اور اللہ غیب سے قرض کی ادائیگی کا بندوبست کر دے گا اور پھر آپ نے فرمایا کہ دعا اس طرح کیا کرو: اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَیْرِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ.
رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَحِیْمُهُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَاءُ وَ مِنْهُمَا وَ تَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَحْمَهِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ فِیْ عِبَادَتِكَ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِكَ.

ادائیگی قرض کا نسخہ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے پریشانیوں نے اور قرض نے گھیر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ اگر تم ان کو پڑھو گے تو تمہیں پریشانی اور قرض سے نجات مل جائے گی۔ اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے کلمات کو پابندی کے ساتھ پڑھا تو اس کا قرض بھی ادا ہوگیا اور اس کو تمام پریشانیوں سے نجات مل گئی۔

کلمات یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ.

پریشانیوں سے نجات کے لئے

اکابرین کا معمول تھا جب بھی وہ کسی پریشانی کا شکار ہوتے تو اس دعا کا ورد شروع کر دیتے اور اللہ انہیں پریشانیوں سے نجات عطا کر دیتا۔

دعا یہ ہے: یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا كَاشِفَ السُّوْءِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰهَ الْعٰلَمِیْنَ بِكَ الذُّلَّ حَاجَتِیْ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا فَاقْضِھَا.

قید سے نجات کی دعا

یہ دعا سرکارِ دو عالم ﷺ نے خواب میں آکر حضرت موسیٰ کاظم کو سکھائی تھی جب وہ قید میں تھے۔ انہوں نے اس دعا کو بار بار پڑھا تو انہیں قید سے نجات مل گئی۔ یَا سَامِعَ كُلَّ صَوْتٍ یَا سَابِقَ الْفَوْتِ یَا كَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا وَ مُنْشِرُھَا بَعْمَ الْمَوْتِ اَسْئَلُكَ یَا سَمَائِكَ الْحُسْنٰی وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَكْبَرِ وَالْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ لَمْ یَطَّلِعْ عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ یَا حَلِیْمًا ذَا اَنَاةٍ لَا یُقْوٰی عَلٰی اِنَائِهٖ یَاذَ الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَلَا یُھْیٰی عَدَدًا.

درود شریف کی برکت

اگر کوئی بھی پریشان حال انسان یا کوئی بھی مقروض یا کوئی بھی تنگی روزی کا شکار ہو یا کوئی بھی فقر و فاقہ میں مبتلا انسان ہو یا کوئی بھی محروم و مظلوم شخص اس درود کو کثرت سے پڑھے تو اس کو ہر مصیبت سے اور ہر ذلت سے نجات مل جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُجِیْبِ الْمَحْبُوْبِ شَافِی الْعِلَلِ وَ مُفَرِجِ الْمَكْرُوْبِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ.

ہر مرض سے شفا کے لئے

جسمانی اور روحانی کوئی بھی مرض ہو اس سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو باوضو زعفران سے لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی سات دن تک دن میں دو بار صبح شام پئیں، انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سلام	قولا	من رب	رحیم
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

تسخیر خلائق کے لئے

نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں، روزانہ اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۱۴ ویں دن روزہ رکھے اور اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ عشاء کے بعد درج ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے اور پھر صبح شام ۴۰ مرتبہ اس آیت کو ہمیشہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ دولت تسخیر حاصل ہوگی اور زبردست شہرت اور مقبولیت عطا ہوگی۔ آیت یہ ہے: سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم.

۷۸۶

سلام	قولا	من	رب رحیم
رب رحیم	من	قولا	سلام
قولا	سلام	رب رحیم	من
من	رب رحیم	سلام	قولا

نقش عظیم

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک مرتبہ اس نقش پر سورۂ مزمل پڑھ کر دم کر دیں، انشاء اللہ اس نقش کے بے شمار فائدے ظاہر ہوں گے، تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوگی، ہر قسم کی بیماریوں سے حفاظت رہے گی، رزق وافر مقدار میں ملے گا اور زبردست خیر و برکت بھی ہوگی۔ اگر اس نقش کو گھر میں لٹکا دیں تو گھر ہر طرح کے اثرات اور ہر طرح کی نحوستوں سے محفوظ رہے گا۔ یہ نقش ایک عظیم دولت ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے اور اس کو اکابرین کی طرف سے ایک تحفہ سمجھنا چاہئے۔

۷۸۶

۱۷۱۹	۱۷۳۲	۱۷۲۹	۱۷۲۶
۱۷۳۰	۱۷۲۵	۱۷۲۰	۱۷۳۱
۱۷۲۴	۱۷۲۷	۱۷۳۴	۱۷۲۱
۱۷۳۳	۱۷۲۲	۱۷۲۳	۱۷۲۸

زیارت رسول اللہ ﷺ

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ زاد المعاد میں لکھتے ہیں کہ شہنشاہ کونین فخر کائنات سرور عالم حضرت محمد ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے بروز جمعہ بعد نماز عشاء ایک سو ایک بار اس درود معظم کو پڑھیں اور پاک صاف بستر پر سو جائیں، انشاء اللہ زیارت رسول ﷺ سے فیضیاب ہوں گے۔

درود معظم یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّقِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الزَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّاجِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَارِثِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّالِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَاصِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ.

ترقی رزق کی دعا

حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب فرنگی محل انیس الطالبین میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ مالی مشکلات میں مبتلا ہوں ان کو پہلی فرصت میں یہ عمل کرنا چاہئے۔ فجر کی اذان کے وقت اٹھ کر وضو کریں، پھر فجر کی سنتیں ادا کریں، پھر ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پھر گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں۔ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ. انشاء اللہ رزق حلال سمندر کی لہروں اور ہوا کے جھونکوں کی طرح آئے گا۔ مالی مشکلات سے نجات ملے گی، اگر یہ چاہیں کہ اس عمل میں مزید قوت پیدا ہو اور اس کی تاثیر جلد سے جلد ظاہر ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۳ مرتبہ یہ کلمات بھی پڑھیں یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ حضرت باقی باللہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس عمل کو کیا وہ چند مہینوں ہی میں آسودہ حال ہو گئے اور ان کے گھر رزقِ حلال موسلا دھار بارش کی طرح برسا۔ دونوں عمل کے اول و آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

راقم الحروف کا مشورہ ہے کہ اگر اس عمل سے پہلے یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں ٹیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور افادیت یقینی بن جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۴	۳۲۸	۳۲۴	۳۲۱
۳۲۵	۳۲۰	۳۱۵	۳۲۷
۳۱۹	۳۲۲	۳۳۰	۳۱۶
۳۲۹	۳۱۷	۳۱۸	۳۲۳

☆☆☆

آب زمزم

حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور اپنی اہلیہ محترمہ ہاجرہ کو بے آب و گیاہ مقام پر اللہ کے سپرد کر کے جانے لگے تو پانی کا ایک مشکیزہ ان کے لئے چھوڑ گئے۔ جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ کو تشویش لاحق ہوئی اور صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان بے تاب ہو کر سرگرداں رہیں۔ اس دوران اپنے خلیل کے اہل خانہ کی بے تابی دیکھ کر اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور حضرت اسماعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ حضرت ہاجرہ نے زم زم کہہ کر ارد گرد ریت کا بند باندھ دیا اور پانی کو بہنے سے روک دیا۔

حضور نبی اکرم کا ارشاد ہے ام اسماعیلؑ اگر یہ زم زم نہ روکتیں تو آج زم زم ایک بہت بڑا بہتا ہو چشمہ ہوتا۔ عربی میں زمزم رک جانے کو کہتے ہیں۔ اصطلاحاً زم زم اس متبرک پانی کو کہا جاتا ہے جو حضرت خلیل اللہ کے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کے بچپن میں ایڑیار گڑنے سے جاری ہوا تھا۔ جو چار ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود پہلے دن کی طرح جاری ہے۔ بنو جرہم کو جب نکالا گیا تو انہوں نے کنواں پاٹ کر اس کا نام و نشان مٹا دیا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے خواب میں اشارہ پا کر آب زمزم کے کنوئیں کی صفائی کرائی تھی اس کے بعد خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں بھی چاہ زمزم کی صفائی کرائی تھی ۲۹۷ھ ۹۰۹ء میں پانی کی سطح اچانک بلند ہو گئی اور پانی ابلنے لگا اور اس وقت سے لے کر آج تک اس کا پانی کبھی ختم نہیں ہوا۔ یہ کنواں خانہ کعبہ کے مشرقی جانب تقریباً ۲۰ میٹر کے فاصلے پر ہزار ہا عمر سال سے تشنہ لبوں کو سیراب کر رہا ہے۔ شروع میں چاہ زمزم کے اوپر ایک دو منزلہ گنبد والی بڑی عمارت ہوتی تھی جس کے شمالی جانب باب شیبہ کی محراب ہوتی تھی اور مقام ابراہیمؑ کے اوپر بھی ایک بڑی عمارت ہوتی تھی جس کے ساتھ ہی ایک لکڑی کا منبر ہوتا تھا جس کے اوپر چھت پڑی ہوتی تھی۔ کعبہ شریف کے بالکل قریب ان بڑی بڑی عمارتوں کی وجہ سے جگہ تنگ تھی اور طواف میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی۔ ۱۳۷۷ھ میں، جب مطاف کی توسیع کے پہلے منصوبے پر سعودی فرماں رواؤں نے عمل درآمد شروع کیا تو تو علماء کرام کے مشورے سے طواف کرنے والوں کی سہولت کے لئے شیبہ دروازے کو ہٹا دیا گیا بڑی عمارت کو ختم کر کے مقام ابراہیمؑ کو اسٹیل کے خوبصورت خول میں بند کر کے اصلی مقام پر رکھا گیا۔ لکڑی کے منبر کو پیچھے منتقل کر دیا گیا اور چاہ زمزم کی عمارت کو ختم کر کے تہہ خانہ تعمیر کر کے اس کے اندر منتقل کر دیا گیا۔

البتہ مطاف میں عین کنواں کے اوپر ایک گول نشان لگا کر اس کے اوپر بیر زمزم لکھ دیا گیا اور بوقت ضرورت اس گول کالے سنگ مرمر کے ڈھکن کو کھولا بھی جا سکتا تھا۔ زمزم کے Bassment کی چھت اب مطاف کے فرش کے بالکل برابر ہے جہاں بغیر کسی رکاوٹ کے بآسانی طواف کیا جا سکتا ہے۔ حرم شریف کی توسیع حرم کے کام سے متاثر نہ ہو۔

آب زمزم کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ

☆ دنیا میں بہترین پانی زمزم کا ہے۔

☆ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس ارادے کو پورا کرے گا بشرطیکہ ارادہ نیک ہو۔

☆ آب زمزم پیٹ بھرنے والی غذا ہے اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔

☆ جہنم کی آگ اور زمزم کا پانی دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

☆ آب زمزم موجب برکت و شفاء ہے۔

☆ زمزم خوب پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔

☆ مومنوں اور منافقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ منافق زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

پانی کا ذائقہ معمولی سا نمکین ہے اور معمولی سی چکناہٹ بھی ہے۔ اس کا ذائقہ خوشگوار ہے اور ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے۔ پانی کبھی خراب نہیں ہوتا اور نہ ہی بد بو آتی ہے۔ زمزم کا ہزار ہا سال تک جاری رہنا اور اربوں انسانوں کا ہزارہا سال سے اس سے سیراب ہونا ایک عظیم معجزہ ہے۔ اس متبرک پانی سے استنجا کرنا، بدن اور کپڑے سے نجاست دور کرنا منع ہے البتہ برکت کی نیت سے غسل یا وضو ہو سکتا ہے۔

سعودی فرماں روا شاہ خالد نے مشہور انجینئر یحییٰ کوشک کو اس پاکیزہ کنوئیں کی صفائی کا کام سونپا تھا۔ پہلی دفعہ دو غوطہ خوروں کو چاہ

زمزم کے اندر اتارا گیا۔ جدید کیمروں کی مدد سے اندر کی تصاویر اتاری گئیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق چٹانوں سے پانی کا چشمہ پھوٹتا ہے اور ایک بڑی چٹان پر ''باذن اللہ'' کندہ ہے اور ان چٹانوں پر رنگ برنگی تہیں جمی ہوئی ہیں جن سے قدرتی طور پر فلٹریشن ہوتی ہے۔ پتھروں کی رنگت بالکل نئے پتھروں کی طرح ہے ان پر پانی کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ جس چٹان پر ''باذن اللہ'' کندہ ہے اس کی لمبائی ۱۷ میٹر ہے۔ یہ تصویر مووی کیمروں سے لی گئی تھیں۔ بعض مقامات پر پانی کا بہاؤ اتنا شدید تھا اور بخارات کی ایسی دھند تھی کہ کیمرے کی روشنیاں بے کار ہو جاتی تھیں اور اسپیشل روشنیاں استعمال کرنا پڑتی تھیں۔ پانی کے اخراج کے لئے چار بڑے بڑے پمپ استعمال کئے گئے مگر پانی کو نہ توڑ سکے۔ غوطہ خور اندر داخل ہونے سے پہلے آب زمزم سے وضو کر کے غسل کرتے اور پھر اندر داخل ہوتے تھے یہ کام دو مرحلوں میں مکمل کیا گیا اور اس طرح کل سات ماہ خرچ ہوئے اور یہ کام ۱۳۹۹/۷/۲۵ ہجری کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔ ایک مصری ڈاکٹر کی ریسرچ کے مطابق آب زمزم میں یہ معدنیات پائی جاتی ہیں۔

☆میگنیشیم سلفیٹ ☆سوڈیم سلفیٹ

☆سوڈیم کلورائیڈ ☆کیلشیم کاربونیٹ

☆پوٹاشیم نائٹریٹ اور ☆ہائیڈروجن سلفر

گویا انسان کے جسمانی نظام کو درست رکھنے اور مختلف بیماروں کو دور کرنے کے لئے جتنی معدنیات مفید اور ضروری ہیں وہ سب زمزم میں پائی جاتی ہیں جو اس بات کی تصدیق ہے کہ حضور کا یہ فرمان بالکل برحق ہے کہ زمزم ہر بیماری کے لئے شفاء ہے یا ہر اس مقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ ایک رپورٹ کے مطابق صرف حج کے دنوں میں حجاج کرام دس ہزار مکعب میٹر آب زمزم کا روزانہ استعمال کرتے ہیں یعنی ایک گھنٹہ میں تقریباً ۷۶۵ مکعب میٹر آب زمزم حاجیوں کے استعمال میں آتا ہے۔ ایک لیبارٹری آب زمزم کی روزانہ فراہمی کا جائزہ لیتی ہے۔ ہر روز ۴۰۰ ٹن آب زمزم ٹینکروں کے ذریعہ عازم حج کے لئے مسجد نبوی ﷺ پہنچایا جاتا ہے۔

آب زمزم پر نئی تحقیق

جاپان کے مایہ ناز سائنس داں ڈاکٹر مسارو ایموٹو نے انکشاف کیا ہے کہ آب زمزم میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اس کے سوا دنیا میں کسی بھی پانی میں موجود نہیں۔ انہوں نے نینو نامی ٹیکنالوجی کی مدد سے آب زمزم کا ایک قطرہ عام پانی کے ایک ہزار قطروں میں شامل کیا جائے تو عام پانی میں بھی وہی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں جو زمزم میں ہیں۔ ڈاکٹر ایموٹو جاپانی میں قائم ہیڈ وانسٹیٹیوٹ برائے تحقیق کے سربراہ ہیں اور آج کل مملکت کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک لیکچر میں کہا کہ جاپان میں انہیں ایک عرب باشندے سے آب زمزم ملا جس پر انہوں نے متعدد تحقیقیں کی ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے زمزم کے ایک قطرے کا بلور (ایک چمکدار معدنی جوہر) انفرادیت رکھتا ہے۔ دیگر کسی پانی کے قطرے کے بلور سے مشابہت نہیں رکھتا۔ کرہ ارض کے کسی خطے سے لئے گئے پانی کے خواص زمزم سے کسی طرح بھی مشابہت نہیں رکھتے۔

انھوں نے لیبارٹی ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کیا کہ آب زمزم کے خواص کو کسی بھی طرح تبدیل کرنا ممکن نہیں۔ اس کی اصل وجہ جاننے سے سائنس قاصر ہے۔ زمزم کی ساری سائیکلنگ کرنے کے بعد بھی اس کے بلور میں تبدیلی نہیں پائی گئی۔ جاپانی سائنسدان نے مزید انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان کھانے، پینے اور ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس پانی پر بسم اللہ پڑھی جائے اس میں عجیب قسم کی تبدیلی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعہ عام پانی کو طاقتور خوردبین کے ذریعہ دکھایا گیا اور اس پر ''بسم اللہ'' پڑھنے کے بعد دیکھا گیا تو اس کے ذرات میں تبدیلی واقع ہوگئی تھی۔ بسم اللہ پڑھنے کے بعد پانی کے قطرے میں خوبصورت بلور بن گئے تھے۔ انہوں نے کہا انھوں نے پانی پر قرآنی آیات پڑھوئیں تو اس میں عجیب قسم کا تغیر واقع ہوا۔ انھوں نے کہا کہ پانی میں اللہ تعالیٰ نے عجیب قسم کی صلاحیتیں رکھیں ہیں۔ پانی میں قوت سماع، احساس، یاداشت اور ماحول سے متاثر ہونے کی صلاحیت ہے۔ اگر پانی پر قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی جائے تو اس میں مختلف امراض سے علاج کی صلاحیت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پانی ماحول کے منفی اور مثبت حالات کا اثر قبول کرتا ہے۔ ڈاکٹر ایموٹو نے کہا کہ کرۂ ارض کی تمام مخلوقات خواہ وہ بظاہر جمادات ہی کیوں نہ ہوں ان میں ماحول کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ کائنات کا ہر ذرّہ شعور رکھتا ہے اور اسی شعور کے نتیجہ میں وہ اپنے خالق کی تسبیح میں مصروف ہے۔

زکوٰۃ دینے کا طریقہ

عاملیں کا قول ہے کہ جب تک کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاتی یا صاحب زکوٰۃ کی اجازت نہیں ہوتی۔ تو عمل میں اثر نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں اور فائدہ نہیں ہوتا۔ جن صاحبوں سے اجازت لیتے ہیں وہ اجازت دے دیتے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے خو بھی زکوٰۃ نہیں دی۔ اس لئے اگر عملیات کا شوق ہو تو جب تک خود باقاعدہ زکوٰۃ نہ دیں۔ صرف سنے سنائے یا لکھے ہوئے پر اعتبار کر کے مفت میں نقصان نہ کریں۔ ہاں اگر یقین کامل ہو کہ جو شخص اجازت دے رہا ہے۔ وہ خود صاحب زکوٰۃ ہے تو پھر ضرور اثر ہوگا۔

اب زکوٰۃ کے دو طریقے ہیں۔ اول تو یہ کہ جو عمل ہمیں پڑھنا ہے۔ صرف اسی کی زکوٰۃ دیدی جائے۔ ایک یہ کہ حروف کی زکوٰۃ دیدی جائے پھر علیحدہ علیحدہ کسی عمل کے لئے زکوٰۃ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حروف کی زکوٰۃ دینا اگرچہ ایک مشکل کام ہے لیکن پہلے زمانے کے عامل حروف تہجی کی زکوٰۃ دے لیا کرتے تھے حقیقت میں عامل وہی شخص ہے جو حروف تہجی کی زکوٰۃ دیدے۔ اب ہر عمل کی علیحدہ زکوٰۃ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ لاتعداد عملیات کی زکوۃ کا طریقہ بیان نہیں کیا جا سکتا اس لئے زکوٰۃ کے عام طریقہ بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ جس عمل کو تم کرنا چاہتے ہو اس کو پہلے سوالاکھ دفعہ پڑھ لو۔ اس عمل کے عامل ہو جاؤ گے۔ عموماً چالیس دن میں زکوٰۃ دینے کی مدت ہے۔

فائدہ : اگر صرف مطلوب کا نام ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو یہی عمل تسخیر ہے۔ کسی عمل کے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے یقیناً مطلوب مسخر ہو جائے گا۔ جو بھی تمہارا نام ہے سوالاکھ مرتبہ پڑھو تو تمہارا ہمزاد مسخر ہو جاتا ہے۔

اصول : سوالاکھ مرتبہ کسی اسم یا آیت یا عمل کو چالیس دنوں میں پورا کرنے سے زکوٰۃ اکبر ہو جاتی ہے تو وہ شخص عامل ہو جاتا ہے وہ جب کبھی اس عمل کو پڑھے گا تو پورا پورا فائدہ ہوگا دوسرا طریقہ زکوٰۃ اصغر کا ہے زکوٰۃ کا عامل کسی کو اجازت نہیں دے سکتا اور اکثر اوقات زکوٰۃ اصغر سے عمل صرف ایک ہی مرتبہ کام دیتا ہے۔ زکوۃ اکبر کا عامل دوسرے کو بھی اجازت دے سکتا ہے۔ زکوٰۃ اصغر کا طریقہ یہ ہے کہ جو عمل تم پڑھنا چاہتے ہو اس کے اعداد بحساب ابجد نکال لو جس قدر اعداد ہوں اتنی مرتبہ پڑھو۔

(زکوٰۃ حروف تہجی) ہر حرف کو چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ (۴۴۴۴) مرتبہ ۲۸ روز تک پڑھو چونکہ ابجد کے کل حرف ۲۸ ہیں اس لئے ہر ہر حرف کا موکل ہمراہ ضرور پڑھنا ہوگا بغیرہ موکل کے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ اسی طرح ہر عمل کی زکوٰۃ اس کے موکل کے زکوٰۃ اس کے موکل کے ساتھ دی جاتی ہے حروف تہجی کے موکل تو میں لکھے دیتا ہوں اور آخر میں موکل بنانے کا قاعدہ لکھ دوں گا۔ تاکہ جس عمل کا موکل آپ بنانا چاہیں بنا سکیں پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے، پہلے لفظ اجب لگا کر پھر موکل کا نام لے کر پھر اس عمل کو پڑھو خواہ وہ کوئی عمل ہو۔ مثلاً کوئی شخص حرف الف کی زکوٰۃ دینا چاہتا ہے اور الف کا موکل اسرافیل ہے تو زکوٰۃ دینے میں یوں پڑھیں گے۔

اُجب یَااِسرافیلُ بِحَقِ یاالُف.

یا مثلاً اجب یا عطرائیل بحق قل هو الله احد .

یا مثلاً اجب یا جبرائیل بحق بسم الله الرحمن الرحیم.

امید ہے کہ آپ اس تشریح سے طریقہ زکوٰۃ سمجھ گئے ہوں گے۔ حروف تہجی کے موکل حسب ذیل ہیں یہ مرکب کہلاتے ہیں۔

جدول حروف تہجی معہ موکلات

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
اسرائیل	جبرائیل	عزرائیل	میکائیل	کنکائیل	شکفیل	میکائیل
ه	ذ	ر	ز	س	ش	ص
دردائیل	اسرائیل	اموکیل	شرفائیل	ھمواکیل	ھمرائیل	حجمائیل
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
عطکائیل	اسمائیل	لوزائیل	لومائیل	لو خائیل	حمائیل	عطرائیل
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی
هروزائیل	طاطائیل	رویائیل	ثولائیل	رفتائیل	دردائیل	سراکطائیل

زکوٰۃ مندرجہ بالا طریقے پر دی جائے گی اس کے بعد جب کوئی مشکل آئے تو اس حرف کو معہ موکل ایک نشست میں ایک ہزار آٹھ سو مرتبہ پڑھو اور دیکھو کہ حرف میں کس قدر اثر ہے۔

حروف تہجی کے متعلق ہر حرف سے مخصوص کام لینے کے اور بھی طریقے ہیں دنیاوی ہر حاجت کے لئے یہ حروف کام دیتے ہیں۔ ان کے خواص اکثر کتب جفر میں درج ہے۔

یہ یاد رہے کہ اگر زکوٰۃ اکبر ادا کرنی ہو تو جس حرف کی زکوٰۃ ادا کرنا ہے اس کو ۲۸؍دن تک پڑھنا ہے اور حروف کی متعلقہ منزل کے دن زکوٰۃ شروع ہوگی۔ اگر زکوٰۃ اصغر ادا کرنا ہے تو حرف الف سے شروع کرو جب کہ قمر منزل شرطین میں ہو ۴۴۴۴ بار پڑھو۔ اسی طرح ہر حرف زکوٰۃ اس کی متعلقہ منزل میں ادا کرو۔ ۲۸؍منزل قمر کی ہیں لہٰذا تقویم سے دیکھ کر ایک نقشہ تیار کرلو کہ کس دن کس حرف کی زکوٰۃ کس منزل میں ادا کرنا ہے اور اس منزل کا وقت کب سے کب تک رہے گا۔ ترتیب وار حروف تہجی ترتیب وار منازل سے متعلق ہیں اگر کسی ایک حرف کی زکوٰۃ اصغر ادا کرنا ہے تو اس رف متعلقہ منزل میں ۴۴۴۴ بار پڑھ لو ایک ہی دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ نیت کرنا ہوگی کہ ایک حرف کی زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں یا تمام حروف تہجی کی اگر تمام حروف تہجی زکوٰۃ کی نیت کی ہے اور اگر کسی وجہ سے چند حروف کی زکوٰۃ دینے کے بعد زکوٰۃ کا سلسلہ ٹوٹ گیا تو تمام زکوٰۃ عمل باطل ہو جائے گی لیکن اگر ایک ہی حرف کی نیت کی تھی اور ایک ہی وقت ایک ہی دن میں ادا کردی تو اس ایک حرف کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یہ بے ترتیب حروف سے بھی دی جاسکتی ہے ہر زکوٰۃ کے بعد نیاز دلاؤ۔

جدول حروف تہجی مع منازل

نمبرشمار	حروف	منازل	نمبرشمار	حروف	منازل
۱	ا	شرطین	۱۵	س	غفرہ
۲	ب	بطین	۱۶	ع	زبانا
۳	ج	ثریا	۱۷	ف	اکلیل
۴	ہ	دوبران	۱۸	ص	قلب
۵	کا	ہفعہ	۱۹	ق	شور
۶	د	ہفعہ	۲۰	ر	نعائم
۷	ز	فراء	۲۱	ش	ہلدہ
۸	ح	نشرہ	۲۲	ت	ذائج
۹	ط	طرفہ	۲۳	ث	بلعہ
۱۰	طرفہ	حینہ	۲۴	خ	سعود
۱۱	ک	زہرہ	۲۵	ذ	اجنبہ
۱۲	ل	صرفہ	۲۶	ض	مقدم
۱۳	م	عوا	۲۷	ظ	مواثر
۱۴	ن	سماک	۲۸	غ	رشا

موکل بنانے کا طریقہ:۔ جس نام یا جس عمل یا جس عبارت کا موکل نکالنا مقصود ہو۔ تو اس کے حرف ملفوظی بناؤ۔ یعنی جو حرف جس طرح بولا جاتا ہے۔ اس طرح لکھو اس کو ملفوظی کہتے اور یہ قاعدہ میں پہلے لکھ آیا ہوں۔ مثلاً جو حرف ج کا ملفوظ جیم ہے۔ اب جس چیز کا موکل نکالنا ہے اس کے تمام حروف ملفوظی کر کے ان کے اعداد بحساب ابجد نکال کر ان کو ۲۸ پر تقسیم کرو جو تقسیم سے بچ جائے۔ اس کو شروع ابجد سے شمار کرو۔ جہاں ختم ہوا اس حروف کو لکھ لو اور پھر ملفوظی کرو اگر وہ ۲۸ سے زیادہ ہے تو ۲۸ پر تقسیم کرو اگر ۲۸ سے کم ہے تو اسی طرح رہنے دو اور پھر ابجد پر پیش کرو جو باقی بچے ابجد پر پھیلاؤ جو حرف برآمد ہو پہلے دو حرف بھی اس میں شامل کرو اب تین حروف ہو گئے ان تینوں حرفوں کو ملفوظی کر کے ان کے اعداد حاصل کرو اور ۲۸ پر تقسیم کر کے جو عدد اس سے باقی بچے۔ اس کا حرف بنا کر آخر میں ایل لگادو بس یہی نام یا حرف عبارک کا موکل ہے۔

مثال ہمیں زید کے نام کا موکل بنانا ہے تو اس کے مفلوظی حروف بنایئے زا، ی ا، دال، اعداد، اعداد ۴ ۵ کو ۲۸ پر تقسیم کریں تو باقی بچے ۶۲۔ اب اس کو شروع ابجد سے شمار کیا تو چھبیسواں حراف ض آیا۔ اب ض کو ملفوظی کیا۔ ض عدد ۸۰۵؍اس کو ۲۸؍پر تقسیم کیا باقی ۲۴ بچے۔ حرف خ نکلا۔ اب ضاد شین خ کے اعداد لئے ۱۷۶۶؍ہوئے ۲۸ پر تقسیم کیا باقی ۲

بچے ابجد میں دوسرا حرف ب ہے لہٰذا موکل بائیل ہوا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اب پہلی مرتبہ بچے تو تھے ۲۶۔ دوسری مرتبہ ۲۱۔ تیسری مرتبہ ۲۴۔ ان کو جمع کیا تو ۷۱ ہوئے ۲۸ پر تقسیم کیا تو باقی بچے ۱۵۔ ابجد میں پندرہواں حرف س نکلا۔ اب اس کے آگے ایل بڑھادیا تو سائیل بنا۔ پس معلوم ہوا کہ زید کا موکل سائیل ہے۔ اب اسم زید کی زکوٰۃ ہم یوں دیں گے اجب یا سائیل بحق زید۔

نوٹ موکل بنانے کے اور بھی طریق ہیں جن کو بوجہ طوالت بیان نہیں کیا جا رسکتا۔ یہ قاعدہ آسان اور قریب الفسم ہے حروف تہجی میں موکل لکھے گئے ہیں۔ اگر کوئی موکل اس قاعدہ پر صحیح نہ آئے تو غلط نہ سمجھیں اس لئے کہ دوسرے قواعد سے موکل نکالے گئے ہیں موکل بنانے کا یہ طریقہ نہایت موثر ہے بلکہ کوئی صاحب حروف تہجی کے بھی اس طرح موکل بنا کر زکوٰۃ دیں گے تو زکوٰۃ نکل جائے گی۔

اسم باری تعالیٰ :۔ کامل عاملین کا مجرب عمل ہے کہ اپنے نام کے اعداد و اسمائے باری تعالیٰ پڑھنے سے بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں قاعدہ یہ ہے کہ اپنے اصلی نام کے اعداد بحساب ابجد قمری حاصل کرو جو عدد حاصل ہوں اسی کے ہم عدد خدا کا نام تلاش کرو۔ اگر ایک ہی نام مل جائے تو بہتر ہے نہ ملے تو دو یا تین غرض جس قدر نام ہم عدد مل سکیں ان کو روزمرہ اس تعداد میں پڑھو جو تمہارے نام کے اعداد ہیں پڑھنے کا وقت وہی ہے جو تمہارے ستارے کا ہے اس عمل سے طرح طرح کے فوائد حاصل ہوں گے ملازمت ترقی اولاد صحت غرض کہ دین و دنیا کے مقاصد کے واسطے تیر بہدف میں خدا کے ناموں کے ضرورت ہوتی اس وجہ سے یہ تعداد اکثیر خدا کے نام معہ اعداد درج کئے جاتے ہیں تاکہ طالبین کو آسانی ہو۔ یہ سمجھیں کہ یہ خدا کے صفاتی ناموں کی مکمل فہرست ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی نام ہیں۔ اگر ان ناموں میں سے اتفاقاً کوئی ہم عدد اسم نہ ملے تو تلاش کر کے دوسرا ان ہم عدد اسم پڑھ سکتے ہیں جو اعداد اسماء کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ خود بھی ان کی میزان کی جانچ کرلیں کتابوں میں غلطی کا امکان ہوجاتا ہے نیز معنی کا خیال کر کے اگر اپنے مطلوب کے ہم معنی کو اسم پڑھ لیں تو اور بھی زیادہ تاثیر ہوگی اور طالب کے سر نام کا حرف جس عنصر سے متعلق ہے اسم باری تعالیٰ بھی اسی عنصر کا ہو یا موافق غصر کا ہو۔ فوراً اثر ہوگا۔

اسمائے الٰہی معہ اعداد

اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد
اللہ	۶۶	بصیر	۳۰۲	جابر	۲۰۶	حکم	۶۸	ذوالجلال	۸۰۲
الہ	۳۶	بدوح	۲۰	جلیل	۷۳	حافظ	۹۸۹	رحیم	۲۵۸
امر	۲۴۱	باعث	جمیل	۵۷۳	۸۳	خبیر	۸۱۲	رحمٰن	۲۹۸
احد	۱۳	باسط	۷۲	جامع	۱۱۴	خیر	۸۱۰	رعیب	۳۱۲
اعلیٰ	۱۱۱	بر	۲۰۲	حی	۱۸	خافض	۱۴۸۱	رشید	۵۱۴
اولیٰ	۴۷	باری	۲۱۳	حفیظ	۹۹۸	خادع	۶۷۵	رؤف	۲۸۶
اعلم	۱۴۱	باطن	۶۲	حنان	۱۰۹	خالق	۷۲۱	رفیق	۲۹۰
اکرم	۲۶۱	باقی	۱۱۳	حمید	۶۲	خاطر	۸۱۰	رب	۲۰۲
اکبر	۲۲۲	بدیع	۸۶	حاکم	۶۹	دلیل	۷۴	رفیع	۳۶۰
اول	۳۷	تواب	۴۰۹	حلیم	۸۸	دیان	۶۵	رزاق	۳۰۸
آخر	۸۰۱	ثابت	۹۰۳	حکیم	۷۸	داعی	۸۵	رافع	۳۵۱
اصدق	۱۹۵	جبار	۲۰۶	حسیب	۸۰	دائم	۵۵	زکی	۳۷
احکم	۱۶۹	جواد	۱۴	حق	۱۰۸	ذاکر	۹۲۱	سلام	۱۳۱
سمیع	۱۸۰	غفار	۲۱۸۱	معز	۱۱۷	مقوی	۱۵۶	واسع	۱۳۷
سید	۷۴	غنی	۱۰۶۰	متعالی	۵۵۱	مانع	۱۶۱	دانی	۹۷
سبحان	۱۲۱	غافر	۱۲۸۱	مغنی	۱۱۰۰	نور	۲۵۶	والی	۴۷
ستار	۶۶۱	فرد	۲۸۴	معطی	۱۲۹	ناصر	۳۴۱	وہاب	۱۴۶
سبوح	۷۶	فتاح	۴۸۹	ماجد	۴۸	نافع	۲۰۱	واجد	۱۴۱
شہید	۳۱۹	قائم	۱۵۱	مجید	۵۷	نعیم	۱۷۰	وکیل	۶۶
شافی	۳۹۱	قابض	۹۰۳	حلبم	۱۱۵	ولی	۴۶	ہادی	۲۰
شفیع	۴۶۰	قیوم	۱۵۶	مطہر	۲۵۴	ودود	۲۰	ھو	۱۱
شکور	۵۲۶	قادر	۳۰۵	منتقم	۵۲۰	رحم الراحمین			
صبور	۲۹۸	مقتدر	۷۴۴	معید	۱۲۴	احکم الحاکمین			۵۸۸
صمد	۱۳۴	قدیر	۳۱۴	محی	۵۸	احسن الخالقین			۲۲۹
صادق	۱۹۵	قدوس	۱۷۰	منیر	۲۰۰	بدی من المشرین			۹۴۱

فسار	۱۰۰۱	قریب	۳۱۲	مذل	۷۷۰	خیر الناصرین	۹۵۳
طاہر	۲۱۵	قوی	۱۱۶	محبت	۴۹۰	یارحمٰن یا رحیم	۲۴۴
طبیب	۲۳	قاہر	۳۰۶	مصور	۳۳۶	سلام قول من رب الرحیم	۵۷۷
طالب	۴۲	قاضی	۹۱۱	مقتدر	۷۷۴	ذواجلال والاکرام	۸۴۹
ظاہر	۱۱۰۶	کافی	۱۱۱	مقسط	۲۰۹	یاعلیم یا حکیم	۱۱۰۱
علیم	۱۵۰	لطیف	۱۲۹	مقیت	۵۵۰	لاالٰہ الا اللہ	۲۵۰
عظیم	۱۲۰	کریم	۲۷۰	متین	۵۰۰	فسیکفیکھم اللہ	۱۶۵
عالی	۱۱۱	کفیل	۱۴۰	متظہر	۱۱۴۵	ھو نسمیع العلیم	۸۸۰
علیم	۱۵۰	لطیف	۱۲۹	مقیت	۵۵۰	حسبنا اللہ ونعم الوکیل	
علی	۱۱۰	مبدی	۵۶	ملک	۹۰	یامالک یا اللہ	۴۵۰
عزیز	۹۴	مومن	۱۲۶	منش	۴۴۰	اکرم الاکرمین	۱۷۹
عالم	۱۴۱	منکبر	۶۶۲	مقدم	۱۸۴	اللہ لطھف	۶۱۲
عدل	۱۰۴	مہیمن	۱۴۵	مواخر	۸۴۶	یا علی یاعظیم	۱۹۵
غفو	۱۵۶	مالک	۹۱	مہملک	۹۵	یا حی یاقیوم	۱۱۵۲
غیاث	۱۵۱۱	مجیب	۵۵	محیط	۶۷	حسبنا اللہ ونعم الوکیل	۱۹۶
غفور	۱۲۸۶	مکرم	۲۰۰	مخرج	۸۱۲		۲۱۲

امثال حضرت سلیمان علیہ السلام

☆ خداوند تعالیٰ کی تنبیہ کو حقیر مت جان اور اس کی تادیب سے بیزار مت ہو، کیوں کہ خدا تعالیٰ جس کو پیار کرتا ہے اسے تنبیہ کردیتا ہے۔

☆ اپنی نگاہ میں آپ کو دانش مند مت جان، خداوند تعالیٰ سے ڈر اور بدی سے باز رہ۔

☆ اپنے ہمسایہ پر بدی کا منصوبہ مت باندھ، جس حال میں کہ وہ بے فکر ہو کر تیرے پاس رہتا ہے۔

☆ کسی انسان سے بے سبب جھگڑا مت کر کہ اس نے تجھ سے بدی نہیں کی۔

☆ شریر کی بدکاریاں اسکو پکڑ لیں گی اور وہ اپنے ہی گناہ کی رسیوں سے جکڑا جائے گا۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: کرنول

نام: محمد کاظم علی

نام والدین: صبیحہ بیگم، مظہر علی

تاریخ پیدائش: ۶ رستمبر ۱۹۹۶ء

قابلیت: بی ایس سی کمپیوٹر

آپ کا نام ۱۱ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۲ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں چار حروف آتشی، چار حروف خاکی، دو حرف آبی اور ایک حرف بادی ہے، بہ اعتبار تعداد کسی حرف کو غلبہ حاصل نہیں ہے، البتہ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں آبی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۲، مرکب عدد ۱۱ اور آپ کے نام کے مجموعی عدد ۱۶۲۳ ہیں۔

۲ کا عدد حیا اور سادگی سے وابستہ ہے، دو کا عدد باہمی معاہدے کی علامت ہے، اس عدد کا حامل فنون لطیفہ کا شیدائی ہوتا ہے، یہ کافی حد تک شوقین مزاج ہی ہوتا ہے، دل بستگی کا سامان جہاں بھی میسر آجائے یہ وہاں ضرور شرکت کرتا ہے۔ ۲ عدد والے شخص ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اس کے انداز میں اور آواز میں ایک خاص قسم کی جاذبیت بھی ہوتی ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ صبر وتحمل کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں انہیں کم عمر بچوں سے محبت ہوتی ہے ۲ عدد کے لوگ دوراندیش ہوتے ہیں اور حکمت عملی ان کی ذات کا جزو ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ ہر معاملے میں پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگی کو شریفانہ انداز میں گزارنے کے قائل ہوتے ہیں لیکن اگر انہیں صحیح قسم کا ماحول نصیب نہ ہو تو پھر ان کے بھٹکنے میں دیر نہیں لگتی اور اگر یہ بھٹک جائے تو پھر ان کا سنبھلنا مشکل ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگ مشتعل مزاج ہوتے ہیں، ان میں ایک طرح کا استحکام اور ایک طرح کی مضبوطی ہوتی ہے۔

۲ عدد کے لوگوں کی تندرستی ایک جیسی نہیں رہتی، یہ اکثر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ یہ لوگ پرہیز نہیں کرتے اور بد پرہیزی ہی کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں، صحت کے معاملے میں ان کی صورت حال عجیب ہوتی ہے۔ کبھی تو یہ ایسے نظر آتے ہیں کہ جیسے کبھی بیمار نہ ہوئے ہوں اور کبھی ایسے نظر آتے ہیں جیسے تندرستی سے ان کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی فطری شرم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ اکثر خود کو نمایاں کرنے کی بھی کوشش میں لگے رہتے ہیں، لوگ ان کے خلاف جم کر تبصرے کرتے ہیں، اس وقت یہ صبر وضبط سے کام لیتے ہیں اور سکوت اختیار کرتے ہیں، یہ سکوت ازراہ مصلحت بھی ہوتا ہے اور یہ سکوت اور خاموشی ان کی فطرت کا ایک حصہ بھی ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک زبردست خوبی یہ ہوتی ہے یہ کام خود کرتے ہیں اور اس کا سہرا دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں اور ایسا کر کے انہیں ایک عجیب طرح کی خوشی کا احساس ہوتا ہے، قوت خیالی کا مادّہ ان میں بہت زیادہ ہوتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ محاورہ مشہور ہے کہ یہ لوگ جاگتے ہوئے بھی خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔

۲ عدد کے لوگوں میں روحانی صفات بھی پائی جاتی ہیں، یہ سوچ وفکر اور رہن سہن کے اعتبار سے قدامت پسند ہوتے ہیں، سادہ لوح ہوتے ہیں، سادگی ان کی ذات کا جزو لاینفک ہوتی ہے، یہ عافیت کو اہمیت دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ ہر موقع پر اچھے ثابت ہوتے ہیں، دوستی نبھاتے ہیں، لیکن چونکہ حساس ہوتے ہیں اس لئے جلد ہی لوگوں سے بدگمان ہوجاتے ہیں اور جلد ہی اپنا دل صاف بھی کر لیتے ہیں، ان کی زندگی میں روٹھ منائی کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے، ۱۱ ان میں زبردست صلاحیتیں ہوتی ہیں لیکن طبیعت کے حساس ہونے کی وجہ سے یہ امید کے مطابق ترقی نہیں کرپاتے، ان میں تملق اور چاپلوسی بھی نہیں ہوتی اس لئے بھی یہ کسی بڑے آدمی کے قریب نہیں ہوپاتے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ کے مزاج میں سادگی ہے، آپ دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، آپ دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، آپ کے اندر غور وفکر کی صلاحیتیں موجود ہیں، آپ کی طبیعت میں بھولا پن ہے، آپ عقل سے بہرہ ور ہیں لیکن آپ چالاک نہیں ہیں، آپ کے اندر زود اعتباری بھی ہے، آپ جلد لوگوں پر اعتبار کر لیتے ہیں جو آپ کے لئے ہمیشہ نقصان دہ بنتا ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں، ان

تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی شہرت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا مفرد عدد ۷، ۸، ۹ ہو، ایک، ۳، ۵ اور ۶ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہوں گے جو وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ اپنا برتاؤ بدلتے رہیں گے، ان اعداد کی چیزوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔

۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کے لوگ اور اس عدد کی چیزیں آپ کو نقصان پہنچائیں گی، اگر آپ اس سے احتراز برتیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ کا مرکب عدد ۱۱ ہے، یہ عدد خطرے کا نشان ہے، اس عدد کی وجہ سے اپنی زندگی میں آپ کئی بار فریب اور دھوکے بازوں کے صدمات جھیلنے پڑیں گے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو اپنے اہل خانہ سے یا اپنے اقارب سے برسر پیکار ہونا پڑے گا، جن کا مرکب عدد ۱۱ ہوتا ہے وہ خود اچھے انسان ہوتے ہیں لیکن انہیں فریب، بلیک میلنگ، عیاری اور مکاری کے صدمے اور حادثے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲ اور ۱۷

ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ اپنے لئے اہم کاموں کی شروعات کے لئے بدھ کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں، جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے اہم ہیں، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے مفید نہیں ہے، پیر کے دن آپ کسی بھی کام کی شروعات نہ کریں۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں ان میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ اس دنیا کوئی بھی چیز ہو وہ انسانوں پر باذن اللہ اثر انداز ہوتی ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا اثر دکھاتی ہے نہ غذا، اس لئے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان میں سے کسی بھی پتھر کو بشرطیکہ وہ ۸ کریٹ کا ہو، ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ سبز اور آسمانی رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، کسی نہ کسی صورت میں ان رنگوں کو اہمیت دیں، اگر ان رنگوں کے پردے آپ اپنے گھر کی کھڑکیوں میں لگاتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ جنوری، فروری اور جولائی میں خاص طور پر اپنی صحت کا خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی حملہ آور ہو تو آپ اس کا علاج کرنے میں کوتاہی نہ برتیں۔ آپ کو عمر کے کسی بھی حصے میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کے امراض، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض کی شکایت ہوسکتی ہے۔ اگر مذکورہ مہینوں میں ان میں سے کوئی بیماری لاحق ہو تو فوراً اس کے علاج پر دھیان دیں ورنہ بھاری نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کے نام میں ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۵۳ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۳۱۹ ہو جاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع آپ کیلئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۲	۸۶	۸۲	۷۹
۸۳	۷۸	۷۳	۸۵
۷۷	۸۰	۸۸	۷۴
۸۷	۷۵	۷۶	۸۱

آپ کے مبارک حروف پ اور غ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کو راس آئیں گی، جیسے پالک، پنیر وغیرہ۔

آپ کی فطرت سادگی بھی ہے اور سادہ لوحی بھی، آپ لوگوں کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور نئے اور اجنبی لوگوں پر بھروسہ بھی جلد کر لیتے ہیں جو بعض مرتبہ آپ کے لئے زبردست نقصان دہ بنتا ہے اور آپ کو پچھتانا پڑتا ہے، آپ کی سادگی کا لوگ ہمیشہ فائدہ اٹھائیں گے اور آپ کو نقصان پہنچائیں گے اس لئے حد سے زیادہ بڑھی ہوئی سادگی کو ترک کر دیجئے۔ آپ کے دل ودماغ میں ایک طرح کی بے چینی اور اضطراب رہتا ہے، جو آٹھوں پہر آپ کو بے قرار رکھتا ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں:

رفاقت، وفاداری، بھروسہ، گھریلو سکون، سادہ لوحی، سادگی، تحمل، استقلال، تدبر، باریک بینی، ہمدردی، رفاہ عام کا جذبہ، لوگوں میں مقبولیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں:

جلد بھروسہ کر لینا، جلد دوسروں کی طرف راغب ہوجانا، بے پناہ حساس ہونے کی وجہ سے جلد لوگوں سے بدگمان ہوجانا، خواہ مخواہ کا شرمیلا پن، ہر وقت ک

بے چینی، ٹال مٹول کی عادت، مایوسی اور تر دد وغیرہ۔ اس دنیا کے ہر انسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں، دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جس میں صرف خوبیاں ہوں اور ایسا بھی نہیں ہوتا کہ کسی میں صرف خامیاں ہوں، بس اچھے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں خوبیاں زیادہ ہوں اور برے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں برائیاں اور خرابیاں زیادہ ہوں۔

اس کالم میں آپ کو اپنی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اگر آپ اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور یہ کالم لکھنے کا بھی حق ادا ہوگا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹۹	۶۶	
		۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت اظہار کی صلاحیت ہے لیکن ایک طرح کی ہچکچاہٹ بھی ہے جو آپ کا اپنا مدعا بیان کرنے سے ہمیشہ روکتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات واحساسات کی قدر کرنی چاہئے اور انہیں اہمیت دینی چاہئے، حساب وکتاب اور لین دین کے معاملے میں بھی آپ اکثر غفلت برتتے ہیں جو خود آپ کے لئے غیر مفید ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ اور ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلو ذمہ داریوں سے آپ اکثر غفلت برتتے ہیں اور آپ ان مسائل سے جو خانگی قسم کے ہوتے ہیں، راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں یہ ایک طرح کی پست ہمتی کی نشانی ہے اور یہ بہر طور آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔

۶ آپ کے چارٹ میں دو بار آیا ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ اپنے پر امن ماحول سے خواہش مند ہیں اور آپ کو اپنے گھر کی زیبائش سے بھی دلچسپی ہے لیکن خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ گھر کی سجاوٹ پر غیر ضروری پیسہ برباد نہیں کرتے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہو سکتا ہے اور کسی بھی وقت کسی اہم کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ سے یہ فہمائش کرتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں منظم ہونا چاہئے، ہر حال میں کاہلی اور سستی سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے، مادی کاموں میں آپ کی دلچسپی برقرار رہنی چاہئے اور روپے پیسے کی آمد ورفت کے سلسلے میں آپ کو چوکنا رہنا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کا عدد تین بار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت زبردست ہے آپ کے اندر کام کرنے کی اور بڑا آدمی بننے کی زبردست لگن ہے اور انتھک جدوجہد کر سکتے ہیں اور بار بار گرنے کے بعد پھر سنبھل سکتے ہیں، آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں اور آپ کے اندر جذبہ ہمدردی بھی ہے اور جذبۂ خیر سگالی بھی، اس طرح کی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں انشاء اللہ ہمیشہ ممتاز رہیں گے۔

آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن خالی نہیں ہے لیکن کوئی بھی لائن مکمل بھی نہیں ہے جو زندگی کے الجھاؤ، بے پناہ مسائل تہہ در تہہ حوائج اور مختلف انداز کی پیچیدگیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آپ ہمیشہ کشاکشی کا شکار رہیں گے۔ آپ کے دستخط سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں کوئی پیچ وخم نہیں ہیں، آپ اپنا کچھ چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں، آپ اپنے ظاہر وباطن میں یکسانیت رکھنے کے قائل ہیں اور لوگوں سے دل کھول کر ملنا آپ کو اچھا لگتا ہے۔

آپ کی تصویر آپ کی صداقت پسندی اور آپ کی عافیت پسندی کو ظاہر کرتی ہے، آپ سچ کو اہمیت دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ خواہ مخواہ کی مخالفتیں اور اختلاف اپنے کے گلے میں خود بخود پڑ جاتے ہیں اور آپ کو اضطراب سے دوچار کر دیتے ہیں۔

اگر اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی نوک پلک مزید درست کر لی تو آپ اپنے ہم عصروں میں اور زیادہ محبوب اور ممتاز ہو جائیں گے اور آپ کی شخصیت کا جادو دوسروں پر سر چڑھ کر بولنے لگے گا۔
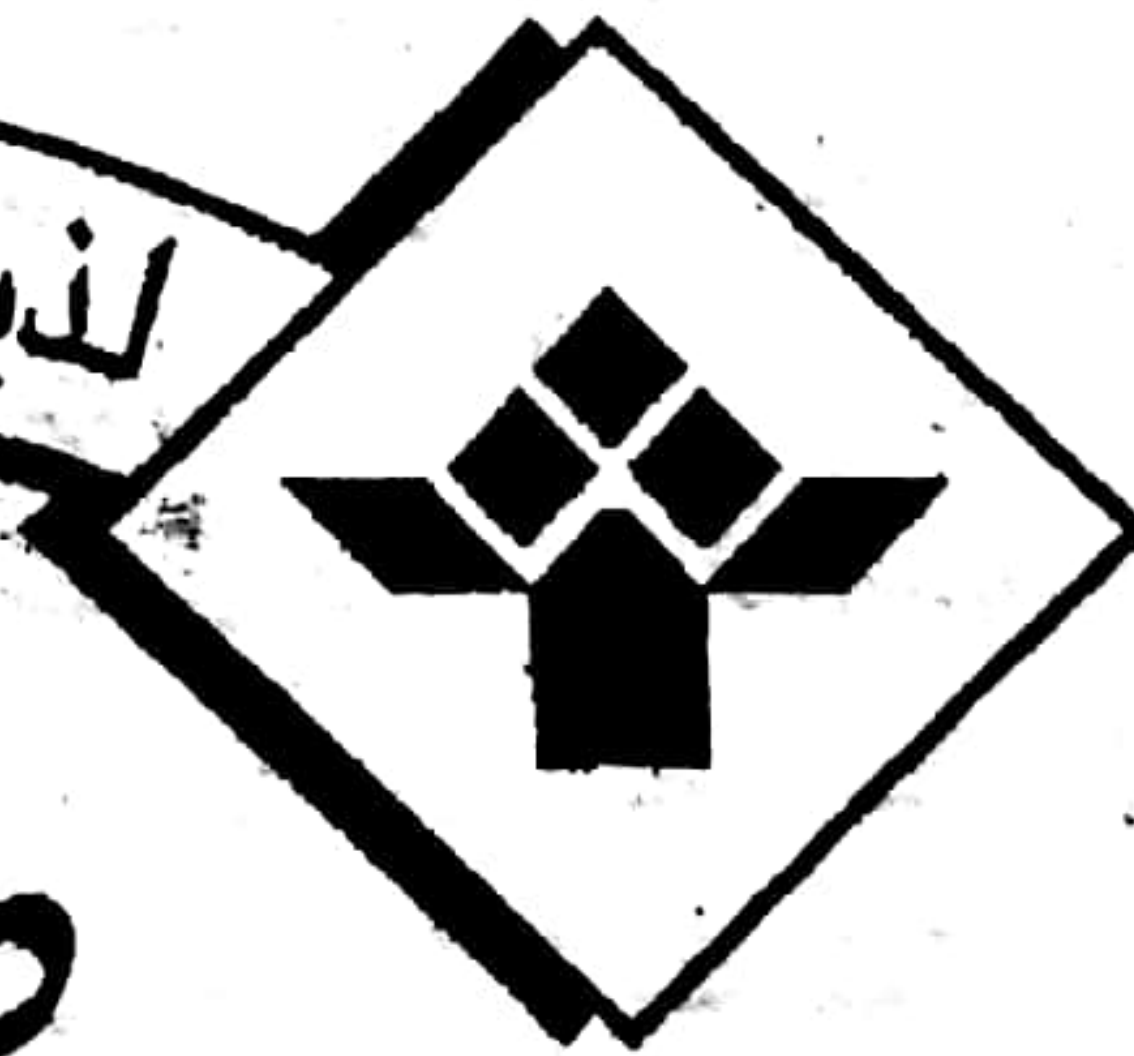
قسط نمبر: ۱۳

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

مشہور روایت ہے کہ اکثر و بیشتر حضرت جنید بغدادیؒ سے وعظ کے دوران یہ گزارش کی جاتی کہ جو بات آپ نے ابھی کہی ہے اسے پھر سے دہرادیں، جواب میں حضرت شیخ فرماتے۔

''یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے، وہ الفاظ تو اللہ تعالیٰ نے میرے منہ میں ڈال دیئے تھے اور میری زبان کو گویائی عطا کر دی تھی، وہ الفاظ نہ کتابوں سے مجھے حاصل ہوئے اور نہ کسی تعلیم سے بلکہ وہ تو محض عطیۂ خداوندی تھا۔''

ایک دوسرے موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ سے درخواست کی گئی۔

''شیخ! ابھی کچھ دیر پہلے جو تقریر آپ نے کی ہے، براہ کرم اس کا اعادہ فرمادیں۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواب میں فرمایا۔ ''اگر وہ الفاظ میرے ہوتے تو میں تمہیں قلم بند کرا دیتا اور بار بار کی زحمت سے بچ جاتا۔''

اور یہی ایک حقیقی صوفی کی شان ہے کہ وہ الہام کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔

☆☆☆

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس وعظ میں چالیس افراد موجود تھے، آپ کے بیان کی اثر انگیزی جب اپنی انتہا کو پہنچی تو حاضرین میں سے بائیس افراد بے ہوش ہو گئے، باقی افراد خاموش بیٹھے رہے مگر آتش معرفت سے ان کے سینے جلنے لگے، پھر یہی جلتا ہوا غبار ان کی آنکھوں سے آنسو بن کر بہنے لگا، بے ہوش افراد میں سے کئی صاحبان دل کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ اپنی جانوں سے گزر گئے، اپنی مجلس وعظ کا یہ حال دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے وعظ گوئی ترک کر دی۔

پھر جب اہل ذوق حضرات نے اصرار کیا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''میں اپنی ہی تقریروں کے ذریعے خود کو ہلاکت میں ڈالنا پسند نہیں کرتا۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کے اس اعلان کے بعد صاحبان دل کی صفوں میں گہری اداسی چھا گئی، پھر ایک دن اہل بغداد نے دیکھا کہ حضرت شیخ جنیدؒ دوبارہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے ایسی اثر انگیز تقریر کی کہ لوگوں کے دل پگھلنے لگے اور آنکھیں دجلہ فرات کا منظر پیش کرنے لگیں۔

تقریر ختم ہونے کے بعد کچھ قریبی دوستوں نے عرض کیا کہ اچانک اس تبدیلی کا سبب کیا ہے؟

جواب میں حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ ''میں نے اپنے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک دیکھی ہے، جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ مخلوق میں سے بدترین شخص مخلوق کا کفیل بن کر ہدایت کا راستہ دکھائے گا، چنانچہ میں نے اپنے آپ کو بدترین مخلوق تصور کر لیا ہے اور اسی لئے دوبارہ وعظ گوئی شروع کر دی ہے۔''

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ مسلمان تقریر کے بجائے اپنے عمل سے اہل دنیا کو اسلام کی ترغیب دیتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا خود کو بدترین مخلوق قرار دینا، عجز و انکسار کی دلیل ہے اور اسی کا نام نفس کشی ہے۔

حضرت شیخ رویمؒ حضرت جنید بغدادیؒ کے گہرے دوست تھے، ایک بار شیخ رویمؒ کہیں جا رہے تھے کہ انہیں ایک بڑھیا ملی، ضعیف خاتون نے شیخ رویمؒ کو روک کر کہا۔

''تم سے ایک ضروری کام ہے، اگر تم اسے تکمیل تک پہنچا سکو تو بیان کروں۔''

حضرت شیخ رویمؒ نے وعدہ کر لیا۔

پھر اس ضعیف خاتون نے کہا۔ ''اگر تم شیخ جنیدؒ کی مجلس میں جاؤ تو ان سے کہنا کہ تمہیں عوام کے سامنے ذکر الٰہی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟''

جب حضرت شیخ رویمؒ نے بوڑھی عورت کے یہ الفاظ دہرائے تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''میں عوام کے سامنے حق تعالیٰ کا ذکر اس لئے کرتا ہوں کہ دنیا میں کسی سے بھی اس کے ذکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔''

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ وعظ فرما رہے تھے، پھر جب آپ کی تقریر ختم ہوگئی تو ایک شخص اپنی نشست پر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگا۔

''شیخ! آپ کی باتیں میرے فہم وادراک سے بالاتر ہیں۔''

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''اپنی ستر سال کی عبادت قدموں کے نیچے رکھ کر سرنگوں ہوجا، پھر اگر میری باتیں تیری سمجھ میں نہ آئیں تو یقیناً میرا ہی قصور ہوگا۔''

ایک بار کسی شخص نے آپ کے وعظ کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''شیخ! آپ کی تقریر بے مثال ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ''دراصل یہ شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت وصناعی کی تعریف کررہا ہے کہ اسی ذات پاک نے جنید کے دل ودماغ کو کشادہ کیا ہے اور اسی نے یہ تاثیر زبان بخشی ہے۔''

دنیا بھر میں ایک عجیب شہرت رکھنے والے بزرگ حضرت منصور حلاجؒ بھی حضرت جنید بغدادیؒ کے شاگرد تھے، آپ پہلے حضرت عمر دین عثمانؒ کی صحبت میں رہا کرتے تھے، پھر جب کیف وجذب کا غلبہ بڑھا تو حضرت منصور حلاجؒ اپنے پیر ومرشد سے دلبرداشتہ ہو کر حضرت جنید بغدادیؒ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

''میری دل برداشتگی کا سبب یہ ہے کہ بندہ اپنی ہوشیاری ومستی کی وجہ سے ہمہ وقت صفات الٰہی میں فنا نہیں رہ سکتا۔''

حضرت منصور حلاجؒ کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''حسین! تم نے ہوشیاری اور مستی کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کی ہے۔''

اور پھر جب منصور حلاجؒ دار ورسن کے مرحلے سے گزرے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت جنید بغدادیؒ کا قول مبارک ہی درست تھا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار میرا قلب کہیں گم ہوگیا، میں نے خالق کائنات کے حضور دعا کی۔ ''اے قادر مطلق! مجھے میرا کھویا ہوا دل لوٹا دے۔''

کئی دن تک میں اسی طرح گریہ وزاری کرتا رہا، پھر ایک روز صدائے غیب سنائی دی۔ ''ہم نے تمہارا قلب اس لئے لیا ہے کہ تم ہماری معیت میں رہو، مگر تم قلب کی واپسی چاہتے ہو کہ غیروں کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔''

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس عرفاں آراستہ تھی، ایک شخص نے آپ کے شاگرد حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کا قول دہرایا۔

''اگر مجھے جنت اور دوزخ کے حصول پر اختیار دیا جائے تو میں جہنم کو اس لئے اختیار کروں گا کہ جنت میری پسندیدہ شئے ہے اور دوزخ حق تعالیٰ کی۔ لہٰذا دوست کی پسندیدہ شئے کو پسند نہ کرنے والا دوست نہیں ہوسکتا۔

اپنے شاگرد کا یہ قول سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''میں تو بندہ ہونے کی حیثیت سے صاحب اختیار ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا، اس لئے وہ مجھے جہاں بھی بھیج دے گا اس کا شکر ادا کروں گا۔''

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے پاؤں میں شدید درد اٹھا، آپ بہت دیر تک اس درد کو برداشت کرتے رہے مگر جب تکلیف حد سے زیادہ بڑھ گئی تو حضرت جنید بغدادیؒ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنے پاؤں پر دم کرلیا، دیکھتے ہی دیکھتے درد غائب ہوگیا اور آپ نے سکون کا سانس لیا۔ ناگہاں ایک صدائے غیب سنائی دی۔ ''جنید! تجھے اس بات پر ندامت نہیں ہوئی کہ تو نے اپنے نفس کی خاطر ہمارے کلام کو استعمال کیا۔''

یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کا پورا جسم خوف سے لرزنے لگا اور آپ پر اس قدر ندامت طاری ہوئی کہ بہت دنوں تک اس واقعے کو یاد کرکے روتے رہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے رات کے ایک حصے میں سویا کرتے تھے، بعض بزرگ شب بیداری کو صوفیاء کی معراج سمجھتے تھے، اسی خیال کے پیش نظر اس زمانہ کے مشہور بزرگ حضرت سہل تستریؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا۔

''خواب غفلت سے بچو، اس لئے کہ سونے والا اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکتا، جیسا کہ باری تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ آگاہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''جو ہماری محبت کا دعویدار ہو کر راتوں کو سوتا ہے وہ جھوٹا ہے۔''

حضرت سہل تستریؒ کے اس خط کے جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے تحریر فرمایا۔ ''میرے عزیز بھائی! یہ حکم خاص انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے تو ہوسکتا ہے مگر ایک بات یاد رکھو کہ اللہ کی راہ میں بیدار

رہنا ہمارا ذاتی فعل ہے۔اس کے برعکس ہمارے سونے کا تعلق اللہ کے فعل سے ہے اور اللہ کا فعل انسانوں کے فعل سے بدرجہا بہتر ہے جیسا کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے نے اپنے کلام مقدس میں فرمایا ہے،''نیند ایک بخشش ہے اللہ کی جانب سے اپنے دوستوں پر۔''

ان ہی حضرت سہل تستریؒ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک حضرت جنید بغدادیؒ کا عارفانہ مقام کیا ہے؟

''تذکرۃ الاولیاء'' میں حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی روایت کے مطابق حضرت سہل تستریؒ نے فرمایا۔

''صوفیاء میں جنید کا مرتبہ سب سے ارفع و اعلیٰ ہے وہ آدمؑ کی طرح عبادت تو کرتے تھے مگر راہ طریقت کی مشقت برداشت نہیں کرسکتے تھے۔''

یہ روایت نقل کرتے ہوئے حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل تستریؒ کا یہ قول ایک ایسا راز ہے جو ہماری فہم سے بالا تر ہے۔

ہم بھی حضرت سہل تستری کے اس قول پر کوئی تبصرہ نہیں کرسکتے کہ خدا جانے ان کے نزدیک مشقت کا کیا مفہوم تھا؟ اور جہاں تک حضرت جنید بغدادیؒ کی مشقت کا سوال ہے تو ایک دن کسی شخص نے آپ سے سوال کیا۔''شیخ! آپ کو یہ بلند درجات کس طرح حاصل ہوجائے؟''

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔''چالیس سال تک اپنے پیرومرشد کے دروازے پر کھڑا رہا ہوں، تب کہیں جاکر اس چشم کرم نے مجھے سرفراز کیا۔''

ایک دن برسر مجلس حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔''مومنین ذات واحد کی طرح ہیں، مسلمانوں کے گناہ دیکھ کر مجھے اس لئے اذیت پہنچتی ہے کہ میں لوگوں کو اپنے ہی اعضاء تصور کرتا ہوں، اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔''جتنی اذیت مجھے پہنچی ہے اتنی اذیت کسی دوسرے نبی یا رسول کو نہیں پہنچی۔''

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔''میں ایک عرصہ دراز تک ان معصیت کاروں کی حالت زار پر نوحہ خواں رہا، لیکن اب مجھے نہ اپنی خبر ہے نہ زمین و آسمان کی۔''

اپنے دکھ میں تو ہر آنکھ نم ہوتی ہے مگر دوسرے کے غم میں آنسو بہانا دنیا کی سب سے بڑی مشقت اور سب سے مشکل کام ہے، تمام انبیاء کرام میں سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاص شان کریمانہ تھی کہ آپ اپنی امت کے غم میں ہروقت بے قرار و مضطرب رہتے تھے، اس لئے جو صوفی اپنے سینے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا درد رکھتا ہے اور اس درد کی خلش سے ہروقت بے چین رہتا ہے، وہی سب سے بڑا جانباز ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ اسلام کے جانبازوں میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ اپنی مناجات (دعاؤں) کا آغاز اس طرح کیا کرتے تھے۔''اے اللہ! روز محشر مجھے اندھا کر کے اٹھانا کہ جسے تیرا دیدار نصیب نہ ہو اس کا نابینا رہنا ہی بہتر ہے۔'' آپ کے اس قول مبارک میں بڑی گہرائی ہے، ایک طرف اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہے اور دوسری طرف عشق خداوندی کی سرشاری بھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔''جب میں اس حقیقت سے آگاہ ہوا کہ''کلام وہ ہے جو دل سے ہو۔'' تو میں نے تیس سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں، اس کے بعد تیس سال تک یہ التزام کیا کہ جس وقت بھی نماز میں دنیا کا خیال آجاتا تو اس نماز کو دوبارہ ادا کرتا اور اگر آخرت کا تصور آجاتا تو''سجدہ سہو'' کرتا۔

☆☆☆

پھر ۲۹۸ھ میں اسلام کا یہ جانباز تھک کر بستر علالت پر دراز ہوگیا، خدمت گاروں اور مریدوں نے سمجھا کہ کوئی عام سی بیماری ہے، جلد ہی گزر جائے گی مگر وہ مرض الموت تھا، حضرت جنید بغدادیؒ سفر آخرت پر روانہ ہونے والے تھے، اس لئے ضعف و توانائی لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جارہی تھی، ایک دن آپ کے شاگرد خاص اور خلیفہ حضرت شیخ ابومحمد جریریؒ نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا۔

''سیدی! آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید خاص کی طرف دیکھا اور نہایت پرسکون لہجے میں فرمایا۔''بس اس قدر کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے غسل دے کر میری نماز جنازہ پڑھا دینا، یہ پہلی اور آخری خواہش تھی جس کا آپ نے دنیا والوں کے سامنے اظہار کیا۔

پیرومرشد کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سن کر شیخ ابومحمد جریر

اور دوسرے خدمت گار جو قریب ہی کھڑے تھے، مضطرب ہوکر رونے لگے۔

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''رونے کا وقت نہیں ہے، ایک اور بات یاد آگئی، غور سے سنو!''

شیخ ابومحمد جریریؒ نے بہ مشکل عرض کیا۔ ''سیدی! آپ کے خادم گوش برآواز ہیں۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''میرے دوستوں کے لئے دعوت ولیمہ کا سامان تیار رکھنا تاکہ جیسے ہی وہ لوگ مجھے دفن کرکے آئیں، انہیں کھانا کھلا دیا جائے۔'' اپنی موت کو شادی سے تعبیر کرنا، یہ حضرت جنید بغدادیؒ جیسے مرد جانباز ہی کا حوصلہ تھا۔

یہ سن کر شیخ ابومحمد جریریؒ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ بہت دیر تک ایک لفظ بھی زبان سے ادا نہ کرسکے، پھر بڑی دشواری کے ساتھ ہچکیوں کے دوران کہا۔ ''خدا کی قسم! اگر یہ آنکھیں بند ہوگئیں تو پھر کبھی ہم دو آدمی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکیں گے۔''

اور پھر ایسا ہی ہوا، مشائخ اور صوفیاء کی صحبتوں کا مرکز آپ ہی کی ذات گرامی تھی، آپ کے رخصت ہوتے ہی اہل ذوق کا ہجوم بکھر گیا۔ حضرت شیخ ابوجعفر فرغانیؒ کہا کرتے تھے۔

''اس ذات لازوال کی قسم! ایسا ہی ہوا جیسا کہ جریریؒ نے کہا تھا، درویشوں کے مجمع میں ساری برکتیں شیخ جنیدؒ ہی کے دم سے تھیں۔''

آخری وقت میں شیخ ابن عطاؒ عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور بستر کے قریب کھڑے ہوکر سلام عرض کیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ خاموش رہے پھر کچھ دیر کے بعد آہستہ سے سلام کا جواب دیا اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا۔ ''میری طرف سے اس تاخیر کو معاف کیجئے گا، میں ایک بہت ضروری کام میں مشغول تھا، اس سے فارغ ہوا تو آپ کی طرف توجہ کرسکا۔''

آخر ساعت فراق آپہنچی، وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا، شیخ ابومحمد جریریؒ اور دوسرے خدمت گار جمع تھے، آپ نے ان حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ''میری تمام تحریریں اور سارا کلام میرے ساتھ قبر میں دفن کردیا جائے۔''

شیخ ابومحمد جریریؒ نے سبب پوچھا تو ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔ ''جب دنیا میں میرے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم موجود ہے تو پھر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے بعد کوئی ایسی چیز چھوڑ جاؤں جو میری جانب منسوب ہو۔''

وصیت کے مطابق آپ کی بیشتر تحریریں دفن کردی گئیں مگر کچھ مخطوطات باقی رہ گئے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ جن لوگوں تک آپ کی وصیت نہیں پہنچ سکی تھی، انہوں نے آپ کی تحریروں کو محفوظ رکھا ہو۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے وصال سے پہلے پورا قرآن پاک ختم کیا اور جب دوبارہ تلاوت شروع کی تو ابومحمد جریریؒ نے عرض کیا۔ ''سیدی! ضعف و ناتوانی کا یہ عالم ہے اور آپ برابر تلاوت کئے جارہے ہیں۔''

تعلیمات نبوی ﷺ میں علم کی اہمیت

وہ دانائے سبل، مولائے کل، ختم رسل ﷺ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو دو حلقوں میں بیٹھے دیکھا۔ کچھ لوگ عبادت اور نوافل میں مصروف تھے اور کچھ لوگ علمی موضوعات پر بات کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دونوں ہی اچھا کام کر رہے ہیں البتہ ایک کام زیادہ اچھا ہے۔'' یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف فرما ہوگئے جو علمی موضوعات پر بات کر رہے تھے۔ (ابن البر: کتاب العلم)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

طَلَبُ الْعِلمِ فَرِیضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: علم حاصل کرنا مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ ساری انسانیت کے معلم ہیں۔ معلم اعظم ﷺ کا ارشاد ہے: ان ما بعثت معلما. مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کو اپنا احسان قرار دیتے ہوئے اپنے رسول ﷺ کو معلم بھی فرمایا ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہے کہ اللہ نے ان میں سے ہی ایک رسول (ﷺ) بھیجا۔ جو اللہ کی آیتیں سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں، انہیں علم سکھاتے اور حکمت عطا فرماتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران: آیت ۱۶۴)

قرآن پاک میں کئی مقامات پر اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ کی نشانیوں میں غور فکر کا دائرہ کسی ایک شعبے تک محدود نہیں رہتا بلکہ انسانی زندگی سے منسلک سب شعبے اور دیگر تمام مخلوقات غور و فکر کے دائرے میں آجاتے ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال پر نظر ڈالی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ علم ہی اقوام عالم کے عروج و زوال کی بنیاد ہے۔ آج دنیا اکیسویں صدی میں سائنس و ٹیکنالوجی کے سہارے آگے بڑھ رہی ہے۔ دنیا کی سوا سات ارب آبادی کا تقریباً چوتھائی حصہ امت مسلمہ پر مشتمل ہے۔ آزاد مسلم ممالک کی تعداد ۵۷ ہے جو کہ آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس OIC کے ممبر ہیں۔ جغرافیائی اعتبار سے مسلم دنیا ایشیاء افریقہ اور یوروپ تک پھیلی ہوئی ہے جس کا کل رقبہ دنیا کا ۲۰ فیصد ہے۔ لیکن تمام تر انسانی، قدرتی اور معدنی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود امت مسلمہ آج سائنس و ٹیکنالوجی سمیت تعلیم کے ہر میدان میں بہت پیچھے ہے۔

یہ بات کس قدر حیرت کا باعث ہے کہ دنیا کے ۵۷ ممالک ہیں جن کی آبادی ۱۵۰ کروڑ ہے، یونیورسٹی سطح کے تعلیمی اداروں کی تعداد ۱۹۰۰ سے کم ہے، جبکہ ۳۲ کروڑ آبادی والے ملک امریکہ میں ۵۷۵۸ یونیورسٹیاں ہیں۔

دنیا کی پانچ سو بہتر یونیورسٹیوں کی فہرست میں اسلامی ممالک کی محض ۳ یونیورسٹیوں کا نام شامل ہے۔ امت مسلمہ کے سب سے بڑے حریف اسرائیل میں جس کی آبادی صرف ۸۰ لاکھ ہے ۵ یونیورسٹیاں دنیا کی ۵۰۰ بہترین جامعات میں شامل ہیں۔ بھارت کی ۴ یونیورسٹیاں بھی اس فہرست کا حصہ ہیں۔

پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب

مغربی ملکوں میں ۹۰ فیصد پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ مسلمان

ممالک میں یہ تعداد ۴۰ر فیصد ہے۔ مغرب میں یونیورسٹیوں میں داخلے کی شرح ۴۰ر فیصد ہے۔ مسلمان ممالک میں یہ شرح صرف ۲ر فیصد ہے۔ کئی مسلمان ممالک میں بچوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی اسکول نہیں جاتی۔ سترہ مسلم ممالک میں لگ بھگ ۶۰ ر فیصد بچے پرائمری سطح پر ہی اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ اسلامی دنیا مجموعی اوسط شرح خواندگی ۲۰ر سے ۳۰ فیصد کے درمیان ہے۔ پوری اسلامی دینا میں تحقیق اور اعلیٰ تعلیم دینے والے ادارے اور جامعات ۱۸۰۰ر سے زائد ہیں۔ شرق بعید کے ایک ملک جاپان میں جس کی آبادی ۱۴ارکروڑ ہے ۵۰۰ر سے زائد اعلی پائے کی تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ ایک لاکھ سائنسی کتابوں اور بیس لاکھ تحقیقی مقالوں میں مسلمانوں کا کل تحقیقی کا ایک فیصد سے بھی کم ہے۔

مملکت خداداد پاکستان کو اللہ تعالی نے بیش بہا قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ پاکستان کے تعلیمی شعبے کے حوالے سے کچھ حقائق قارئین کی نظر ہیں۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان میں ۲۰۱۵ میں شرح خوانگی ۵۹،۹ فیصد مرد اور ۵،۵۹٪ فیصد خواتین شامل ہیں۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو محض اپنا نام اور چند اسان الفاظ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ کسی قوم میں شرح خواندگی اس قوم کی ارتقی اور خوشحالی کی ضامن ہوتی ہے تشویش کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی شرح خواندگی چند پسماندہ افریقی ممالک کو چھوڑ کر سب سے کم ہے۔

پاکستان میں ۵۰ر فیصد سے زائد لوگ جن کی عمر ۱۵سال یا اس سے زائد ہے ناخواندہ ہیں۔ ہر تین میں سے صرف ایک عورت لکھنا اور پڑھنا جانتی ہے۔ تقریباً ۶۵ لاکھ بچے جن کی عمر ۹ سال سے کم ہے اسکولوں میں زیر تعلیم نہیں ہیں۔ اگر ۲ میں سے ایک بچہ اسکول میں تعلیم کی ابتدا کرتا ہے تو دوسری طرف ہر دو میں سے ایک بچہ اپنی تعلیم کو مکمل کرے بغیر خیر باد کہہ دیتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں لڑکے اور لڑکی کی تعلیم میں فرق بہت نمایاں ہے۔ پرائمری اسکول میں بچوں اور بچیوں کی تعلیم کا تناسب ۴:۱۰ ہے۔ پاکستان میں تعلیمی شعبے کے لئے مختصر کیا جانے والا حکومتی بجٹ پوری دنیا کے مقابلہ میں انتہائی پست ہے۔

ایک وقت تھا جب دنیائے علم پر مسلمانوں کی حکمرانی ہوا کرتی تھی۔ اہل مغرب ہماری مثالیں دیا کرتے تھے۔ مسلمان ہی تھے جنہوں نے دنیا کو تہذیب سکھائی۔ علم وفن کے شعبوں میں مسلمانوں کی خدمات کا اعتراف پوری دنیا نے کیا۔ ابن خلدون، بوعلی سینا، ابن بطوطہ، جابر بن حیان، الرازی، رومی، امام غزالی، ابن الہیثم کے کارناموں کو کون نہیں جانتا۔

ایک وقت تھا کہ جب اہل مغرب مسلمانوں کی تصنیفات کے ترجمے کرا کر ان سے رہنمائی لیا کرتے تھے۔ ہر علم پر مسلمانوں کی کتابیں اہل مغرب کی لائبریریوں کی زینت ہوا کرتی تھیں۔ لیکن پھر مسلمان حکمرانوں اور معاشرے کے بالا دست طبقات کی ترجیحات تبدیل ہوگئیں۔ فروغ علم بادشاہوں کی ترجیح نہ رہی۔ صدیوں پہلے برتی جانے والی اس غفلت کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا کے بیشتر علوم، وسائل اور نظام میں ہم دوسروں کے محتاج بنے ہوئے ہیں۔

ممتاز مورخ سید امیر علی مسلمانوں کے علمی ارتقا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے یہ علمی وسائنسی کارنامے معلم اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیضان کا نتیجہ تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیغام نے عرب قبائل کو وحشت وجہالت سے نکالا اور جب وہ تعلیمات محمدی ﷺ سے منور ہو کر باہر نکلتے تو انہوں نے دنیا میں اجالا کردیا۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیغام پر عمل کرنے والوں کے طفیل پسماندہ اور ستم رسیدہ انسانیت کو نئی زندگی اور تہذیب وتمدن کی دولت مل گئی۔ (روح اسلام صفحہ ۵۷۸)

تاریخ گواہ ہے کہ حضور پاک لولاک ﷺ نے علم کی ایسی تڑپ امت مسلمہ میں بیدار فرمادی کہ صدیوں تک یہ امت اپنے علوم فنون سے نہ صرف اسلامی ریاست بلکہ ساری دنیا کو سنوارتی رہی۔ سیرت طیبہ میں ہمیں کتنے ہی واقعات ملتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے علم کو عملی طور پر اختیار کرنے کی ترغیب دلائی۔

آیئے! معلم اعظم حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل تلاش کریں۔

حصول علم کی تلقین

انسانی زندگی میں تعلیم کی بہت اہمیت ہے۔ علم انسان کی ایک

فطری ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کی اہمیت واضح کرنے کے لئے رسول پاک ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی میں ہی فرمایا کہ:

”پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے سب کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ کہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا قلم سے۔ آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

علم کی فضیلت

پیغمبر اسلام سیدنا حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معلم بنا کر بھیجا تھا، چنانچہ علم اور اس کا فروغ اور اس کی قدر و منزلت آپ ﷺ کا محبوب موضوع تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے عالم کا درجہ عابد سے بہت بلند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے عالموں کو مقام انبیاء علیہ اسلام کے بعد اور مقام شہدا سے بلند درجہ دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے روز تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے، پہلے انبیاء علیہ السلام، اس کے بعد علماء پھر شہداء۔

عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی سارے ستاروں پر۔

یاد رکھو کہ انبیاء علیہ السلام کا ورثہ درہم و دینار نہیں ہوتا بلکہ علم ہوتا ہے جو جتنا زیادہ حاصل کرے گا اتنی ہی فضیلت حاصل کر سکے گا۔

فروغ علم کے لئے اقدامات

حضور نبی کریم ﷺ نے علم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ فروغ علم کے لئے کئی عملی اقدامات بھی فرمائے ڈاکٹر حمید اللہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ ”مدینہ آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا کام عبادت گاہ کی تعمیر کے سلسلے میں کیا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ قبا میں پہنچے یہاں پر ایک مسجد بنائی گئی۔ جب قبا سے آپ ﷺ بنونجار کے علاقے میں آئے تو وہاں پر مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں کچھ عرصہ لگا لیکن یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس مسجد کا ایک حصہ تعلیم گاہ کے طور پر مخصوص کر دیا گیا۔ اسی مقام کو ہم صفہ کا نام دیتے ہیں۔“ (خطبات بہاول پور)

صفہ میں رہنے والے اصحاب کے گزر بسر کا کیا انتظام تھا اور وہ کس طرح کھاتے پیتے تھے؟ ان کے لئے حضور نبی کریم ﷺ انتظام خود فرماتے تھے۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس کام میں حصہ لیتے۔ مدینہ میں جب انصار کی کھجوروں کی فصل تیار ہوتی تو ہر شخص کھجوروں کا ایک خوشہ تحفے کے طور صفہ کے طالب علموں کی نذر کرتا۔ ریاست مدینہ کے سربراہ رسول اللہ ﷺ اور صاحب ثروت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین ”صفہ تعلیم حاصل کرنے والوں کی کفایت کرتے۔

اس سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ یہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ طالب علموں کی تعلیم اور ان کی دیگر ضروریات کی کفالت کرے۔ تعلیم کے فروغ میں مدد دینا اور سہولتیں فراہم کرنا حکومتوں کے علاوہ معاشرے کے صاحب ثروت افراد کی ذمہ داری بھی ہے۔

حصول علم کی کوئی حد نہیں

حضور نبی کریم ﷺ نے علم و حکمت کی حصول کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہے کی جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”علم مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں سے ملے وہ اس کا حق دار رہے۔“ (ترمذی)

علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے۔ (سنن بیہقی)

حضور نبی کریم ﷺ نے سماجی اور سائنسی علوم حاصل کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے مثلاً: ”علم النساب حاصل کرو تاکہ تم میں محبت بڑھے۔

علم النجوم (ہیئت) حاصل کرو تاکہ خشکی وتری کے راستے دریافت کرنے میں آسانی ہو۔ (شعب الایمان، مسند احمد)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ ”اپنی اولاد کو تیرا کی، تیراندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ۔ (صحیح بخاری)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ اس لئے کہ یہ نصف علم ہے۔“

دیکھئے! یہ ہی میراث کا علم ہے جس نے بعد میں اسلامی معاشرے میں حساب (ریاضی) اور الجبرا کی بنیاد رکھی۔ ان علوم میں مسلمانوں نے اتنی ترقی کی کہ اہل یورپ نے اپنے رومن اعداد چھوڑ کر

عربی اعداد رائج کئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جس علمی طرز فکر کی آگہی بخشی اس کی بنیاد مشاہدہ اور تجربہ پر بھی تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''ایسی باتیں مت کرو جن کا وجود نہ ہو یا ان کے سمجھنے میں دشواری ہو۔'' (شعب الایمان بیہقی)

اس ضمن میں ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ جس روز حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اسی دن سورج گرہن ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ گرہن رسول ﷺ کے فرزند کے انتقال کی وجہ سے ہے لیکن آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی شخص کی موت یا زندگی سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔''

ڈاکٹر حمید اللہ خطبات بہاول پور میں لکھتے ہیں کہ ''رسول اکرم ﷺ نے اپنے خاص کاتب وحی، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ تم عبرانی رسم الخط سیکھو کیوں کہ آئے دن یہودیوں سے خط وکتابت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اجنبی زبان سیکھنے سے سیاسی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور علمی فوائد بھی۔ ایک ایرانی وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن سے آیا۔ یہ وفد کچھ دن مدینے میں مقیم رہا۔ ان لوگوں سے قریبی روابط کے باعث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اتنی فارسی سیکھ لی کہ اس زبان میں روزمرہ کی گفتگو کر سکیں، ان کی ضرورتیں معلوم کر سکیں اور ان کے مختلف سوالوں کے جواب دے سکیں۔'' (خطبات بہاولپور)

تحصیل علم ایک ذہنی رویہ ہے۔ اس سے فرد میں علم حاصل کرنے کی صلاحیت بیدار اور متحرک ہو جاتی ہے۔ وہ ہر چیز سے علم حاصل کرتا ہے۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ فضا میں اگر اپنے پروں کو ہلاتا تو بھی اس سے علم حاصل کر لیتے۔ (مسند احمد، طبرانی)

خواتین کی تعلیم

مسجد نبوی ﷺ، دور نبی ﷺ میں مسلمانوں کی سب سے بڑی تعلیمی درسگاہ تھی۔ جہاں صحابیاتؓ بھی علم کی پیاس بجھانے کے لئے حاضر ہوا کرتیں اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے مستفید ہوا کرتیں۔

خواتین کو تعلیم دینے میں حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ بھی آپ ﷺ کی شریک کار رہیں کیوں کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ نہ صرف خود تعلیم حاصل کریں بلکہ دیگر مسلمان خواتین کو بھی تعلیم دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہما سے بھی فرماتے کہ ''تم علم خود بھی سیکھو اور اپنی خواتین کو بھی سکھاؤ۔'' (سنن داری)

''جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تعلیم و تربیت کی، ان سے حسن سلوک کیا، پھر ان کا نکاح کر دیا تو اس کے لئے جنت ہے۔'' (ابوداؤد)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے کہ ''چند عورتیں حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: آپ ﷺ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے، لہٰذا ہمارے استفادہ کے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم کے لئے ہفتہ میں ایک دن مقرر فرما دیا۔'' (صحیح بخاری)

اندازِ تعلیم وتربیت

رسول اللہ ﷺ کا طرز تعلیم بھی اپنی مثال آپ تھا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو گزشتہ انبیاء کے قصے سناتے، اللہ کی انعام یافتہ اور معتوب قوموں کے واقعات سے آگاہ کرتے، ان کو اخلاقی تعلیم دیتے، معاملات کی بہتری اور عبادات الٰہیہ کے اسلوب سے آگاہی فراہم کرتے۔

آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم و تربیت، گفتگو، سوال جواب، اطلاعات اور خطابت پر مشتمل تھا، کبھی کبھی آپ تربیت کے لئے تمثیل اور مزح کو بھی اپنی گفتگو میں شامل فرماتے۔

آپ ﷺ جلوت میں، خلوت میں، مسجد میں میدانِ جنگ میں باتوں باتوں میں ضروری معلومات بہم پہنچا دیا کرتے تھے۔

قصوں کے ذریعہ تعلیم

قصے کے انداز میں کہی گئی بات گہرا اثر رکھتی ہے۔ قرآن پاک

میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم وتربیت، انہیں نصیحت کرنے اور بہت سی حکمتیں قصوں کے ذریعہ سکھائی ہیں۔

''ان کے قصوں میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے۔''

(سورہ یوسف)

خشک، روکھی اور الجھی ہوئی گفتگو آدمی پر اکتاہٹ طاری کردیتی ہے جب کہ قصے کہانیاں مقصدیت کو بہت بلیغ انداز میں بیان کرنے کا ذریعہ ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی تربیت کرتے ہوئے قصے بھی بیان فرمائے، مثلاً رحم، شفقت اور نرم دلی کی تعلیم دیتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا: ''ایک آدمی راستے سے جارہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا اور اس سے سیراب ہوکر پانی پیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوگا جو میرا تھا۔ پھر اس نے اپنے موزے میں پانی بھر کر نکالا اور کتے کو پلادیا۔ اللہ نے اس کا یہ عمل قبول فرمالیا اور اس کی مغفرت فرمادی۔''

صحابہ کرامؓ نے یہ قصہ سن کر عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! کیا چوپایوں سے صلہ رحمی کا بھی ہمیں اجر ملے گا؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر جاندار کو آرام پہنچانے میں اجر ہے۔'' (صحیح بخاری)

مثالوں کے ذریعہ تعلیم

مثالوں کے ذریعے کوئی نکتہ سمجھانا اور ذہن نشین کرنا زیادہ آسان ہے۔ تعلیم وتدریس کا یہ زریں اصول ہمیں پیغمبرانہ تعلیمات میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اچھے برے دوست کی مثال مشک والے اور لوہار کی طرح ہے۔ مشک والا تم کو مشک دے گا۔ اگر نہ بھی دے تو کم از کم اس کے پاس بیٹھنے سے تمہیں اچھی خوشبو ہی ملے گی جب کہ لوہار کے پاس بیٹھنے سے یا تو تمہارے کپڑے جل جائیں گے یا تمہیں بدبو محسوس ہوگی۔ (صحیح بخاری)

حضور نبی کریم ﷺ کو کسی سلسلے میں کچھ معلومات دینا ہوتی تو اکثر اطلاعی انداز بیان اختیار کرتے۔ ایسے مواقع پر اختصار کو ملحوظ رکھتے۔ اپنے ارشاد کو واضح کرنے کے لئے برمحل تشبیہات وتمثیلات سے بھی اس طرح کام لیتے کہ حقائق گویا مخاطب کی آنکھوں کے سامنے آجاتے۔ مثلاً آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں بس ایسی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (مسلم شریف)

سوالوں کے ذریعہ تعلیم

حضور نبی کریم ﷺ اکثر کوئی سوال کرکے پہلے اپنے متعلمین کو اپنی طرف متوجہ کرتے اور ان کے تجسس کو ابھارتے پھر ان کے سامنے اپنی بات پیش کرتے۔ کبھی کچھ کہنا ہوتا تو اسے سوالات کی شکل میں رکھتے اور پھر صحیح جواب ارشاد فرماتے اور دوسروں کو بھی آزادی سے پوچھنے کا موقع دیتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے خزاں میں نہیں جھڑتے ہیں وہ درخت مومن کی طرح ہے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کوسا درخت ہے؟''

لوگوں کا دھیان جنگلی درختوں پر گیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن مجھے شرم آئی کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں۔''

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی فرمائیں کہ وہ کون سا درخت ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' (صحیح بخاری)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تدریس کو دلچسپ بنانے کے لئے بعض اوقات موقع کی مناسبت سے مثال دینا اور کبھی کبھار طلبا سے پوچھنا چاہئے۔

حالاتِ حاضرہ سے باخبر

ہمارے دور کے بہت سے معلمین حالات حاضرہ کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ ہم جس دنیا میں رہتے ہیں وہاں حالات حاضرہ

Current Affair سے ہماری دلی وابستگی ہونا لازمی بات ہے۔
حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مومن زمانے کی بصیرت رکھتا ہے۔''
یعنی مومن کی نظر بدلتے دور کے تغیرات اور واقعات پر رہتی ہے۔ بصیرت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان واقعات پر مستحکم رائے بھی رکھتا ہے اور عام لوگوں سے زیادہ ان پر گہری نظر رکھتا ہے۔

اعادہ یا دہرانا

اعادہ یا کسی بات کو دہرانے سے انسان کسی بھی بات کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ جدید تجرباتی تحقیقات نے یادداشت اور تکرار سے معلومات ذہن پر نقش ہو جاتی ہیں۔
حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ کو کسی بات کی تعلیم فرماتے تو اکثر اسے تین مرتبہ دہراتے تا کہ بات اچھی طرح سمجھ لی جائے۔

انٹرا ایکٹیو تعلیم

حضور نبی کریم ﷺ نے تعلیم وتربیت کے لئے دیگر ذرائع کا استعمال بھی کیا، رسول پاک ﷺ کے طریقہ تعلیم وتربیت کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ کوئی بات عملی طور پر سمجھانے کی ضرورت پڑتی تو آپ ﷺ اسے عملی طور پر سمجھاتے۔ رسول ﷺ اپنی بات کو واضح کرتے۔ اس طرح مخاطب کے سامنے بات پوری طرح واضح ہو جاتی۔
ایک دن رسول پاک ﷺ صحابہ کرامؓ کے درمیان تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے زمین پر لکیریں کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس سیدھی لکیر کی دائیں جانب دو لکیریں کھینچیں اور دو لکیریں بائیں جانب اور فرمایا کہ یہ لکیریں شیطان کے راستے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سیدھی لکیر پر دست مبارک رکھا اور سورۂ انعام کی آیت تلاوت فرمائی: ''اور یقیناً یہی میری سیدھی راہ ہے لہٰذا اسی پر چلتے جاؤ اور دوسری راہوں کے پیچھے نہ جانا، ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے، اللہ نے تمہیں اپنی باتوں کا حکم دیا ہے تا کہ تم متقی ہو جاؤ۔'' (ابن ماجہ)
مقصد تعلیم واضح کرنے کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی تعلیم وتربیت اتنے زبردست انداز میں فرمائی کہ موجودہ دور کا ماہر تعلیم اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ یہ بات اس لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ تعلیم وتربیت کے یہ پیغمبرانہ اصول اللہ کے پیغام کے فروغ اور اشاعت کا ذریعہ بنے۔
آج قوموں کی برادری میں امت مسلمہ کے مقام کا جائزہ لیتے ہوئے یہ سوچئے کہ مسلمانوں کی پسماندگی کے اسباب کیا ہیں۔؟ تھوڑا سا غور کرنے سے ہی یہ واضح ہو جائے گا کہ اس پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان زندگی کے مختلف شعبوں میں قرآن اور حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا نہیں۔
اگر مسلم معاشرے، اسلامی ممالک کی حکومتیں، پالیسی ساز ادارے، تعلیمی مراکز اور معلمین قرآنی احکامات اور حضرت محمد ﷺ کی ہدایات اور تعلیمات پر ٹھیک طرح عمل پیرا ہو جائیں تو مسلمان دوبارہ عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کام کے لئے سب سے پہلا قدم علم کی اہمیت کو سمجھنا اور فروغ تعلیم کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات ہیں۔ جب تک معیاری تعلیم معاشرے کے غریب ترین طبقات تک فراہم نہیں کی جائے گی ترقی کا خواب محض خواب رہے گا۔

چار لوٹ

بعض حکماء سے منقول ہے کہ:۔
انسان کو چار لوٹ سے واسطہ پیش آتا ہے۔
(۱) ملک الموت، اس کی روح کو لوٹ لیتا ہے۔
(۲) ورثاء اس کا مال لوٹ لیتے ہیں۔
(۳) کیڑے اس کا جسم لوٹ لیتے ہیں۔
(۴) دشمن (جن کی دنیا میں حق تلفی کی ہوگی یا ان کو تکلیف پہنچائی ہوگی) اس کا سامان نیک اعمال لوٹ لیں گے۔

دشوار ترین اعمال

اعمال میں دشوار ترین چار چیزیں ہیں۔
(۱) غصہ کے وقت معاف کرنا۔ (۲) تنگدستی میں سخاوت کرنا۔ (۳) تنہائی میں پاکدامنی۔ (۴) جس شخص سے خوف یا امید ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔

مفتی وقاص ہاشمی

فقہی سوالات

١۔ سوال : ایجاب وقبول میں صراحۃً لفظ نکاح نہیں کہا بلکہ کنایۃً باین طور پر کہ عورت نے کہا کہ میں نے جان، عزت اور حرمت تیرے سپرد کیا، مرد نے کہا میں نے قبول کیا، اس وقت صرف عورت کا باپ اور اس کا بالغ لڑکا موجود تھا اور کوئی نہ تھا نکاح ہوا یا نہیں؟۔

جواب : اگر یہ الفاظ نکاح کے ارادہ سے کہے گئے تو نکاح منعقد ہوگیا۔

٢۔ سوال : کوئی شخص زکوٰۃ کا پیسہ کسی مستحق کو بلا اس کے طلب کرنے اور کہنے کے دیدے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی یا نہیں؟

جواب اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی کیونکہ جس کو زکوٰۃ دی جاوے اس پر ظاہر کردینا ضروری نہیں ہے، البتہ وہ محل اور مصرف زکوٰۃ ہونا چاہئے۔

٣۔ سوال : برادری نے شوہر سے کہا کہ تم اس کو روٹی کپڑا دیدو اگر دوگے تو وہ اپنی دوسری شادی کرے گی، شوہر نے اقرار کرلیا میں روٹی کپڑا دوں گا اور کہا میرا وہی اطلاق طلاق سمجھا جائے اب وہ شوہر اس کی خبرگیری نہیں کرتا آیا یہ طلاق لے کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

جواب : شوہر کا اگر یہ مطلب تھا کہ اگر میں روٹی کپڑا نہ دوں تو اقرار طلاق سمجھا جاوے تو اس صورت میں جگہ اس نے روٹی کپڑا نہیں دیا موافق اس کے اقرار کے اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی بعدہ عدت کے دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔

٤۔ سوال : ایک شخص کی زوجہ نماز تو پڑھتی ہے لیکن محبت سے نہیں پڑھتی، اور نامحرم سے آواز کا پردہ نہیں کرتی۔ ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے۔؟

جواب : ایسی عورت کو طلاق دینے کا حکم نہیں ہے، شوہر کے ذمہ اتنا ہی ہے کہ اس کو نصیحت کرتا رہے، اور وہ نماز پڑھتی ہے اس کو غنیمت سمجھے، نماز پڑھتے پڑھتے محبت بھی ہو ہی جائے گی، زیادہ تشدد نہ کرے، اور آواز کا ایسا گہرا پردہ نہیں ہے، بلکہ بضرورت بولنا غیر محرم سے درست ہے۔

٥۔ سوال : جمعہ کا خطبہ سننا فرض ہے یا واجب زید خطبہ سننے نہیں پایا اور نماز میں شامل ہوا کیا اس کی نماز ہوگئی؟

جواب : خطبہ جمعہ کا فرض ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ضرور ہونا چاہئے، اور تنہا خطبہ سننا ان لوگوں پر واجب ہے جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں پس اگر کوئی شخص خطبہ ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت میں شامل ہوگیا اس کی نماز ہوگی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہوا اور تاخیر سے آنے میں اس سے استغفار اور توبہ کرے اور آئندہ کو احتیاط رکھے۔

٦۔ سوال : ایک امام سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے صراط الذین پر قیام کرتے ہیں اور سانس بھی توڑ دیتے ہیں، تو کیا نماز ہوئی یا نہیں۔

جواب: نماز تو ہو جاتی ہے مگر یہ بڑی غلطی ہے اس سے گریز کرنا چاہئے۔

٧۔ سوال : ایک شخص امام جمعہ خطبۂ اولیٰ میں حمد وثناذات باری تعالیٰ وخطبہ آخرہ میں آیات قرآنی و درود شریف پڑھے، ذکر آل اطہار وصحابہ کبار نہیں کرتا، ایسی حالت میں نماز جائز ہوگی یا نہیں۔

جواب : ذکرِ خلفائے راشدین اور آلِ اطہار خطبہ میں مستحب ہے، اس کے ترک سے خطبہ تو ادا ہو جاتا ہے لیکن ترک مستحب لازم آتا ہے، بہتر یہ ہے کہ ذکرِ خلافائے راشداین آل اطہار بھی کرے۔

استخراجی حسابی جدول

محترم قارئین کرام! آج کے دور میں ہر شخص پریشان ہے اور اپنی پریشانی کے حل کے لئے وہ دربدر روحانی معالجین کی تلاش میں رہتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملک پاکستان میں روحانیت کے بارے میں باقاعدہ کوئی نظام اور انتظام موجود نہیں۔کوئی پوچھنے اور پڑتال کرنے والا نہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہر چوک گلی کوچے میں روحانیت کی دوکانیں کھلی ہوئیں ہیں، سادہ عوام کو بیوقوف بنایا جارہا ہے۔اس عظیم روحانی مشن میں ان دھوکہ باز اور نوسربازوں کی وجہ بدنامی کے ڈر سے مخلص لوگ بھی اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہاشمی روحانی مرکز، ماہنامہ طلسماتی دنیا کی جانب سے ایک خاص استخراجی حسابی جدل شائع کیا جارہا ہے۔جس کی مدد سے عام انسان بھی اپنا حساب خود لگا سکتا ہے۔علاوہ ازیں وہ روحانی معالجین جو کہ جذبہ خدمت کے تحت عوام الناس کی روحانی مدد کرتے ہیں۔استخراجی حسابی جدول سے بآسانی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔جب ایک بار حساب کر چکے ہوں اور اسی شخص کا دوبارہ حساب کرنے کا ارادہ ہو تو کم و بیش ۲۷ گھنٹے گزارنے کے بعد کیا جائے۔ انشاء اللہ بالکل درست حساب آئے گا۔ یہ جدل عرصہ دراز سے پوشیدہ تھا ہمارے بزرگوں سے نسل در نسل چلتا آرہا ہے۔

استخراجی حسابی جدل سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت آسان طریقہ دیا جارہا ہے جو کہ کچھ اس طرح ہے کہ سب سے پہلے سائل کا نام مع والدہ کے عدد ابجد قمری حاصل کریں۔ بعد حاصل شدہ اعداد درج ذیل جدل کے خانہ ۲ میں جس دن حساب کیا جارہا ہو کے اعداد یوم لیں، ان کل حاصل عدد کو ۷ پر تقسیم کریں۔ تقسیم کرنے باقی اعداد جو حاصل ہوں اسے خانہ نمبر ۳ یعنی خانہ قسمت میں دیکھ کر کیفیت معلوم کی جاسکتی ہے۔

مثال: علی بن عابدہ کا حساب کرنا ہے، اعداد قمری علی بن عابدہ ۱۹۲ برآمد ہوئے۔ بدھ کے دن سوال کیا گیا، لہٰذا اعداد یوم خانہ ۲ سے ۱۱ حاصل کئے۔۲۰۳=۱۹۲+۱۱ حاصل ہوئے۔

۲۹=۷+۲۰۳ بقایا ۰ حاصل ہوا (باقی کچھ نہ بچا)

حاصل عدد ۰ کو جب خانہ کیفیت میں دیکھا گیا تو ظاہر ہوا کہ سائل پر شیطانی قوتیں مسلط ہیں۔ گندی جگہ غیر مسلموں کے قبرستان میں اعمال کئے یا مدفن ہیں۔ مقصد تباہ و بربادی۔ یہ عمل کرنے والے نچلے درجہ کے لوگ ہیں۔

خانہ نمبر ۱	خانہ نمبر ۲	خانہ نمبر ۳	کیفیت			
یوم	اعداد یوم	خانہ قسمت	اثرات بسبب	جگہ مدفن	وجہ پریشانی	بطرف
اتوار	۶۰۸	۱	نہیں		مالی تنگی	
پیر	۲۱۲	۲	آسیب مسلط	درخت کی جڑ پانی	لڑائی جگڑا بندش رزق	دوست
منگل	۱۴۰	۴	جنات مسلط	آگ قبرستان	لڑائی جھگڑا بیماری	مخالفین خونی رشتہ
بدھ	۱۱	۵	اثرات	زمین، قبرستان گھر میں	بندش ہر قسم عقل بند	قریبی عزیز
جمعرات	۷۱۴	۳	پڑھائی کے اثرات	دوکان یا مکان	مالی تنگی، پریشانی	کاروباری مخالفین
جمعہ	۱۱۸	۶	نہیں	وہم مکر فریب	عشق، محبت، پیار	عاشق نوجوان
ہفتہ	۴۹۰	۰	شیطانی قوتیں	گندی جگہ غیر مسلم قبرستان	تباہ بربادی	نچلے درجے کے لوگ

قسط نمبر: ۲

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

غذا سے علاج کا ایک ضروری شعبہ حیوانی عضو سے علاج ہے، انگریزی میں اس کو اوپی تھراپی کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس کا موجد بروِن سکورد ہے لیکن اس ''موجد'' سے بہت پہلے یونانی طب کا ایک بڑا عالم علامہ علی حسین گیلانی، یہ بتا چکا تھا کہ ''اطبا کا قول ہے کہ حیوان کا ہر عضو انسان کے اسی عضو کو قوت دیتا ہے'' اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ گیلانی سے بھی بہت پہلے اس طریقہ علاج کی ایجاد ہوچکی تھی جس کا ''موجد'' بروِن سکورد ہے۔

اس طریقہ علاج کا فلسفہ ہے کہ بدن انسان میں جتنی قوتیں ہیں وہ ساری کی ساری حیوانات میں بھی ہیں، پس جب حیوان کا کوئی حصہ کھایا جاتا ہے تو اس کی بہت خصوصی اہمیت بدن انسان کے اس حصہ کا تغذیہ ہے جو اس حیوانی حصہ کے مثل ہے اس طرح وہ قوت جو اس حیوانی حصہ میں ہے اس کے مثل انسانی حصہ میں منتقل ہوجاتی ہے اور یہی اس کی تقویت کا باعث ہیں ''جوہر خفیہ'' کی ایجاد اسی اصول پر ہے اور کسی عضو کی تقویت ہی اس کے امراض کا ازالہ کرتی ہے لیکن کسی حیوانی عضو کا فائدہ اس انسانی عضو تک محدود نہیں ہے اس کے علاوہ بھی اس میں فوائد ہیں وہ بھی حیوانی عضو کے بیان میں مذکور ہیں۔

اوپی تھراپی کے دائرہ کو حیوانی اعضاء تک محدود رکھا گیا ہے لیکن اس کی وسعت میں غذائی نباتات بھی شامل ہیں ان میں بھی اعضاء کی تقسیم ہے اور ہر عضو کی مخصوص قوت ہے اور یہ قوت انسان کے اس کے مشابہ عضو میں ٹھیک اسی طرح منتقل ہوتی ہے، جس طرح حیوانی عضو کی قوت منتقل ہوتی ہے پس ہمارا اوپی تھراپی برون سکورد سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ اب ہم ان اعضاء سے علاج کی تفصیل لکھنا شروع کرتے ہیں، پہلے حیوانی اعضاء سے علاج کا بیان ہوگا پھر نباتاتی اعضاء سے۔

بھیجا

اس کے عام فائدے دو ہیں تقویت دماغ اور تقویت باہ اس کا سبب یہی ہے کہ بھیجا ان دونوں قوتوں کا مرکز ہوتا ہے اس لئے ہر بھیجا ان دونوں فائدوں کا حامل ہے، اس کے علاوہ اس کا عام فائدہ بدن کے ان امراض کا ازالہ ہے جو تشنگی سے پیدا ہوتے ہیں، چنانچہ آنتوں کی خشکی کا قبض اس سے زائل ہوتا ہے اور وہ تشنج جو خشکی سے پیدا ہوتا ہے اس کا بھی یہ ایک اچھا علاج ہے اور اس کا ایک بڑا فائدہ زہروں کی تاثیر کا ازالہ بھی ہے وہ زہر کھایا ہوا ہو یا کسی زہریلے جانور کے ڈسنے کا ہو، مختلف بھیجوں کے مخصوص فوائد یہ ہیں۔

(۱) **گائے کا بھیجا:** سرکہ میں ملا کر طلوع آفتاب سے قبل برص پر ملنا اس کا ازالہ کرتا ہے۔

(۲) مرغ کا بھیجا

خصوصیت سے سانپ کے زہر میں مفید ہے اور درد کو ساکن کرتا ہے اگر شراب کے ساتھ اس کو کچا استعمال کیا جائے ایسی صورت میں اس کا استعمال نکسیر کا خون بند کرنے میں بہت ہی مؤثر ہے، خصوصاً وہ نکسیر جس کا تعلق دماغی پردوں سے ہو اس کے علاوہ یہ منہ سے خون آنے کی تمام صورتوں میں مفید ہے اس کو پکا کر ہمیشہ کھاتے رہنا کند ذہن پیدا کرتا ہے۔

(۳) **اونٹ کا بھیجا:** اس کے خشک کئے ہوئے کا سفوف سرکے کے ساتھ مرگی کو زائل کرتا ہے۔

(۴) **بطخ کا بھیجا:** اس کا لیپ ورم مقعد کو خصوصیت سے اور دوسرے اورام کو تحلیل کرتا ہے۔

(۵) **بھیڑ کا بھیجا:** کثرت سے اس کا کھانا کند ذہن

کا باعث ہے۔

(۶) **بکری کا بھیجا:** بھیڑ کے بھیجے کے مطابق۔

خرگوش کا بھیجا

پکایا ہوا رعشہ اور فالج وغیرہ میں بہت مفید ہے، کچا بھیجا مسوڑھوں پر ملنا بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے دیتا ہے، سرکہ اور کسی روغن میں پکا کر بدن میں مالش کرنے سے سانپ وغیرہ اس سے دور بھاگتے ہیں وہ جو کی مقدار میں تازہ دودھ کے ساتھ سات روز تک استعمال کرنے سے بالوں میں سفیدی نہیں آتی ہے۔

چکور کا بھیجا: شراب کے ساتھ اس کا استعمال یرقان کا ازالہ کرتا ہے۔

کلنگ کا بھیجا: میتھی کے پانی میں اس کو ملا کر ہاتھ پیر کے ورم پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اس کا آنکھوں میں لگانا شب کوری کا ازالہ کرتا ہے۔

مرغابی کا بھیجا: اس کا لیپ ورم مقعد پر بہت مفید ہے۔

چوزہ کا بھیجا: دو گرام یہ اور ذرا سی اس کی کلیجی ملا کر کھانا مرگی میں مفید ہے۔

دل: اس کا عام فائدہ انسان کے دل کی تقویت ہے۔

جگر: اس کا بنیادی فائدہ انسان کے کمزور جگر کی تقویت ہے اس لئے جگر کے وہ سب امراض جو جگر کے ضعف سے پیدا ہوتے ہیں ان کے علاج کی یہ ایک ضروری دوا ہے۔

بکری کا جگر: اس کی رطوبت جو اس کو گرم کرنے سے نکلتی ہے، آنکھ میں لگانے سے رتوندھی دور کرتی ہے۔

بھیڑ کا جگر: بھنا ہوا قابض ہے دستوں کو روکتا ہے، ڈھیلے پاخانہ کا قوام بھی سخت کرتا ہے۔

چکور کا جگر: اس کا خشک سفوف ساڑھے چار گرام کی مقدار میں مرگی کی ایک اچھی دوا ہے۔

بارہ سنگھے کا جگر

اس کو چیر کر اس میں سفید مرچ اور پیپل پسی ہوئی چھڑکیں پھر اس کو گرم کریں اس وقت اس کو نکالیں، اس کو آنکھ میں لگانا رتوندھی کو دور کرتا ہے اور موتیابند کے شروع میں بہت مفید ہے، اس کا دوسرا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اس کو بھون کر باریک پیس لینا چاہئے اس کا آنکھ میں لگانا بھی رتوندھی ضعف نظر اور موتیابند کی شروعات میں مفید ہے۔

اونٹ کا جگر: آنکھ میں اس کا استعمال نظر کو تیز کرتا ہے اور موتیابند میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

تلی: اس کا بڑا اور خاص فائدہ انسان کی تلی کو قوت پہنچاتا ہے اس وجہ سے اس کے بہت سے امراض میں اس کا استعمال مفید ہے۔

پھیپھڑہ

یہ انسان کے اس پھیپھڑے کی اصلاح کرتا ہے جو مریض ہو جیسے مرض سل کا، پھیپھڑہ مریضوں اور کمزوروں کے لئے بجائے گوشت کے اس کا استعمال مفید ہے، یہ قابض ہے اس کو گرم کرنے سے جو رطوبت نکلتی ہے اس کو مسوں اور داد پر لگانا ان کو زائل کرتا ہے، پھیپھڑے کو جلا کر استعمال کرنا آنتوں کی خراش دور کرتا ہے، کچے پھیپھڑے کا لیپ اس زخم کو دور کرتا ہے جو پیر میں جوتے اور موزے سے ہوتا ہے۔

اونٹ کا پھیپھڑہ: اس کا لیپ پیر کے اس زخم کے لئے زیادہ مفید ہے جو موزے اور جوتے سے ہوتا ہے اور جھائیں پر اس کا لیپ مفید ہے۔

زبان: انسان کی زبان میں قوت بڑھاتی ہے اس وجہ سے اس کے ضعف سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں مفید ہے۔

گردہ: انسان کے گردہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے اس لئے ضعف گردہ اور اس کے امراض میں مفید ہے۔

خصیہ: یہ انسان کے خصیوں کے لئے مقوی ہے جو ہر "خصیہ" کی تیاری اسی اصول پر ہے، فائدے میں سب سے بہتر مرغ کا خصیہ ہے، تقویت باہ پر خصیہ کا عام فائدہ ہے۔

ھرن کا خصیہ: اس کو چیر کر اس پر نمک اور زیرہ پسا ہوا چھڑک کر سکھا لیا جائے اس کا حمول حیض کو بند کرتا ہے۔

بارہ سنگھے کا خصیہ: اس کا خشک سفوف شراب کے ساتھ سانپ کے زہر کا تریاق ہے۔

بکرے کا خصیہ: ان کو چیر کر اس میں زراوند مدحرج، بورہ ارمنی اور زیرہ پسا ہوا چھڑک کر سکھالیں پھر اس کا استعمال کریں تو دمہ، کھانسی، درد جگر، دردمثانہ میں فائدہ پہنچاتا ہے اور تلی کو گھٹاتا ہے۔

کلہ

سل اور معدہ اور آنتوں کے زخم میں گوشت مضر ہے مگر کلہ مفید ہے اس کا ایک بڑا فائدہ جسم میں تری پیدا کرتا ہے اس لئے سینہ اور حلق کے خشک امراض جیسے کھانسی وغیرہ میں مفید ہے اس کے علاوہ تشنج خشک جیسے امراض میں بھی مفید ہے، اس مقصد کے لئے اس کے جوشاندے کا نطول بھی مفید ہے اس کے جوشاندہ کی کلی اور غرغرہ ہونٹ اور زبان کے پھٹنے اور زخم میں مفید ہے۔ خرگوش کا کلہ اس کو جلا کر سرکہ ملا کر بالخورہ پر لگانا مفید ہے۔

نمک سود چھوٹی مچھلی کا سر: اس کو جلا کر مقعد کی خراش، کوب کی خراش، ورم گردہ اور ہر ورم صلب پر لگانا مفید ہے۔

نمک سود مچھلی کا سر: جلایا ہوا بچھو کے ڈنک کی تکلیف میں مفید ہے۔

کبوتر کا سر: مع پروں کے جلایا ہوا آنکھ میں لگانے سے رتوندھی اور نظر کی کمی کو دور کرتا ہے۔

تعجب

☆ تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے پھر بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

☆ تعجب ہے اس پر جو حساب کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرتا ہے۔

حادثہ

☆ مزدور نے تنخواہ میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے کارخانہ کے مالک سے کہا۔

"جناب میری شادی ہوگئی ہے۔"

مالک بولا "کارخانہ کے باہر ہونے والے حادثات کے ہم ذمہ دار نہیں۔"

مختلف غذائیں کتنی دیر میں ہضم ہوتی ہیں

مختلف غذاؤں کے ہضم ہونے کے اوقات

غذا	منٹ	ہضم کے لئے وقت، گھنٹہ
آلو	۳۰	۰۳
ابلی ہوئی بند گوبھی	۳۰	۰۳
پکی ہوئی ترکاریاں	۳۰	۰۳
چقندر	۴۵	۰۳
ابلی ہوئی پھلیاں	۴۵	۰۳
سیم کی پھلیاں	۰۰	۰۳
شلجم	۳۰	۰۳
مونگ کی دال	۳۰	۰۲
ہر قسم کی دال	۳۰	۰۲
گیہوں کی تازہ روٹی	۳۰	۰۳
باجرے یا مکئی کی روٹی	۴۰	۰۳
جو کی روٹی	۴۰	۰۳
کچا پھینٹا ہوا انڈا	۳۰	۰۱
کچا انڈا	۰۰	۰۲
گاجر	۳۰	۰۳
ابلی ہوئی گاجر	۱۵	۰۳
گوبھی	۳۰	۰۴
جو کا شوربا	۳۰	۰۱
ابلے ہوئے جو	۰۰	۰۲
ابلے ہوئے چاول	۳۰	۰۱
ماش کی دال	۴۵	۰۲
مرغ کا گوشت	۴۵	۰۳
گائے کا گوشت بریاں	۳۰	۰۳
گائے، مرغ کا گوشت مسالہ دار	۰۰	۰۴
مچھلی	۰۰	۰۴
بکری اور بھیڑ کے گوشت کے کباب	۰۰	۰۴
تیتر کے گوشت کا کباب	۰۰	۰۴
مرغے کے گوشت کا کباب	۰۰	۰۴
نیم برشت انڈا	۳۰	۰۲
سخت ابلا ہوا انڈا	۳۰	۰۳
تلا ہوا انڈا	۳۰	۰۳
بکری کا شوربا	۰۰	۰۳
بکری کا گوشت بریاں	۱۵	۰۳
بکرے کا گوشت بریاں	۱۵	۰۳
پالتو بطخ بریاں	۰۰	۰۴
جنگلی بطخ	۳۰	۰۴
چوزے کا شوربا (مرغے)	۰۰	۰۳
بھیڑ بکری کا بھنا ہوا گوشت	۰۰	۰۳
پنیر	۳۰	۰۳
دودھ	۰۰	۰۲
مکھن	۳۰	۰۳
پلاؤ	۴۵	۰۳
مچھلی کا کباب	۰۰	۰۳
مور کا گوشت چکنا بریاں	۱۵	۰۵
مور کے گوشت کے کباب	۴۵	۰۴
مور کا گوشت نمک آمیز تلا ہوا	۱۵	۰۵
کاڈ مچھلی سکھا کر ابالی ہوئی	۰۰	۰۳
ساگودانہ	۴۵	۰۱
اراروٹ	۳۰	۰۱
شیریں سیب	۳۰	۰۲
ترش	۳۰	۰۲
پختہ شیریں میوہ جات	۳۰	۰۱
سخت و ترش میوہ جات	۳۰	۰۴

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی بلغم جو برادرِ خورد ہیں صوفی شہتوت کے اور صوفی شہتوت کے بارے میں تو شاید آپ جانتے ہی ہوں گے کہ مادر زاد قسم کے صوفی ہیں ان کے جد امجد کو کچھ کیے دھرے بغیر ایک عالم نے اپنا پیشوا اور اپنا پیر تسلیم کرلیا تھا اور دور قدیم کے ایک بزرگ نے تو دن دہاڑے یہ اعلان بھی کردیا تھا کہ ان کی آنے والی نسلوں میں تصوف کا سلسلہ اس صورت میں بھی برقرار رہے گا جب ان کی اولادیں نماز روزے سے پوری طرح غافل ہوچکی ہوگی۔ جب پہلی بار میں نے یہ بات سنی تو حیرت کے دریا میں ڈبکیاں کھانے لگا تھا، لیکن پھر فوراً ہی خود کو سنبھالتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ یہ بات پلے نہیں پڑی۔

پلے پڑے گی بھی نہیں، کسی کہنے والے نے کہا تھا کیوں کہ اس طرح کی روحانیت سے لبریز باتیں ان لوگوں کے پلے نہیں پڑتیں جن کا ایمان زنگ آلود ہو۔

میں دوبارہ حیرت کے کسی دریا میں غوطے لگانے والا ہی تھا کہ وہ صاحب بولے، اپنے ایمان کی اصلاح کرو اور اپنی عقل کی کسی صاحب عقل سے مرمت کرالو یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی ہے۔

میں چپ سادھے بیٹھا تھا اور وہ مجھے اس طرح گھور رہے تھے جیسے وہ تیس مار خاں ہوں اور جیسے ان کے سوا اس کائنات میں کوئی صاحب عقل نہ ہو۔

میں نے کانپتے ہوئے لب و لہجہ میں کہا۔ سنا ہے کہ کوئی مسلمان اگر جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور کسی کافر کو تصوف کی دولت کیسے حاصل ہوسکتی ہے۔

وہ صاحب بولے۔ تم عقل کے اعتبار سے ابھی نابالغ ہو اور ایمان و معرفت کے حساب سے اس کمسن بچے کی مانند جو چلنے کے شوق میں گرتا پڑتا ہے۔ ارے بیٹی نماز روزہ کی مشق تو صرف یقین بنانے کے لئے کرائی جاتی ہے اور جب یقین پختہ ہوجاتا ہے تو پھر ان چیزوں کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی، تم نے قرآن حکیم کی یہ آیت نہیں پڑھی۔ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ. تم اپنے رب کی عبادت اس وقت تک کرو جب تک تمہیں یقین ہوجائے۔ جس کا یقین کامل ہوگیا پھر اس کو نماز روزے کی کیا ضرورت ہے۔

اس دلیل کے سامنے میں بے بس سا ہوگیا اور عقل کے سارے طوطے اڑ گئے، انہوں نے مجھے حیرت زدہ دیکھ کر کہا، کچھ دن اگر صوفیوں کی صحبت میں بیٹھو گے تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ صوفیوں کی رشتے داری خدا سے کتنے قریب کی ہے، ان صوفیوں سے مشورہ کئے بغیر اللہ میاں کچھ نہیں کرتے۔

اور اس طرح کی باتیں ان کے خاندان کے بارے میں درجنوں کہتے ہیں اور یہ تک اڑاتے پھرتے ہیں کہ ان کے خاندان کے دودھ پیتے بچے بھی صاحب کرامت ہوتے ہیں۔ صوفی اذاز لزال ایک بار کہہ رہے تھے کہ صوفی شہتوت کے پردادا جب چھوٹے تھے اور اپنی ماں کا دودھ پیتے تھے تو کئی بار ایسا بھی ہوتا تھا کہ ماں بچے کو چھوڑ کر کسی تقریب میں چلی جاتی تھی۔ جب صوفی شہتوت کے پردادا کو بھوک لگتی تھی تو وہ ماں سے کوسوں دور ہوتے ہوئے بھی دودھ پی لیا کرتے تھے، ماں کو صاف محسوس ہوتا تھا کہ کوئی دودھ پی رہا ہے جب کہ دور دور تک ان کا بچہ موجود نہیں ہوتا تھا۔ صوفی اذاز لزال قسم کھا کر بتا رہے تھے کہ اس طرح کی ہزاروں کرامتیں کسی کتاب میں چھاپی گئی تھیں لیکن یہ کتابیں اب بالکل نایاب ہوچکی ہیں اور اب یہ کتابیں کسی کو خوابوں میں بھی دکھائی نہیں دیتیں۔ صوفی بلغم کی سسرال بھی پہنچی ہوئی ہستیوں پر مشتمل ہے، ان حضرات کی کرامتیں بھی اتنی ساری ہیں کہ اگر کوئی سنانے لگے تو قیامت آجائے گی لیکن کرامتیں ختم نہیں ہوں گی۔

ان ہی کے خاندان کے بزرگ کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ عین دوپہر کو ہواؤں میں اڑتے تھے اگر کوئی ہوائی جہاز ان سے ٹکرا جاتا تو اس کے پرخچے اڑ جاتے تھے لیکن انہیں ذرہ برابر بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا تھا اور ان کا ایک کمال یہ بھی تھا کہ یہ روزانہ ہواؤں میں اڑتے تھے لیکن اڑتے ہوئے نظر صرف ان لوگوں کو آتے تھے جن کی پچھلی چار پشتوں نے کبھی کسی نے کوئی صغیرہ گناہ بھی نہ کیا ہو۔

ایک دن ایسا ہوا کہ صوفی اذا جاء اپنے چچازاد بھائی صوفی بلغم کو لے کر میرے پاس آئے اور انہوں نے حسن نیت کے ساتھ پوری طرح باوضو ہو کر یہ فرمایا کہ مجھے ان کے والد صوفی قالوبلیٰ نے بھیجا ہے اور یہ درخواست کی ہے کہ انہیں کچھ دنوں آپ اپنی صحبت میں رکھ لیں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ یہ ملک کے ایک اچھے قائد بن سکیں۔

میں ان کی کیا تربیت کرسکتا ہوں۔" میں نے کہا" بلکہ میں تو یہ چاہ رہا تھا کہ حضرت صوفی قالوبلیٰ خود میری نوک پلک درست کرلیں اور مجھے وہ اس قابل تو بنادیں کہ میں میدان حشر میں چند گھنٹوں اپنی ٹانگوں پہ تو کھڑا رہ سکوں۔

اور ان کی سوچ تو یہ ہے۔"صوفی اذا جاء نے بتایا" کے اس کی روح کے نہاں خانوں میں چھپے ہوئے لیڈر کو اگر کوئی بیدار کرسکتا ہے تو وہ ابوالخیال فرضی ہے، وہ آپ کو مردم شناس بھی مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اگر آپ نے ٹھان لی تو گھڑی کی چوتھائی میں ان کے صاحبزادے کو نہ جانے کہاں سے کہاں تک پہنچادو گے۔

فرمایئے برخوردار" میں صوفی بلغم کی طرف مخاطب ہوا" آپ تو شکل سے بہت سیدھے لگ رہے ہو، آپ نیتا کیسے بن سکو گے اور عزیزم نیتا بننے کے لئے کسی تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جھوٹ، فریب، مکاری، اتراہٹ، بے حیائی، ہٹ دھری، اسٹیج پر چیخ وپکار وغیرہ جیسی صفات پیدا کرنے کے لئے کوئی زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہوتی یہ سب گر ہر انسان میں ہوتے ہیں بس انہیں اچھی طرح سنبھالنے کی ضرورت ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اچھا قائد بنوں۔"صوفی بلغم شرماتے ہوئے بولے۔" میرے والد سمجھتے ہیں کہ اگر آپ نے میری تربیت کردی تو میرا قد دوسرے نیتاؤں کی طرح اونچا ہوجائے گا اور لوگ ہر جگہ مجھے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

ایک دن میں کتنی بار جھوٹ بولتے ہو؟" میں نے پوچھا"

میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔"صوفی بلغم نے کہا"

یہ بھی ایک شاندار قسم کا جھوٹ ہے، اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارے اندر دجل وفریب کی کتنی صلاحیت ہیں، کیا شریف لوگوں میں جھگڑا کرانے کی صلاحیت رکھتے ہو۔

میری کوشش تو یہ ہوتی ہے کہ لڑنے والوں میں صلح کرادوں۔" وہ بولے۔"

صلح کرانا بعد کی بات ہے پہلے دو گروہ میں لڑائی کرانی ضروری ہے تاکہ صلح کرانے کا موقع ہاتھ آسکے۔

بھائی صلح کرانے کی تمنا تو اسی وقت پوری ہوگی جب لوگوں کو آپس میں دست وگریباں تو کراؤ۔

اور لوگوں میں لڑائی کرانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

جھوٹ، مکاری، فریب، بے حیائی وغیرہ وغیرہ جیسے قیمتی ہتھیاروں سے ہر وقت تمہیں لیس ہونا ہوگا جہاں دیکھ کر لوگ خود لڑ رہے ہوں، ان کی لڑائی کو اور بڑھادو، جلتی پر تیل چھڑکنے کی صلاحیت رکھو اور جب آگ پوری طرح بھڑک جائے پھر پانی کی بالٹی لے کر درمیان میں کود پڑو اور خود کو "صلح جو" اور امن پسند ثابت کردو، تمہیں رونے کی بھی مشق ہونی چاہئے اتنی زیادہ کہ تمہارے گرتے ہوئے آنسو دیکھ کر ان عورتوں کو بھی رحم آنے لگے جو خود قابل رحم نہیں ہوتیں۔

لیکن مجھے رونا نہیں آتا۔

چلو رونا نہیں آتا تو کم سے کم رونے جیسی شکل تو بنالو، یہ سمجھ یہ کہنے میں کیا حرج ہے کہ میں نے جب سے قوم کو ایک دوسرے سے بھڑتے ہوئے دیکھا کہ میری بھوک اڑ گئی ہے اور میں نے کئی ہفتوں سے کھانا نہیں کھایا ہے۔ یاد رکھو اس طرح کے جھوٹ سے قوم بہت متاثر ہوتی ہے اور اپنے قائد کی نظریں اُتارتی ہیں۔

میں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا، تمہیں جھوٹ بولنے کی اتنی مشق ہونی چاہئے کہ تمہیں خود یہ اندازہ ہونا چاہئے کہ تم سچ بول رہے ہو اور سچ کے سوا کچھ نہیں بول رہے ہو۔ اگر تم نے بھول کر بھی اپنے جھوٹ کو جھوٹ سمجھ لیا تو تم کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتے اور یاد رکھو کہ عیاری اور مکاری بھی اچھے لیڈروں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے وہ لیڈر ہی کیا جو کسی کو چکمہ

نہ دے سکے، تمہارے پاس کوئی بھی فریادی آئے تمہیں اس کی بات سن کر یہ تسلی دینی ہے کہ میں کام کروں گا، مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ میں امریکہ کا نائب صدر بننا چاہتا ہوں تو آپ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر یہ کہنا ہے کہ "مائی مشکل" یہ کام تو میں چٹکی بجاتے ہی کرادوں گا اس کے بعد پھر آپ کو چاہئے کہ اس کا فون ریسیو نہ کریں اور اس کو بھول کر بھی پھر اپنی شکل نہ دکھائیں۔ شرم وحیا سے تمہیں اپنا ناطہ پوری طرح توڑنا پڑے گا، اس راہ میں یادرکھو کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم اور اگر کسی بات پر شرم آبھی جائے تو برسرِعام شرمانے کے بجائے گھر جاکر شرماؤ۔ لیڈروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر جگہ "بے حیائی" کی لاج رکھیں اور بے شرمی کو کہیں رسوا کرنے کی غلطی نہ کریں۔

فرضی بھائی صاحب! بے حیائی کو تو میں سمجھتا ہوں لیکن یہ مکاری کیا ہوتی ہے؟

کھادی کا لباس، سبھاش چندر بوس کی ٹوپی یہ مکاری ہی تو ہے، اس لباس کو دیکھ کر اچھے خاصے لوگ بھی جھانسے میں آجاتے ہیں اور اس لباس کی وجہ سے لیڈر کو قوم کا پیشوا سمجھنے لگتے ہیں۔

لباس کے ساتھ ساتھ تمہاری شکل وصورت کچھ اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جسے دیکھ کر لوگ یہ سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوجائیں کہ واقعتاً آپ قوم کے خیر خواہ ہیں اور قوم کے غم میں آپ مرچکے ہیں، آپ کی چال ڈھال کچھ اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جیسے کسی جنازے کو چار آدمی کاندھا دے کر قبرستان کی طرف دھکیل رہے ہوں، کھانا خوب پیٹ بھر کھایئے لیکن محفلوں میں منہ بنا بنا کر اس بات کی جگالی کرتے رہئے کہ جب سے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہورہے ہیں تب سے کھانا کڑوا لگ رہا ہے اور بھوک حلق میں اٹک کر رہ گئی ہے۔

کیا لوگ یقین کرلیں گے؟

اگر یقین نہیں بھی کریں گے تو تمہارا بگاڑ کیا لیں گے۔ ہمارے ملک میں کوئی نیتا ایسا نہیں ہے جسے دودھ کا دھلا ہوا سمجھتے ہوں لیکن نیتا جب بولتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس سے زیادہ شریف النسل اور اس سے زیادہ غم قوم میں مبتلا کوئی مردِ آہن کسی ماں نے پیدا نہیں کیا، برخوردار میں نے دن کے اُجالے میں درجنوں ایسے نیتا دیکھے ہیں کہ جن کے جھوٹ پر ان لوگوں کو بھی سچ کا گمان ہونے لگتا ہے جو کسی کے سچ کو سچ نہیں مانتے اور جو کبھی سچ بولنے کی غلطی بھی نہیں کرتے۔

فرضی صاحب! آپ سے التجا ہے کہ آپ مجھے ایسا نیتا بنادیں کہ مرنے کے بعد عالم برزخ میں بھی میری پوچھ ہو اور فرشتے مجھے دیکھ کر زندہ باد کے نعرے لگانے پر مجبور ہوں۔

تعلیم تمہاری کتنی ہے؟" میں نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا۔

کسی جماعت میں فیل ہونے کے بعد پھر اور پڑھنے کی ہمت نہ ہوسکی اور اب تو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ کس جماعت میں فیل ہوا تھا۔

خیر کوئی بات نہیں، لیکن یہ بات بھی پلّے سے باندھ لو کہ خود کو گریجویٹ سے کم بتانے کی غلطی مت کرنا بلکہ لوگوں کو یہ بتایا کرو کہ تم نے ہر زبان میں بی کام کیا ہے اور تم نے ایک تعلیم ایسی بھی حاصل کی ہے کہ جس کی سند پورے عالم میں صرف تمہارے پاس ہے۔

لیکن یہ تو بہت بڑا جھوٹ ہوگا۔

یہ تو کچھ بھی نہیں تمہیں اس سے بڑے بڑے اور بالکل سفید قسم کے جھوٹ بھی بولنے پڑیں گے تب ہی جے جے ہوگی اور تب ہی تم واہ واہ کیا بات ہے کہ شور وغل میں زندہ رہوگے۔ آج مودی جی کی تعلیم اور سرٹیفکٹ پر تبصرے ہورہے ہیں لیکن کبھی تم نے مودی جی کو شرمندہ دیکھا، وہ اپنے ۵۶ انچ کے سینے پر کل بھی فخر کرتے تھے اور آج بھی فخر کرتے ہیں ان کی بیوی ان کے خلاف احتجاج کررہی ہے لیکن مودی جی پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش دکھائی دیتے ہیں، وہ بیوی کے ساتھ ناانصافی کرکے بھی اتنے مطمئن اور مگن نظر آتے ہیں کہ جیسے انہوں نے گھر گھر میں دودھ کی ندیاں بہادی ہوں۔ دراصل یہی ہے لیڈروں کا کمال اور یہی ہے سیاست کا وہ جادو جو بے وقوف جنتا کے سروں پر چڑھ کر بولتا ہے۔

برخوردار! میں نے اپنی یتیم قسم کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ بس یہ ہے تمہارا آج کا سبق، اس سبق کو اچھی طرح ازبر کرلو، پھر دوسری ملاقات میں دوسرا سبق پڑھاؤں گا، چلتے چلتے صوفی بلغم نے کہا۔ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی، میرے ابا حضور نے آپ کا جو ناک نقشہ مجھے بتایا تھا اور آپ کی جن خوبیوں اور صلاحیتوں کا ذکر کیا تھا آپ تو اس سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر نکلے۔ میں پھر آپ سے ملوں گا اور بار بار آپ سے ملتا رہوں گا تاکہ میں ایک کامیاب نیتا بن سکوں، سلاما لیکم۔

ان کے جانے کے بعد میں گھر میں آیا تو بانو بولی کیا بات آج

آپ کے دوستوں نے ناشتے کی فرمائش نہیں کی۔

بانو، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرے یار دوست آخری حد تک سدھر چکے ہیں۔ اب انہیں اس دنیا سے اور اس دنیا کی لذتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ صوفی نہیں کو اتنے زیادہ نیک ہوگئے ہیں کہ اب انہیں دیکھ کر رحم سا آنے لگا ہے۔

میں سنجیدگی سے پوچھ رہی ہوں کہ آپ کے دوستوں نے ناشتے کی فرمائش کیوں نہیں کی۔

صوفی بلغم، صوفی قالوبلیٰ کے صاحبزادے، صوفی شہتوت کے ساتھ آئے تھے اور بانو تم تو جانتی ہی ہو کہ یہ دونوں کتنے خوددار ہیں۔ صوفی قالوبلیٰ نے اپنی بیوی سے عمر بھر ایک بوسے کی فرمائش اس لئے نہیں کی کہ اس سے خودداری کی توہین ہوتی ہے۔

یہ قالوبلیٰ وہی تو ہیں جنہوں نے خالہ مسریزم کی بڑی بیٹی ثریا کو بھری محفل میں چھیڑ دیا تھا اور ہر جگہ تمام صوفیوں کے خلاف احتجاج ہونے لگا تھا۔

بانو وہ تو کچھ دنیادار قسم کے لوگوں کی شرارت تھی، صوفی قالوبلیٰ کے بارے میں وقت کے مدبرین کا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے للّٰہیت سے کبھی اپنی بیوی تک کو ہاتھ نہیں لگایا، دنیا کچھ بھی کہے اور کچھ میں تو اپنے ان دوستوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان سے اچھے اور شریف لوگ اس دنیا میں پیدا نہیں ہوسکتے۔

اور حیرت کی بات یہ ہے "بانو نے کہا" کہ آج تو آپ نے بھی ان لوگوں کو کچھ کھلانے پلانے کی فرمائش نہیں کی جب کہ دوستوں کی شکل دیکھتے ہی آپ کچن کی طرف بھاگتے ہیں اور میری خوشامد شروع کردیتے ہیں۔

شاید یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ میں نے اب تم سے دوستوں کی مہمان نوازی کرنی چھوڑ دی ہے۔ دراصل کئی ہفتوں سے میں اپنے اندر ایک خودداری محسوس کر رہا ہوں، تم نے محسوس کیا ہوگا کہ آج کل میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگ رہا ہوں، مجھے اب بوسہ مانگنے میں تکلف ہونے لگا ہے، مجھے اب جا کر یہ احساس ہوا ہے کہ میری بھی ایک انا ہے اور میں بھی ان خوددار ماں باپ کا بیٹا ہوں کہ جو مرنا پسند کرتے تھے لیکن کسی کے آگے اپنا ہاتھ پھیلانا پسند نہیں کرتے تھے۔

سبحان اللہ، آپ چوبیس گھنٹے میں کافی بدل گئے ہیں۔" بانو کے لہجے میں طنز تھا" کل ہی کی تو بات ہے دس روپے اس طرح مانگ رہے تھے کہ جیسے کوئی نابالغ بچہ ضد کرتا ہے اس آناً فاناً تبدیلی کا ماجرا کیا ہے؟

تم نہیں سمجھ سکتیں بیگم۔ اللہ کے یہاں کن فیکون کا معاملہ ہے اللہ نے جب مجھے بدلنے کا ارادہ کیا، اس نے مجھے ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں بدل دیا، آج بے چارے صوفی بلغم اور صوفی شہتوت کس طرح محروم ناشتہ ہو کر چلے ہیں، کتنا افسوس کر رہے ہوں گے اور بیگم تم کو بھی اس بات کی توفیق نہ ہوسکی کہ تم ان کا ہاتھ پکڑ کر کہتیں کہ میں بغیر ناشتے کے نہیں جانے دوں گی، میں اللہ کے ان نیک بندوں سے کیسے نظریں ملاؤں گا۔

نظر ملانے کی ضرورت ہی کیا ہے، میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ ان اٹھائی گیروں سے کبھی نظر ہی نہ ملائیں تو اچھا ہے۔

بیگم، اللہ سے ڈرو۔ یہ لوگ خاندانی صوفیاء ہیں، ان کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرنے سے تمہاری عاقبت کا ستیاناس ہوسکتا ہے، "میں نے اپنی گفتگو کو مدلل کرتے ہوئے کہا۔" مسٹر چراغ الدین نوشاد نے اسی طرح کی ایک بات ان کے خاندان کے بارے میں کہہ دی تھی ان کی آنے والی سات پشتوں پر جہنم واجب ہوگئی، ان کی برادری میں اب جو بھی مرتا ہے بے حساب جہنم میں جاتا ہے۔

ٹھیک ہے میں بھی جہنم میں چلی جاؤں گی۔ بانو کا موڈ مزید خراب ہوگیا لیکن میں آپ کے ان سڑک چھاپ دوستوں کا کلمہ نہیں پڑھ سکتی، آجاتے ہیں صبح صبح اور کر جاتے ہیں سارے گھر کا ماحول خراب۔

بانو کی یہی مشکل ہے جب یہ پتنگ کی ڈوری کی طرح الجھ جاتی ہے تو پھر اس کو سلجھانے میں بڑی دیر لگتی ہے، اس وقت تو میں نے چپ سادھ لی کیوں کہ میں نے مدبرین سے سنا ہے کہ ایک چپ سو کو ہرا دے، اس کو ہرانے کے لئے میں نے اپنی چونچ بند کرلی، رات آنے پر میں نے بانو سے کہا، بیگم تمہارے اندر ایک ہزار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو تم سے شادی کرنے والے ہزاروں لوگ قطار میں کھڑے ہو جائیں گے لیکن تمہارا جب موڈ آف ہو جاتا ہے تو تم پھر فرشتوں کے بس میں بھی نہیں آتیں، میں ڈرتا ہوں کہ تم پہ عالم برزخ میں کیا گزرے گی اور تم اللہ تعالیٰ کو کیسے مطمئن کر پاؤ گی۔

اب کیا ہوا؟" بانو نے غصیلی نظروں سے مجھے گھورا۔"

ہوا تو کچھ بھی نہیں بس تمہارا مبح والا رویہ ہضم نہیں کر پا رہا ہوں، کوشش بھی کر رہا ہوں لیکن روح جسم کے نہاں خانوں میں اپنا سر پیٹ رہی ہے، جگر اور گردے ایک دوسرے کے ساتھ کبڈی کھیل کر ٹائم پاس کر رہے ہیں اور دل و دماغ اس احساس سے شدید قسم کے بخار میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ اگر میرے آفتاب و ماہتاب جیسے یار دوست خفا ہو کر اپنے اپنے گھروں میں معتکف ہو گئے تو میری زندگی کے باقی دن کیسے کٹیں گے۔

آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ کیا میں آپ کا گھر چھوڑ دوں اور مجھ کمبخت کا تو کوئی مائیکہ بھی نہیں کہ میں وہیں چلی جاؤں، آپ جب جلی کٹی باتیں کرتے ہیں تو بہت دکھ ہوتا ہے۔

بانو، ایک تم ہی تو میرا سہارا ہو، تم اگر چلی جاؤ گی تو پھر میرا کیا ہوگا، میں تو کسی صحرائے اعظم کی خاک بن کر رہ جاؤں گا۔

مگر آپ کا اصل سرمایہ تو آپ کے دوست ہیں، میرے مرنے کے بعد تو آپ کو دوستوں سے بغل گیر ہو جانے کی فرصت ہی فرصت میسر ہوگی پھر آپ کو کوئی ٹوکنے والا بھی نہیں ہوگا، فرصت کے لمحات آپ اور آپ کے یہ چندے مہتاب چندے آفتاب جیسے دوست پھر تو یہ کائنات آپ کے لئے باغ و بہار کی طرح ہوگی۔

نہیں، دوست اپنی جگہ، اور تم اپنی جگہ۔ ان دوستوں کے بغیر جینا جتنا مشکل اتنا ہی تمہارے بغیر بھی جینا مشکل ہوگا۔

اچھا میں یہ بات پوچھوں۔" بانو نے اپنا موڈ بدلتے ہوئے کہا۔"

صوفی بلغم اور صوفی شہتوت کا آج شان نزول کیا تھا؟

صوفی شہتوت کو صوفی قالوبلیٰ نے صوفی بلغم کی سفارش کے لئے بھیجا تھا کہ اچانک صوفی بلغم کو قوم کا قائد بننے کا شوق ہو گیا ہے، یہ ماہی بے آب کی طرح قوم کی خدمت کے لئے بے تاب ہیں۔

بانو کے لبوں پر طنز سے بھری ہوئی مسکراہٹ بکھر گئی اور اس کی آنکھوں میں شرارت سے بھری بجلیاں کودنے لگیں، اس نے کہا۔

کتنے باصلاحیت انسان ہیں آپ اور کیسے گھٹیا لوگوں سے آپ کا ملنا جلنا ہے۔ صوفی بلغم جو بلغم کی طرح بے تکے ہیں وہ قوم کے قائد کیسے بن سکتے ہیں، ایک محفل میں ان کی بیوی مجھے مل گئی تھیں وہ بتا رہی تھیں کہ یہ کس قدر نکمے اور کس قدر بیکار انسان ہیں۔

بیگم! بیویوں کی تنقیدیں شوہروں کے حق میں معتبر نہیں ہوتیں، تم کسی بھی بیوی کو ٹٹول کر دیکھ لو وہ یہی کہے گی کہ اس کا شوہر بیکار ہے، تم ایک دن صوفی ہل من مزید کے بارے میں بھی کہہ رہی تھیں کہ ان کی بیوی نے ان کے اندر وہ وہ برائیاں ثابت کیں جن برائیوں کے بارے میں کراماً کاتبین تک بے خبر تھے۔ بیگم میں جانتا ہوں، صوفی بلغم مسلم سماج میں اپنا کوئی مقام نہیں رکھتے، ان کی اوقات رکشہ پولروں سے بھی زیادہ گئی گزری ہے اور یہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں لیکن کوئی برے سے برے انسان بھی کسی وقت سنبھل جائے کچھ نہیں کہا جا سکتا، مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ بیگم صوفی بلغم کو بزرگوں کی دعا لگ گئی ہے اور انہوں نے خود کو بدلنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر میں کیوں نہ ان کا ساتھ دوں۔

بانو نے مجھے ان عجیب نظروں سے دیکھا جن سے خاص اوقات میں وہ مجھے دیکھتی ہے اور میں نے بھی اپنی گردن ڈال دی جس طرح میں خاص اوقات میں ڈال دیتا ہوں۔ اب بانو کا موڈ صحیح ہو چکا تھا اس کی یہ خاص ادا ہے پہلے تھوڑا ستاتی ہے، خود تلملاتی ہے، مجھے بھڑکاتی ہے اور پھر رابعہ بصری بن جاتی ہے، وہ ہنس بھی دی، پھر بولی۔

چلو بھئی، دے دو ان کا ساتھ اور بنا دو قائد ملت، لیکن آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی کیوں کہ صوفی بلغم دیکھنے میں بالکل لال بجھکڑ محسوس ہوتے ہیں اور ان میں بات کرنے کی بھی قطعاً اہلیت نہیں ہے، انہیں دیکھ کر تو قبر کا اندھیرا یاد آتا ہے، یہ قوم کو کیسے مطمئن کریں گے۔

بیگم، یہ کچھ بنیں یا نہ بنیں اگر ہماری کوشش رہی تو انہیں کم سے کم امیر الہند تو بنا ہی دیں گے کیوں کہ یہ وہ فارمولہ ہے جس میں ہلدی اور پھٹکری لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی اگر ایک درجن آدمی بھی کسی کو امیر الہند کہہ دیں تو وہ آناً فاناً امیر الہند بن جاتا ہے۔

پھر ایک دن میری ملاقات صوفی بلغم سے ہو گئی اور میں نے پوچھا کہ جو سبق میں نے تمہیں پڑھایا تھا تم نے اسے یاد رکھا۔

کہنے لگے ابھی تو جھوٹ بولنے کی الزامات اچھالنے کی خود کو پیش مادر خواہ ثابت کرنے کی اور ہندوستان کی الٹی سیدھی تاریخ بتا کر اپنے آباؤ اجداد کو گاندھی جی کا چیلا بتانے کی مشق اور ساتھ ساتھ بے حیائی کا چولہ اوڑھنے کی کوشش ابھی گھر میں ہی کر رہا ہوں اور الحمد للہ اہل خانہ بہت

متاثر ہو رہے ہیں۔

جب تم تقریر کرتے ہو کون کون تقریر سنتا ہے، فی الحال تو بس ابو اور امی ہی بیٹھتے ہیں اور چھوٹا بھائی جو نیم دیوانہ ہے وہ بھی جلسہ گاہ میں بیٹھ جاتا ہے اور بات بات پر تالیاں بجاتا ہے، جس سے ایک طرح کی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے لیکن میرے والد کا کہنا ہے کہ اگر ابوالخیال فرضی کی صحبت میں اٹھو بیٹھو گے تو وہ تمہیں کامیاب قسم کا لیڈر ضرور بنا دے گا، وہ کہتے ہیں کہ تم اسی کا دامن تھامو۔

میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دوں گا اور تمہیں ایسا لیڈر تو بنا ہی دوں گا جیسے ہمارے لیڈر ہیں اور جو محض اداکاری اور مکاری سے قوم کے خیر خواہ بنے ہوئے ہیں، جب کہ قوم کی خیر خواہی سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ میری عقل میں اضافہ ہو۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں، تمہیں خود کو بس عقل مند ثابت کرنا ہے اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ یہ بولنا ہے کہ بس تم ہی اس لاوارث قوم کے واحد سربراہ ہیں اور تم ہی ایک دن اس قوم کی نیا پار کرا سکتے ہو۔ اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہوئے جھجک گئے تو سمجھو تمہارا بیڑہ غرق ہوا وہ مجھ سے الگ ہوئے تو میں یہ سوچنے لگا، کیسے کیسے بے وقوف ہماری قوم میں پیدا ہو گئے لیکن میں یہ بھی سوچنے پر مجبور ہوں کہ ایسے بے وقوفوں کو قوم اپنا پیشوا بنا رہی ہے۔

اور خود بھی اپنے ابلہ ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں، کاش اس قوم کی آنکھیں کھل جائیں اور کاش وہ اپنے قائدوں سے حساب و کتاب کر لے۔

مجھے یاد آ گیا کہ زمانہ میں مجھ پر بھی قوم کی قیادت کرنے کا جنون سوار ہوا تھا اور میں نے بھی کھدر کا لباس پہننے کو اپنا شعار بنا لیا تھا، کھدر کے مخصوص لباس اور مخصوص قسم کی ٹوپی میں دیکھ کر میری قوم کے اچھے بھلے لوگ بھی مجھے پرنام کرنے لگے تھے اور مجھے اس طرح دیکھتے تھے کہ جیسے سبھاش چندر بوس کی روح میرے جسم میں پناہ گزیں ہو گئی ہو۔ اس دور میں میرے دوستوں نے مجھے قوم کا واحد نمائندہ تسلیم کر لیا تھا اور مجھے "تائے ملت" کا خطاب دن دہاڑے عطا کر دیا تھا۔ اس خطاب کے بعد میں اپنے گھر میں بھی کافی حد تک معزز سا ہو گیا تھا لیکن الیکشن میں جب ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے بعد جب مجھے ایک حد جس سے بھی کم ووٹ ملے تھے تو مجھے منہ کی کھانی پڑی تھی اور یا تو نے رحم کھا کر میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا اس لیڈری میں عزت سادات بھی گئی۔

(یادِ زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ ؎

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اکتوبر	قمروشمس	تثلیث	۳۵-۱
۲راکتوبر	قمروزحل	تسدیس	۲۶-۵
۲راکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۴۲-۱۲
۴راکتوبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۳-۳
۴راکتوبر	قمروزحل	تربیع	۴۸-۱۲
۵راکتوبر	زہرہ ومریخ	قران	۲۳-۲۲
۶راکتوبر	قمروزحل	تثلیث	۵۶-۱۶
۷راکتوبر	قمروشمس	مقابلہ	۲۲-۳
۷راکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۷-۴
۸راکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۱۵-۱۶
۸راکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۵-۱۹
۹راکتوبر	شمس وعطارد	قران	۲۳-۲
۱۰راکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۳۸-۸
۱۰راکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۳۳-۱۳
۱۱راکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۴۱-۱
۱۱راکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۲۱-۶
۱۲راکتوبر	قمروشمس	تربیع	۵۵-۱۷
۱۳راکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۲-۱
۱۳راکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۱۳-۱۳
۱۵راکتوبر	قمروعطارد	تسدیس	۱۶-۱۱
۱۶راکتوبر	شمس وزحل	تسدیس	۴۳-۱۶
۱۷راکتوبر	قمرومریخ	قران	۵۶-۱۶
۱۸راکتوبر	عطاردومشتری	قران	۲۴-۱۴
۲۰راکتوبر	قمروشمس	قران	۴۱-۰۰
۲۲راکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۵-۱۷
۲۵راکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۴۳-۸
۲۶راکتوبر	شمس ومشتری	قران	۳۹-۲۳
۲۹راکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۳۱-۶
۳۰راکتوبر	قمروشمس	تثلیث	۴-۱۹
۳۱راکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۵۱-۲۲

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم نومبر	قمروزحل	تربیع	۳۷-۲
کیم نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۱۲-۲۳
۳نومبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۰۰-۶
۴نومبر	قمروشمس	مقابلہ	۵۳-۱۰
۵نومبر	قمرومشتری	مقابلہ	۳۹-۱۷
۷نومبر	قمروزحل	مقابلہ	۲۷-۸
۸نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۷-۲
۹نومبر	قمروعطارد	تربیع	۴۴-۲۲
۱۰نومبر	قمرومشتری	تربیع	۱۶-۵
۱۰نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۴-۱۴
۱۱نومبر	قمروشمس	تربیع	۶-۲
۱۲نومبر	قمروزہرہ	تربیع	۱-۱۵
۱۳نومبر	قمروشمس	تسدیس	۲۵-۱۲
۱۳نومبر	زہرہ ومشتری	قران	۴۵-۱۳
۱۵نومبر	قمرومریخ	قران	۳۸-۸
۱۶نومبر	قمروزحل	تسدیس	۲۰-۶
۱۷نومبر	قمرومشتری	قران	۲۳-۵
۱۸نومبر	قمروشمس	قران	۱۲-۱۷
۲۰نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۷-۱۲
۲۰نومبر	قمروعطارد	قران	۶-۱۶
۲۱نومبر	قمروزحل	قران	۵۶-۵
۲۲نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۶-۱۷
۲۴نومبر	قمرومشتری	تربیع	۲۵-۱۱
۲۵نومبر	قمروشمس	تثلیث	۲۶-۱۶
۲۷نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۲۱-۹
۲۸نومبر	عطاردوزحل	قران	۲۸-۱۲
۲۸نومبر	قمروعطارد	تربیع	۳۸-۱۱
۲۹نومبر	قمروشمس	تثلیث	۵۱-۱۶
۳۰نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۴۲-۲۰
۳۰نومبر	قمروعطارد	تثلیث	۷-۱۲

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم دسمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۳۷-۲۰
۳دسمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۷-۶
۳دسمبر	قمروعطارد	مقابلہ	۲۹-۲۲
۴دسمبر	قمرومریخ	تثلیث	۲۶-۲۱
۵دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۸-۲۱
۶دسمبر	قمرومریخ	تربیع	۱۵-۲۳
۷دسمبر	مریخ وزحل	تسدیس	۵۰-۲
۸دسمبر	قمرعطارد	تثلیث	۵۰-۲۲
۹دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۰-۴
۱۰دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۴-۰۰
۱۱دسمبر	قمروزحل	تربیع	۳۲-۸
۱۲دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۱۱-۱۲
۱۳دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۸-۲
۱۴دسمبر	قمرومریخ	قران	۵۳-۰۰
۱۵دسمبر	عطاردوزہرہ	قران	۳۸-۱۹
۱۷دسمبر	قمروعطارد	قران	۲۶-۱۴
۱۸دسمبر	قمروشمس	قران	۵۰-۱۱
۱۹دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۴۴-۷
۲۰دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۲-۱
۲۱دسمبر	قمرومریخ	تربیع	۴۲-۲۳
۲۲دسمبر	شمس وزحل	قران	۳۸-۲
۲۳دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴۲-۱۵
۲۴دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۰۰-۲۲
۲۵دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۴۹-۲
۲۶دسمبر	قمروزہرہ	تربیع	۰۰-۸
۲۷دسمبر	قمروعطارد	تثلیث	۵۶-۷
۲۸دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۱۶-۰۰
۲۹دسمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۵۹-۸
۲۹دسمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۳۳-۲۳
۳۱دسمبر	قمروعطارد	مقابلہ	۵۹-۱۷

شرف قمر

۷؍اکتوبر صبح ۸ بج کر ۴۶ منٹ سے ۷؍اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۲۷ منٹ تک۔ ۳؍نومبر شام ۶ بج کر ۳۳ منٹ سے ۳؍نومبر رات ۸ بج کر ۱۲ منٹ تک۔ یکم؍دسمبر صبح ۵ بج کر ۲۸ منٹ سے یکم؍دسمبر صبح ۷ بج کر ۸ منٹ تک۔ ۲۸؍دسمبر سہ پہر ۳ بج کر ۲۰ منٹ سے ۲۸؍دسمبر ۵ بج کر ۳ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہت مؤثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں مثبت کام کرنے کے نتائج انشاء اللہ جلد برآمد ہوگے۔

اوج قمر

۱۵؍اکتوبر شام ۴ بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۷؍اکتوبر رات ۱۱ بج کر ۴ منٹ تک۔ ۱۱؍نومبر رات ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۴؍نومبر صبح ۴ بج کر ۵۶ منٹ تک۔ ۹؍دسمبر صبح ۴ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۱؍دسمبر صبح ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ تک قمر حالت اوج میں رہے گا، جن حضرات سے شرف قمر کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اوج قمر کے اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

قمر در عقرب

۲۰؍اکتوبر صبح ۷ بج کر ۱۰ منٹ سے ۲۲؍اکتوبر شام ۵ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۱۶؍نومبر دوپہر ایک بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۸؍نومبر رات ۱۲ بج کر ۲۸ منٹ تک۔ ۱۳؍دسمبر شام ۵ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۶؍دسمبر صبح ۶ بج کر ۳۷ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا، ان اوقات میں سفر، منگنی، شادی اور اپنے اہم کاموں کی شروعات سے پرہیز کریں۔

ہبوط قمر

۲۰؍اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۵۹ منٹ سے ۲۰؍اکتوبر دن ۱۲ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۱۶؍نومبر شام ۵ بج کر ۴۰ منٹ سے ۱۶؍نومبر شام ۷ بج کر ۳۶ منٹ تک قمر حالت حالت ہبوط میں رہے گا، یہ اوقات منفی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں منفی کام کرنے سے باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

تحویل آفتاب

۲۳؍اکتوبر دن ۱۰ بج کر ۳۶ منٹ پر آفتاب برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍نومبر صبح ۸ بج کر ۳۶ منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۱؍دسمبر رات ۹ بج کر ۵۹ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا، یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں، ان اوقات میں اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات اپنے رب کے حضور میں پیش کریں، انشاء اللہ مرادیں پوری ہوں گی۔

اوج عطارد

۲۰؍اکتوبر رات ۱۲ بج کر ۴۴ منٹ سے ۲۰؍اکتوبر دن ۳ بج کر ۴۲ منٹ تک عطارد حالت اوج میں رہے گا، تعلیم اور امتحان میں کامیابی کے لئے تعویذات تیار کرنے کا مؤثر وقت۔

ہبوط زہرہ

۱۱؍اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۱۳ منٹ سے ۱۲؍اکتوبر صبح ۵ بج کر ۳۶ منٹ تک زہرہ حالت ہبوط میں رہے گا، نفرت وعداوت کے تعویذ تیار کرنے کا مؤثر تین وقت۔

سیاروں کی رجعت

عطارد ۱۷؍اکتوبر در برج عقرب بحالت استقامت رات ایک بج کر ۴۹ منٹ

عطارد ۶؍نومبر در برج قوس حالت رجعت دن ایک بج کر ۷ منٹ

عطارد ۲۳؍دسمبر در برج قوس حالت استقامت صبح ۷ بجکر ۲۳ منٹ

زہرہ ۱۴؍اکتوبر در برج میزان حالت استقامت دن ۳ بجکر ۴۵ منٹ

زہرہ ۷؍نومبر در برج عقرب حالت استقامت شام ۴ بجکر ۱۰ منٹ

زہرہ ۱۵؍دسمبر در برج جدی حالت استقامت صبح ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ

مریخ ۲۲؍اکتوبر در برج میزان حالت استقامت رات ۱۲ بجے

مریخ ۹؍دسمبر در برج عقرب حالت استقامت دن ۲ بج کر ۳۰ منٹ

مشتری ۱۰؍اکتوبر در برج عقرب حالت استقامت شام ۶ بجکر ۵۱ منٹ

منزل شرطین: ۵؍اکتوبر رات ۲ بجے، یکم؍نومبر دن ۱۲ بج کر ۱۲ منٹ، ۲۸؍نومبر رات ۱۰ بجے، ۲۶؍دسمبر صبح ۵ بج کر ۵۶ منٹ۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے کے شائقین توجہ دیں۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ——— پھر دیکھیے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

نظرات قمر و زحل

(۱) جب قمر بغض کواکب سے نحس حالت رکھتا ہو اور بعض سے سعد بھی ہو تو ایسے وقت میں کوئی کام کرے تو نہ اپنے کو فائدہ ہوتا نہ دوسروں کو۔ جب ایک ستارہ سے نظر سعد ہو اور دو ستاروں سے نحس نظر ہو تو عمل بے کار ہوگا جیسا کہ پانی میں پڑا پتھر ۔ اگر اس وقت قمر آبی میں ہو تو فلاح ہرگز نہ دے گا۔

(۲) جب دو سعد ستارے اس سے ناظر ہوں اور ایک ستارہ نحس بھی ناظر ہو تو کوئی کام کیا جائے۔ وہ بحکم خدا پورا ہوگا بلکہ نحس کا صدقہ کردیں تو بہتر ہوگا۔ مثلاً زحل ہو تو کالا بکرا یا کالا مرغا، مریخ ہو تو مینڈھا یا مرخ رنگ کی گائے یا سرخ رنگ کا مرغا صدقہ کریں۔

قران قمر و زحل

۳ر نومبر ۲۰۱۷ء، بروز پیر

(۳) اگر زحل قمر سے قران کرے تو ناقص ہوتا ہے۔

(۴) اگر زحل کا قران کسی آتشی ستارہ کے ساتھ ہو تو جنگ و فساد کی خبر ملتی ہے۔

(۵) اگر زحل کا قران کسی بادی ستارہ کے ساتھ ہو تو دو چیزوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہوا سے نقصان یا بیماری کا اندیشہ۔

(۶) اگر زحل کا قران کسی خاکی ستارہ سے ہو تو دو امر کا اتفاق ہوتا ہے، بیماری کا اندیشہ یا رزق میں کمی۔

(۷) اگر زحل کا قران کسی آبی ستارہ سے ہو تو دو امر کا اندیشہ ہوتا ہے، خشکی یا دریا کے متعلق اہم خبر ملے۔

(۸) اگر قمر زحل سے قران کرے تو ہر کام کے لئے ناقص ہوتا ہے۔ اس وقت جو کام کرے اس میں تکلیف اٹھائے۔ مشقت اور سختی پیش آئے۔ اگر اس وقت اولاد پیدا ہو تو زندہ نہ رہے۔

اگر اس وقت گھر بنائے تو اس میں جن بھوت کا دخل ہو جائے۔ اگر جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو غرق ہو جائے اور وہ کشتی منزلِ مقصود تک پہنچ پائے۔ نیا کپڑا پہنا جائے تو آئندہ کپڑا مشکل سے ملے۔

اگر اس نظر میں درخت لگائے تو وہ درخت پھل نہ دے گا۔ اگر اس وقت صدر یا وزیر یا کسی سے بھی وفا کا دم بھرے تو بے فائدہ ثابت ہو بلکہ ضرور نقصان درپیش رہے۔ اگر کوئی صدر یا وزیر اس وقت حلف اٹھائے تو عدل وفا اور خدمت سے قاصر رہے بلکہ جابر و قاتل ثابت ہو اور لوگوں کو اس طرح کھائے جیسا کہ لکڑی کو گھن کھاتا ہے۔ باطل راستے پر حکم چلائے۔ جس کے ذرا سا بھی خلاف ہو اس کی جائیداد تباہ کردے۔ بادشاہ ہو تو ۱۵ مہینوں سے زیادہ حکومت نہ کرے۔ صدر ہو تو سات مہینے سے زیادہ نہ رہ سکے۔ وزیر ادنیٰ ہو تو پانچ مہینے سے زیادہ نہ رہ سکے۔

(۹) اگر کوئی اس نظر میں مکان بنائے تو فقر و فاقہ پیش آئے یا مر جائے، مکان میں جنات بھی داخل ہوں۔ برخلاف اس کے اس نظر میں نحس کام کرے تو کامیابی ہو۔ اگر اس نظر میں سحر جادو سیکھا جائے تو خوب کامیاب ہو۔ اگر دشمن اس وقت گھر سے نکلے تو مکان میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۰) اس مقارنہ میں کوئی کام کرے تو پھر صدقہ دے تاکہ نحس اثر سے محفوظ ہو۔ صدقہ کالی چیز کا ہونا چاہئے۔ کالی گائے یا کالی بھیڑ یا مرغا یا سات رنگ کی کالی چیزیں صدقہ دے۔

تثلیث قمر و زحل

۲۵ر اکتوبر ۲۰۱۷ء، بروز بدھ

(۱) اگر دونوں کے درمیان نظر تثلیث ہو۔ یعنی سعد اکبر نظر ہو تو ہر کام میں قوی اور مبارک ہے۔ اگر سفر کرے تو کامیاب ہو، مال تجارت فروخت کرے تو فائدہ ہوگا۔ سفر پر جائے تو اپنے گھر صحیح وسلامت واپس آئے۔ اس وقت شادی کرے تو اولاد شریف اور نیک سیرت پیدا ہو اور صاحب برکت ہو۔ اس وقت کھیتی کرے یا باغ لگائے تو برکت ہوگی۔ اگر اس وقت بچہ کی ختنہ کرے تو وہ شریف بن جائے گا اور لوگ اس سے بہت خوش رہیں گے۔ محبت سے پیش آئیں گے۔

(۱۲) اگر کوئی صدر یا وزیر یا حاکم حلف اٹھائے تو وفادار مستحکم اور مضبوط ثابت ہو۔ اگر صدر یا بادشاہ حلف اٹھائے تو وہ حسب اقرار کام کرے گا اس وقت کسی حاکم کی تقرری مبارک ثابت ہوگی۔ تمام وزراء، امراء اس سے محبت کریں گے۔ اندازہ ہے دو سال کی حکومت میں عدل و انصاف کو خوب پھیلا دے گا۔

تربیع قمر وزحل

۱۴ر اکتوبر ۲۰۱۷ء، بروز ہفتہ

(۱۳) جب قمر و زحل میں نظر تربیع ہو تو وہ سب کاموں کے لئے ناقص ہے۔ اگر اس وقت سفر کیا تو مسافرت میں ہی رہے گا۔ غم و فکر اور پریشانی ہوگی۔ اگر نیا لباس پہن لیا تو بیماری بدن میں داخل ہوگی اور آئندہ بھی مشکل سے کپڑا ملے گا، اگر اس وقت نکاح ہو تو لڑائی جھگڑا اور تکرار ہو۔ دشمنی پیدا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس عورت سے مردہ بچے پیدا ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ انسانی صورت سے مشابہت نہ رکھے۔

(۱۴) اگر زراعت یا نخل کاری کا رے تو وہ زراعت تباہ ہو۔ درخت بھی مرجائے یا پھل دے تو برابر وزن کا نہ ہوا۔ اگر اس وقت گھر بنانا شروع کرے تو مال ختم ہو اور فقر و فاقہ پیش آئے۔ اس وقت بچے کی ختنہ کرے تو وہ بے عقل ہوگا یا پاگل جیسا ہوگا۔ نہ اس سے کوئی برکت ہو نہ لوگ اس سے محبت کریں۔

(۱۵) اگر مذکورہ وقت میں کوئی حاکم یا وزیر یا صدر حلف اٹھائے یا کوئی جماعت حلف وفاداری اٹھائے تو وطن میں قحط واقع ہو یا بادشاہ تخت نشین ہو تو قحط واقع ہو۔ وزراء اور امراء آپس میں دشمنی رکھیں اور حاکم اعلیٰ سحر یا زہر یا تلوار یا گولی سے ہلاک ہوگا۔ صرف پانچ سال حکومت کرے۔

تسدیس قمر وزحل

۲ر اکتوبر ۲۰۱۷ء، بروز پیر

(۱۶) یہ نظر تمام کاموں کے لئے مبارک ہے سعد ہوتی ہے۔ اگر تجارتی سفر کرے تو فائدہ ہو یا سفر کر کے کہیں جائے تو لوگ محبت سے پیش آئیں گے۔ کافی برکت ہو اور صحیح و سلامت واپس ہوگا۔ اگر نیا کپڑا پہنے تو فوری دوسرا کپڑا ملے گا اور بدن بھی نہایت پھرتی اور تندرست رہے گا۔ اگر اس وقت نکاح کرے تو عورت نیک سیرت ملے یا برکت ہو۔

(۱۷) اگر کوئی سلطان یا صدر اختیارات سنبھالے تو وزراء، امراء اس کے ساتھ موافقت کریں گے۔ اگر اس وقت زراعت کرے تو خیر و برکت ہو۔ اگر کشتی یا جہاز بنائے یا چلائے تو کمائی خوب کرے۔ صاحب کشتی خرم رہے، اگر اس وقت بادشاہ رعایا کے لئے سوگند کھائے تو دونوں نیک دل، نیت صادق اور خوش و خرم رہیں، جن پر اس کے حکم کا اطلاق ہوگا۔

قران شمس وعطارد

۱۲ دسمبر بروز منگل ۹ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوگی۔ شمس وعطارد کا قران ہے۔ یہ قران دوپہر ایک بج کر ۳ منٹ سے شروع ہو کر اور یہ وقت سعد ۱۳ دسمبر بروز بدھ ۵ بجکر ۱۷ منٹ تک جاری رہے گا۔ اس وقت مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے پُر کریں اور ایسے بچے کے گلے میں ڈالیں جو تعلیم پا رہا ہو اور تعلیم کے سلسلے میں ترقی اور کامیابی کا خواہش مند ہو۔ یہی نقش ذہنی قوت یادداشت کی طاقت اور عقل وفہم کی صلاحیت کو بھی کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس کے لئے اس نقش کو طشتری پر مذکورہ اوقات میں لکھ لیں اور کم سے کم چار طشتری پر مذکورہ اوقات میں لکھ لیں، یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھیں، اتوار کو ایک طشتری پانی سے دھو کر بچے کو پلا دیں۔ انشاء اللہ کند ذہنی ختم ہو جائے گی اور قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۱۵	۱۶۲۹	۱۶۲۶	۱۶۲۲
۱۶۲۷	۱۶۲۱	۱۶۱۶	۱۶۲۸
۱۶۲۰	۱۶۲۴	۱۶۳۱	۱۶۱۷
۱۶۳۰	۱۶۱۸	۱۶۱۹	۱۶۲۵

یہ نقش طشتری پر گلاب وزعفران سے باوضو ہو کر لکھیں اور ہر اتوار کو بچے کو پلائیں، لگاتار چار اتوار تک۔

☆☆☆

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تسدیس شمس وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار دوپہر دو بج کر ۳۰ منٹ پر ہوگی۔ ۱۶ اکتوبر بروز پیر شام ۴ بجکر ۴۳ منٹ پر یہ وقت سعد مکمل ہوگا اور ۱۷ اکتوبر بروز منگل شام ۶ بجکر ۵۷ منٹ پر یہ وقت ختم ہو جائے گا۔ اس وقت برائے طلب حاجات وضروریات برائے ترقی برائے کشادگی رزق و برائے کامرانی نقوش لکھیں، انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔ اگر اس وقت سعد میں نقش بنا کر اپنے پاس رکھیں تو کامیابیوں سے ہمکنار رہیں گے۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

تربیع مریخ وزحل

اس نحس وقت کی شروعات ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز منگل رات ۱۲ بجکر ۲۷ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت نحس ۱۱ اکتوبر بروز بدھ شام ۷ بجکر ۷ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت نحس ۱۳ اکتوبر بروز جمعہ دوپہر ایک بج کر ۵۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت نحس میں دشمن کی زبان بندی کے لئے اس نقش خالی البطن کو لکھ کر درمیان کے خانہ میں دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھ کر نقش کو قبرستان میں دبا دیں۔

۷۸۶

۱۳۶۴	۳۹۰۷	۴۸۸
۳۴۱۹		۲۴۴۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

تسدیس زہرہ وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۲ نومبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات کو شام ۵ بجکر ۱۲ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت سعد ۳ نومبر بروز جمعہ دوپہر ۲ بجکر ایک منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۴ نومبر بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجکر ۴۹ منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت سعد میں مقدمہ میں کامیابی اور کسی بھی مہم میں کامیابی اور کسی بھی انٹرویو اور امتحان میں کامیابی اور برتری حاصل کرنے کے لئے سورۂ یٰسین کا نقش خالی البطن لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ درمیان خانہ میں اپنا اور والدہ کا نام لکھیں۔ اگر یہ نقش دو عدد لکھیں تو بہتر ہے۔ ایک نقش ہرے بھرے درخت پر لٹکا دیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۰	۱۳۷۶۱۰	۱۸۳۵۰
۱۲۹۱۶۰		۹۲۲۵۰
۳۶۹۰۰	۷۳۸۰۰	۱۱۰۷۱۰

تربیع زہرہ وزحل

اس نحس وقت کی شروعات ۷ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ رات ۹ بجکر ۵۲ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت نحس ۸ اکتوبر بروز اتوار شام ۶ بجکر ۲۳ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت نحس ۹ اکتوبر بروز پیر دوپہر ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت نحس میں دشمنوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے اور ان میں انتشار پیدا کرنے کے لئے سورۂ مائدہ کا نقش خالی البطن لکھیں اور احاطۂ قبرستان میں دبا دیں، درمیان خانہ میں اپنا مقصد لکھیں اور نقش کے نیچے ان لوگوں کے نام لکھ دیں جن میں تفرقہ پیدا کرنا ہے لیکن یہ بات

واضح رہے کہ ناجائز امور میں اور اچھے اور نیک لوگوں کے خلاف اس نقش کا استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار رہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۲۱۳۶	۵۶۵۶۹۸	۷۰۷۱۲
۴۹۴۹۸۶		۳۵۳۵۶۰
۱۴۱۴۲۴	۲۸۲۸۴۸	۴۲۴۲۷۲

قران شمس ومشتری

اس وقت سعد کی شروعات ۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز بدھ شام ۴ بجکر ۵۱ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات رات ۱۱ بج کر ۳۹ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت پھر ۲۸؍اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۶ بجکر ۲۶ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں حوصلہ بڑھانے، عزائم میں پختگی پیدا کرنے اور اپنی روحانیت میں اضافہ کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور درمیان خانہ میں اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔

۷۸۶

۲۳۶۴	۶۳۰۹	۷۸۸
۵۵۲۱		۳۹۶۰
۱۵۷۶	۳۱۵۲	۴۷۳۳

قران شمس وعطارد

اس وقت سعد کی شروعات ۱۲ دسمبر ۲۰۱۷ء بروز منگل رات ۹ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوگی اور یہ وقت سعد ۱۳ دسمبر بروز بدھ صبح ۷ بجکر ۱۸ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۱۳ دسمبر بروز جمعرات شام ۵ بجکر ۱۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں اپنی ترقی کے لئے ہر کام میں مکمل کامیابی کے لئے اور اپنا انجام بخیر ہونے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، درمیان خانہ میں اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۰	۱۴۷۶۱۰	۱۸۴۵۰
۱۲۹۱۶۰		۹۲۲۵۰
۳۶۹۰۰	۷۳۸۰۰	۱۱۰۷۱۰

قران زہرہ ومشتری

اس وقت سعد کی شروعات ۱۲ نومبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار کو دوپہر ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۳ نومبر بروز پیر کو دوپہر ایک بجکر ۴۵ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۱۴ نومبر بروز منگل کو دن ۱۲ بجکر ۵۱ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں دستِ غیب حاصل کرنے کے لئے یہ نقش تیار کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵۳	۳۶۱۸	۴۵۱
۳۱۶۷		۲۲۵۵
۹۰۲	۱۸۰۴	۲۷۱۶

درمیان خانہ میں ''برائے دستِ غیب'' لکھیں اور نقش کے نیچے یہ آیت لکھیں:

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ.

اس نقش کو لکھنے کے بعد مذکورہ آیت کی زکوٰۃ ادا کریں، نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں اور اس نقش کو سامنے رکھ کر روزانہ عشاء کے بعد آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

۴۰ دن کے بعد نقش کو گلے میں ڈال لیں اور روزانہ ۲۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھتے رہیں، انشاء اللہ ۴۰ دن کے بعد دستِ غیب کی دولت سے سرفراز ہوں گے اور روزانہ حسب ضرورت پیسے ملتے رہیں گے۔ دستِ غیب کا ذکر کسی سے نہ کریں ورنہ یہ دولت بند ہوجائے گی۔

دورانِ عمل ایک روٹی روز خیرات کریں، ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ رہیں، زبان سے متعلق کوئی گناہ ہرگز نہ کریں، اس نقش کو چاندی کے ڈبیہ میں بند کرکے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ دورانِ عمل اس نقش کو روزانہ ۶۶ مرتبہ لکھیں اور آٹے میں گولیاں بناکر دریا میں ڈال دیں۔ آخری دن ۶۷ نقش لکھیں، جو نقش سب سے آخر میں لکھیں اس کو اس نقش کے ساتھ ملاکر جو قران وزہرہ ومشتری کے وقت لکھا تھا چاندی کی ڈبیا میں رکھ لیں اور روزانہ ۲۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر اس ڈبیا پر ہمیشہ دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ دستِ غیب کی دولت جاری رہے گی۔ ☆☆

شرف قمر

ہر ماہ آنے والا ایک سعد اور پُر اثر وقت
جس سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

خالد اسحاق راٹھوڑ

شرف قمر ایک ایسا سعد وقت ہے جو ہر ماہ عملیاتی حوالے سے حاصل ہوتا ہے۔ کوکب کوئی بھی ہو اس کی شرفی حالت اس کی سعادت کا باعث بنتی ہے اور عملیاتی حوالے سے ایک ایسے کوا کبی وقت کی نشان دہی کرتی ہے جب مسائل کے حل کے حوالے سے حسب ضرورت روحانی اعمال ونقوش تیار کئے جا سکتے ہیں۔

شرف قمر کا وقت تو خاص طور پر متفرق اور متنوع اعمال کے لئے موثر خیال کیا جاتا ہے یعنی کوئی بھی اچھا کام ہو اس کے لئے یہ نہیں دیکھنا پڑتا کہ جاری وقت متعلقہ کواکب سعادت وشرف کا سزاوار ہے کہ نہیں۔ مطلب یہ کہ مالی معاملات کے لئے مشتری، عزت ووقار وشہرت کے لئے شمس، شادی بیاہ کے لئے زہرہ کا شرف موثر خیال کیا جاتا ہے جب کہ شرف قمر کا دورانیہ ایک ایسا موثر عملیاتی وقت ہے کہ آپ کسی بھی فکر کے بغیر قمر کے بنیادی منسوبات کے علاوہ کسی بھی دوسرے کوکب سے منسوب امور کی انجام دہی کر سکتے ہیں۔

اس قمری سعادت کی وجہ سے کسی بھی اعمال خیر کی تیاری کے لئے طویل وقت انتظار کی کیفیت میں بسر نہیں کرنا پڑتا۔ شرف مشتری میں کوئی عمل تیار کرنا چاہیں تو بارہ سال انتظار کریں۔ شرف زحل کی طاقت سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہوں تو تیس سال انتظار کریں لیکن عملی طور پر یہ ممکن نہیں ہوتا کہ کسی عمل کی تیاری کے لئے ایک سال یا تیس سال تک انتظار کیا جائے۔ ایسی صورت حال میں شرف قمر کا وقت ایسا بار بار واقع ہونے والا موثر وقت ہے جس سے بلا پریشانی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ قمر کے ذاتی منسوبات کے علاوہ انسانی زندگی کے وہ تمام امور جن کو مثبت کہا جا سکتا ہے ان کے لئے شرف قمر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شرف قمر صرف ذاتی طور پر ہی نہیں دیگر کواکب کے حوالے سے بھی موثریت کا حامل ہے۔

سطور ذیل میں بالترتیب اُن نقوش والواح کو بیان کیا جارہا ہے جن کی موثریت مسلمہ ہے۔

لوح شرف قمر واوج قمر

قمری منسوبات کو ذیل میں بیان کیا جارہا ہے یعنی ایسے امور جن کے لئے شرف یا اوج قمر کے پُر سعادت وقت میں عملیات تیار کئے جا سکتے ہیں۔

لوح شرف قمر

شرف قمر کا انتہائی سعد اور ہبوط قمر کا انتہائی نحس وقت ہر ماہ آتا ہے۔ دورانِ گردش جب قمر حالت شرف میں ہوتا ہے تو اس وقت ہر قسم کے نیک وسعد اعمال تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنی ضرورت کے مطابق ان اوقات سے فائدہ اٹھانے کے لئے متوجہ ہو سکتے ہیں۔ شرف قمر کے اوقات میں تیار کردہ نقوش والواح ہر قسم کے کاموں کے لئے موثر ہیں۔ سوان کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں جو بھی نیک مقصد ہو اس کے لئے اس سعد وقت سے فائدہ اٹھالیں۔

شرف یا اوج کسی بھی کوکب کا ہو، اثرات تو اس کے متعلقہ کوکب کے حوالے سے ہوتے ہیں لیکن اس کی موثریت اپنی جگہ اہم اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ کوکب کا شرف یا اوج میں ہونا اس کے تحت تیار کردہ عملیات کو اثر انداز اور کامیاب بنا دیتا ہے۔ اس حوالے سے جو نقش تیار کیا جاتا ہے ذیل میں بمعہ چال دیا جارہا ہے۔

روز مرہ زندگی کے معاملات اپنی اصل میں کسی بھی کوکب کے تحت آتے ہوں لیکن جب ہم عمومی صورت حال کی بات کرتے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر قمری اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے اثرات اس قدر اور موثر ہوتے ہیں کہ تمام معاملات زندگی کی روزانہ کی بنیاد پر اس کے تحت لئے جاتے ہیں۔ باوجود موثریت کے اس کے اثرات میں استحکام نہیں ہوتا، تیزی سے بدلی صورت حال اس کا خاصہ ہے۔ وہ جو روز مرہ زندگی میں بلاوجہ ایک کے بعد دوسرے مسئلہ یا پریشانی کا شکار رہتے ہیں، بنیادی طور پر قمر کی نحوست سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

دراصل قمری نحوست کسی ایک خاص سمت اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ مختلف سمتوں میں اپنے اثرات دکھاتی ہے۔ طویل عرصہ کی رکاوٹ جس طرح زحل کے تحت آتی ہے اسی طرح مختصر عرصے کی اور بار بار یا چھوٹے بڑے وقفوں سے آنے والی رکاوٹ اور پریشانی کا باعث قمری نحوست ہے۔

روزانہ آمدنی کے حوالے سے پریشانی ہوتی ہو، روزمرہ کا خرچہ نہ بنتا ہو یا جیسے ذاتی کام یا کاروبار وغیرہ میں روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے کے نتیجے میں اتنی آمدنی نہ ہوتی ہو کہ روزانہ کا خرچہ پورا ہو سکے تو ان کو لوح قمر کی ضرورت ہوگی۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ کاروبار یا کام بظاہر کافی اچھا ہوتا ہے لیکن روزانہ کی بنیاد پر مناسب آمدنی کا حصول نہیں ہوتا اور سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پریشانی اور مالی تنگی محسوس ہوتی ہے۔ یہ سب قمری اثرات کا کرشمہ ہے اور الواح قمر کا مناسب استعمال اس قسم کا واحد حل ہے۔

چال نقشی قمر بادی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش قمر

یا اللہ یاباری یاباسط

۶۵۳	۶۴۹	۶۴۲	۶۵۶
۶۴۳	۶۵۵	۶۵۴	۶۴۸
۶۵۸	۶۴۴	۶۴۷	۶۵۱
۶۴۶	۶۵۲	۶۵۷	۶۴۵

یا ودود یا رافع

یا ودود یا رافع

یہ نقش وہ ہے جو سب سے زیادہ میرے ذاتی استعمال میں ہے اور لاتعداد لوگ اس کی سعادت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

لوح قمر برائے اپاؤ

قمر کی نحوست اپنے اندر ایسا اثر رکھتی ہے کہ ہر صاحب علم اس کو مانتا اور سمجھتا ہے۔ سطور ذیل میں اس حوالے سے واقع ہونے والے اثرات کا بیان ہے تاکہ ہر فرد سمجھ سکے کہ کیا وہ تو نہیں قمر کی نحوست کا شکار۔

لوح رفع نحوست قمر

قمر کی نحوست سب سے زیادہ شیر خوار بچے کی نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔ وہ بچے جو کمزور رہ جاتے ہیں یا وہ جو عمر میں تو بڑے ہو جاتے ہیں مگر بنیادی طور پر مختلف یا کسی ایک عضو کی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے زائچہ پیدائش میں قمر نحوست کا شکار ہوتا ہے۔ ایسے تمام افراد جن کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور ان کے ذہن کے اندر خیالات کے مختلف دھارے چلتے رہتے ہیں وہ بھی نحوست قمر کا شکار ہوتے ہیں۔ جو لوگ کسی نہ کسی طور پر مائع، پانی، تیل یا سفری امور سے متعلق کاروبار کر رہے ہیں یا ان شعبوں میں ملازمت کر رہے ہیں اس جیسے جہاز رانی، مشروب سازی، ہوٹل وغیرہ تو وہ متعلقہ معاملات میں مسائل کا شکار ہیں تو وہ اپنے زائچہ پیدائش میں موجود قمر کی نحوست کو دور کرنے کے لئے خصوصی لوح رفع نحوست قمر حاصل کریں اور کامیابی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ وہ لوگ جن کو روزمرہ امور میں روزانہ یا ہر دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی مسئلہ کا سامنا ہوتا ہے اور روزمرہ امور انجام دہی چاہے گھر ہو یا دفتر مشکل ہو جاتی ہے وہ بھی درحقیقت قمری نحوست کا شکار ہوتے ہیں۔

اس حوالے سے نقش تیار کرنا نسبتاً مشکل کام ہے کیوں کہ اس قسم کے نقش میں صرف شرفی یا اوجی طاقت ہی نہیں مدنظر رکھی جاتی بلکہ دیگر نجومی کلیات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عملیاتی سمجھ بوجھ بھی بہت ضروری ہے جو کہ اوسط درجے کے عامل یا نجومی کے بس میں نہیں، اس حوالے سے اگر فرد کے ذاتی زائچہ کو مدنظر رکھا جائے تو زیادہ بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سطور ذیل میں قارئین کے لئے خاص نقش بمعہ چال بحوالہ نحوست قمر تحریر ہے، جو مہارت رکھتے ہیں تیار کر سکتے ہیں۔

چال قمری نقش قمر بادی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۵	۴	۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳

اوقاتِ نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (ستمبر اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۷ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۲/ستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۲_۱۰
۱۳/ستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۱۹_۶
۱۳/ستمبر	تربیع شمس وزحل	شروع	۱_۷
۱۴/ستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	ختم	۳۶_۲
۱۴/ستمبر	تربیع شمس وزحل	مکمل	۲۸_۸
۱۵/ستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	شروع	۳۷_۱
۱۵/ستمبر	تربیع شمس وزحل	ختم	۵۶_۹
۱۵/ستمبر	قران عطارد ومریخ	شروع	۵۴_۱۵
۱۶/ستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	مکمل	۱۳_۱
۱۷/ستمبر	قران عطارد ومریخ	مکمل	۳۱_۰۰
۱۷/ستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	ختم	۵۰_۰۰
۱۸/ستمبر	قران عطارد ومریخ	ختم	۳_۵
۲۵/ستمبر	تربیع عطارد وزحل	شروع	۲۵_۶
۲۵/ستمبر	تربیع عطارد وزحل	مکمل	۵_۲۰
۲۶/ستمبر	تربیع عطارد وزحل	ختم	۴۳_۹
۴/اکتوبر	قران زہرہ ومریخ	شروع	۲۵_۶
۵/اکتوبر	قران زہرہ ومریخ	مکمل	۲۳_۲۲
۷/اکتوبر	قران زہرہ ومریخ	ختم	۱۴_۱۴
۷/اکتوبر	قران شمس وعطارد	شروع	۳۶_۱۸
۷/اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۵۲_۲۱
۸/اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۲۳_۱۸
۹/اکتوبر	قران شمس وعطارد	مکمل	۲۳_۲
۹/اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۵۵_۱۴
۹/اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۲۷_۰۰
۱۰/اکتوبر	قران شمس وعطارد	ختم	۵۴_۱۰
۱۱/اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	مکمل	۷_۱۹
۱۲/اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۳۲_۸
۱۳/اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	۳۲_۸
۱۳/اکتوبر	تربیع مریخ زحل	ختم	۵۷_۱۳
۱۳/اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	ختم	۲۹_۲۳
۱۵/اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	شروع	۳۰_۱۴
۱۶/اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	مکمل	۴۳_۱۶
۱۷/اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	ختم	۵۷_۱۸
۱۷/اکتوبر	قران عطارد ومشتری	شروع	۲۱_۲۱
۱۸/اکتوبر	قران عطارد ومشتری	مکمل	۲۴_۱۴
۱۹/اکتوبر	قران عطارد ومشتری	ختم	۳۲_۷
۲۵/اکتوبر	قران شمس ومشتری	شروع	۵۱_۱۶
۲۶/اکتوبر	قران شمس ومشتری	مکمل	۳۹_۲۳
۲۸/اکتوبر	قران شمس ومشتری	ختم	۲۶_۶
۱۲/نومبر	قران زہرہ ومشتری	شروع	۳۸_۱۴
۱۳/نومبر	قران زہرہ ومشتری	مکمل	۴۵_۱۳
۱۴/نومبر	قران زہرہ ومشتری	ختم	۴۵_۱۲
۲۶/نومبر	قران عطارد وزحل	شروع	۱_۲۳
۲۸/نومبر	قران عطارد وزحل	مکمل	۲۸_۱۲
۵/دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	شروع	۳_۴
۶/دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	شروع	۴۴_۰۰
۶/دسمبر	قران عطارد وزحل	ختم	۳۵_۱۷
۶/دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	مکمل	۲۷_۲۱
۷/دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	مکمل	۵۰_۲
۷/دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	ختم	۴۵_۱۵
۹/دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	ختم	۴۲_۱
۱۵/دسمبر	قران عطارد وزہرہ	شروع	۷_۱۰
۱۵/دسمبر	قران عطارد وزہرہ	مکمل	۳۸_۱۹
۱۶/دسمبر	قران عطارد وزہرہ	ختم	۱۸_۵

☆☆☆

خواص چہل اسمائے ادریسی

صاحب رسالہ مجمع الدعوات علیہ الرحمہ نے شیخ شہاب الدین مقتول سے نقل کیا ہے اور جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح کبیر میں تحریر فرمایا ہے کہ خواص چہل اسماء ادریسی کے بہت ہیں جس کسی نے کچھ پایا ان اسماء اعظم کی برکت سے پایا۔

ان کے پڑھنے کے دوطریقے ہیں ایک دعوت صغیر دوسری دعوت کبیر، صغیر اس کو کہتے ہیں کہ جس میں ایک ہزار مرتبہ سے کم پڑھا جائے اور دعوت کبیر اس کو کہتے ہیں کہ جس میں ایک ہزار مرتبہ سے زیادہ پڑھا جائے۔

خاصیت اسم اول سُبحانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ یَارَبَّ کُلِّ شَئیِ وَدَارِ ئہٗ رازِقَہٗ: جس کسی کی کوئی حاجت بادشاہ یا امراء سے ہو پس جس وقت اس بادشاہ یا امیر کے روبرو جائے ۷۰ رستر مرتبہ اس اسم کو پڑھ کران کی طرف پھونکے اس اسم کی برکت سے ان کے دل میں مہر و محبت اس کی ہو اور اگر کسی شخص سے کوئی امید دنیا کی رکھتا ہو پس بروز یکشنبہ ساعت مشتری میں غسل کرے اور جامہ پاک پہنے اور بوئے خوش آگ پر سلگا کر دو رکعت نماز ادا کرے بعد فراغ نماز کے چوبیس ۲۴ رمرتبہ اس کو پڑھے پھر اپنا مطلب خدا سے طلب کرے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوا۔ اور اگر چاہے کہ کسی کو اپنے عشق میں مبتلا کرے ساعت نیک میں ایک سوبیس مرتبہ کسی خوشبودار چیز پر (مثل عطر و پھول وغیرہ پر) پھونک کر اس کو دے تاکہ وہ اس کو سونگھے بہتر ہو۔ دعوت کبیر اس اسم کی یہ ہے کہ اگر کسی جنگ میں مال غنیمت بہت ملا ہو اور اس کو بادشاہ وغیرہ کی جانب سے خوف ہو پس دعوت کبیر اس اسم اعظم کی بجالائے اس دعوت کو دعوت ربانی بھی کہتے ہیں اور دعوت ربانی میں چاہیے کہ پچیس ۲۵ رروز صحبت کا فران و مشرکانہ مردان وقحبگان وکنیز گان سے اور وہ گروہ کہ جو شریعت نبوی ﷺ کے منکر ہیں ان سب کی صحبت سے احتراز کرے اور ہر روز پانچ ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور جب شب آئے نو ہزار مرتبہ اور جب قرات اسم تمام ہو یَارَبِّ کہتے اور اس مدت میں ترک حیوانات بھی کرے پس جب مدت دعوت تمام ہو جمع مال اس کے تحت وتصرف میں رہے دوسرے شخص اس میں سے تصرف نہ کرسکے اور اس کو اس قدر اسباب و مال حاصل ہو کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہو اور اگر چاہے کہ کسی بادشاہ کو اپنا مطیع اور مسخر کرے بعد دعوت اس اسم کے اس اسم کو نگین نقرہ خالص پر کندہ کرا کر انگشتری پر رکھے اور اس انگشتری کو ہاتھ میں پہنے پس وہ بادشاہ ایسا مطیع اور مسخر جو کچھ یہ کہے وہ قبول کرے اور سب مال واسباب اپنا اس کے سپرد کرے اور جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے شرک اور کفر اس کے دل سے باہر ہو اور اس کا قلب ایسا روشن ہو از ہائے مشکل اس پر آسان ہو۔

دوسرا اسم: یَا اِلٰـہَ اْلاٰ لِھَۃَ الدفیع جَلَالِہ جو کوئی بیس روز پندرہ مرتبہ پڑھے غنی اور مالدار ہو جو کوئی اس کو دیکھے دوست رکھے اور حرمت بہت پائے۔ غوث کبیر اس اسم دوئیم کی یہ ہے کہ جوئی چاہے کہ درجات بخت اور طالع اس کا ایسا شرف حاصل کرے کہ اکابر داعیان ومشاہیر روزگار اس کے بعدار ہوں۔ اگر دعوت کبیر اس اسم کی کرے تو اس دعوت کو دعوت الٰہی کہتے ہیں چاہئے کہ دعوت الٰہی میں سترہ روز جائے خلوت میں رہے اور جامہائے پاک پہنے اور بوئے خوش آگ پر رکھے ہر روز گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے بس بعد ختم دعوت کے باری تعالیٰ دراقبال ودولت اس پر کھولے اگر صاحب دعوت کو آرزوئے سلطنت وجہانداری ہو صاحب قران جہان ہو اور اگر چاہے کہ وہ دولت ہمیشہ اس کے پاس رہے اس اسم اعظم کو نگین ہفت جوش یعنی ہفت معاون کندہ کر کے اپنے پاس رکھے وہ دولت اس سے دور نہ ہو اور اگر اس دولت میں اپنے کسی عزیز کو شریک کرے تو پارہ مصطگی اس انگشتری پر رکھ کر اس شخص کو دے کہ وہ چبائے بعر اس اسم کے اس دولت و دعادت میں شریک ہو۔

تیسرا اسم: یا اللہ الحمد فی کل فعالہ. جو کوئی بروز جمعہ غسل کرے اور لباس پاک پہنے اور نماز جمعہ ادا کرے اور گوشہ فراغت میں بیٹھ کر بوئے خوشبو لگائے اور دو سو مرتبہ اس اس کو پڑھے جو مراد چاہے انشاء اللہ برآئے لوگوں نے اس عمل کی برکت سے بہت عجائبات

دیکھے ہیں اور دعوت کبیر اس اسم کی یہ ہے کہ جو کوئی چاہے کہ خلائق میں نیک مشہور ہو پس دعوت کبیر اس اسم ہذا کی بجالائے اس دعوت کو دعوت الٰہی کہتے ہیں اور طریقہ دعوت الٰہی کا یہ ہے کہ پچاس دن ہر روز دس ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے تو دس ہزار مرتبہ پھر پڑھے بوقت اہتمام دعوت جہاں میں نیک مشہور ہو اور لوگوں کی زبان پر اس کے اوصاف حمیدہ وجاری ہوں اور خاص دیگر دعوت کبیر کی یہ ہے کہ اگر چاہئے کہ اس کے ہاتھ سے کارہائے عظیم ظاہر ہوں مثل اس کے کہ آفتاب نیچے اتر آئے اور برق عصا ئقہ بے ہنگام چمکنے لگے ایسا ہو اور بہت سے عجائبات ظاہر ہوں اس اسم کی برکت سے۔

چوتھا اسم: يَارَحْمٰنُ كُلِّ شَيْءٍ وَرَاحِمَهٗ جو شخص بدخواہ اور مردآزار ہو اور چاہے کہ یہ صفات بد اس سے دور ہوں پس اس اسم کو مشک وزعفران سے حریر سفید پر لکھے اور اپنا نام اور اپنی ماں کا نام لکھے اور اپنے گھر میں جائے پاکیزہ پر دفن کرے پس یہ صفتیں اس سے دور ہوں اور جو کوئی چاہئے کہ کسی شخص کو اپنے عشق میں مبتلا کرے پس تین روز پے درپے روزہ رکھے اور ہر روز اس اسم کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اور چوتھے ایسے مکان میں جاکر غسل کرے کہ جس کا دروزہ قبلہ رو ہو بعد غسل کے کف دست راست پر اس اسم کو لکھے اور اس شخص کے روبرو جائے اور اگر ممکن ہو سکے کہ نوشتہ مذکور کو دھو کر کسی طعام میں ملائے اور اس شخص کو کھلائے محبت اس قدر زیادہ ہو کہ بغیر اس کے اس کو چین نہ پڑے اور جناب عیسیٰ اس اسم معظم کی برکت وقوت سے مردہ کو زندہ کرتے تھے اور کور مادرزاد کو بینا کرتے تھے اور مفلوج کو درست کرتے تھے اور عامل اس معظم کا جس حیوان اور جمادات پر گزرے سب بزبان حال اس سے بات کریں اور یہ ان کی باتوں کو سمجھے اور مدت دعوت اس اسم کی انیس دن کی ہے کہ ہر روز مقام خلوت میں تیرہ ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر شب تیرہ ہزار مرتبہ۔

پانچواں اسم: يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمِيَّةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ. پس ایسا بیمار ہو کہ کسی طبیب سے اس کا علاج نہ ہو سکے پس مشک وزعفران سے کانچ یعنی شیشہ پر لکھے اور آب بنات مصری حل کرے اس کو پلائے صحت پائے اس کی عمر میں برکت ہو اور اگر اس اسم کو بطریق مذکور لکھ کر بحالت صحت پائے ہرگز بیمار نہ ہو دعوت کبیر اس اسم کی مشکل تر ہے اور مشکل ترین بھی اسی کہ قریب قریب غر دعوت کبیر چار سال ہے ہر روز دس ہزار پانچ سو مرتبہ اس اسم کا پڑھنا ہے اس کے قلم انداز کئے گئے۔

چھٹا اسم: يَا يَوْمُ فَلا يَفُوْتُ شَيْءٌ مِنْ عِلْمِهٖ وَلَا يَؤُدُهٗ مِنْ حِفْظِهٖ: اس اسم کی بھی دعوت کبیر مشکل ہے لہذا قلم انداز کی گئی۔

ساتواں اسم: يَاوَهٰذَا الْبَاقِيُّ اَوَّلُ كُلِّ شَيْءٍ وَاٰخِرُهٗ. اگر کسی کو کوئی افائدہ کسی بادشاہ یا کسی امیر سے ہو چاہئے کہ بوقت زوال غسل کرے اور جامہ پاک اور بوئے خوش سلگائے اور نماز زوال (یعنی نماز ظہر) ادا کرے اور بعد فارغ ہونے نماز کے پچاس مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے خدائے تعالیٰ اس کو جمیع دشمنوں سے محفوظ رکھے اور اگر اس عمل پر مداومت کرے یعنی ہمیشہ اس کو بجالائے تمام عمر بیمار نہ ہو اور کسی علت اور بیماری میں گرفتار نہ ہو اور اس کی عمر میں باری تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ دعوت کبیر اس اسم کی ایک سو اکسٹھ روز ہر روز پندرہ سو مرتبہ پڑھے اور واسطے خیالات فاسد و مالیخولیا وسوسائے بے دوران عشق میں گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے ان علتوں سے محفوظ رہے اور جو کوئی اس پر مداومت کرے مکائد وشیطان وجن وانس اس کے کاموں میں راہ نہ پائیں اگر عدد قرات اس اسم کے ہزار سے کمتر ہوں تو دعوت صغیر ہے اور اگر عدد قرات اس اسم کے ہزار سے زیادہ ہوں تو دعوت کبیر ہے۔

آٹھواں اسم: يَا دَائِمُ فَلا فَنَاءَ وَلَازَوَالَ لِمُلْكِهٖ: جو کوئی چاہئے کہ اپنے جمیع کاموں میں ثابت قدم رہے چاہے کہ تین روزہ رکھے اور ہر روز تین سو بار اس اسم کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے بعد اس کے ہر کام اس کا تمام کو پہونچے اور جو کوئی چاہے کہ استقلال تمام تر احوال میں پیدا خواہ دولت میں خواہ قرات میں خواہ دعوت میں پس چاہئے کہ اس اسم کی دعوت کبیر عمل میں لاکے اس اسم کی دعوت کبیر کو دعوت دائمی کہتے ہیں اور طریقہ دعوت دائمی کا یہ ہے کہ چھبیس روز روزہ رکھے اور غذا کم کھائے اور ترک حیوانات کرے تا اختتام دعوت اور جامہ پاک پہنے اور ہر روز بارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے بارہ ہزار مرتبہ پڑھے بعد ختم دعوت کے تمام عالم تونگری میں اس کا ہمسر نہ ہو اور اگر اس کا دوست ہو اور اگر اس دعوت کو بادشاہ ظالم کے لئے پڑھے ظلم اس سے دور ہو اور انصاف کنندہ ہو اور کوئی اس اسم کو ستائیس ماہ رمضان کو نگین طلا پر کندہ کرا کر انگشتری بنائے اور ہاتھ میں پہنے کوئی دشمن اس پر قابو نہ پائے۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

قسط نمبر: ۱۶۵

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

"اس پر راجہ کہنے لگا یہ سنو میرے عزیز و میری ریاست میں سے تم جو بھی شہر پسند کرو گے وہ میں تمہاری تحویل میں دے دوں گا اور وہاں تم اپنی قوت کو مجتمع اور مربوط کر سکتے ہو۔"

جواب میں یدھشٹر نے راجہ کے ایک سرحدی شہر کو پسند کیا، سو راجہ نے وہ شہر ان کے حوالے کر دیا، پانڈو برادران دروپدی کو لے کر اس شہر میں منتقل ہو گئے اور کرشن کے علاوہ ان راجاؤں کی طرف بھی انہوں نے قاصد بھجوا دیئے تھے جو ان کے دوست تھے اور انہیں یہ خبر بھی دی کہ وہ دریودھن کے خلاف حرکت میں آنے والے ہیں۔

کرشن اور دوسرے دوست راجہ بھی اپنے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے، اس کے بعد دریودھن کی طرف پیغام بھجوایا گیا کہ وہ پانڈو برادران کی آدھی سلطنت ان کے حوالے کر دیئے، جب دریودھن نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو پانڈو اور کورو برادران کے درمیان جنگ چھڑ گئی، اس جنگ میں خصوصیت کے ساتھ کرشن اور دوسرے دوست راجہ پانڈو برادران کی خلوص دل کے ساتھ مدد کر رہے تھے، یہ جنگ کئی روز تک جاری رہی، اس جنگ میں بڑے بڑے سورما کام آئے، بھیشم اس شخص کے ہاتھوں مارا گیا تھا جس کے گلے میں عزازیل نے پھولوں کا ہار پہنا دیا تھا، بھیشم کے علاوہ دریودھن اس کا باپ رادیو اور دوسرے بڑے بڑے سورما اس جنگ میں مارے گئے تھے، دریودھن کے بھائی بھی اس جنگ میں کام آگئے تھے اور نتیجتاً اس جنگ میں پانڈو برادران کو فتح نصیب ہوئی، اس طرح ایک طویل مدت کے بعد کوروں کا خاتمہ کرنے کے بعد پانڈو برادران اپنی سلطنت واپس لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

☆☆☆

پانڈو اور کوروں کی اس فیصلہ کن جنگ کے بعد یوناف اور بیوسا ہندوستان سے فلسطین کی طرف چلے گئے جب کہ عزازیل بھی عارب وبنیطہ کے ہمراہ ان سے پہلے ہی فلسطین پہنچ چکا تھا۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد فلسطین میں ایک انقلاب رونما ہو گیا تھا، آپ کے بعد آپ کے بیٹے کی غیر دانش مندانہ حرکات کے باعث فلسطین دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا، ایک حصے پر سلیمان علیہ السلام کا بیٹا رحیعام حکومت کرنے لگا تھا اور اس حصے کا نام یہودیہ رکھا گیا تھا جب کہ دوسرے حصے پر فلسطینیوں کا ایک سردار پریعام حکومت کرنے لگا تھا اور فلسطین کے اس حصے کا نام سامریہ رکھا گیا تھا، اس طرح فلسطین کے اندر یہودیہ اور سامریہ نام کی دو سلطنتیں قائم ہو گئی تھیں۔

سلیمان علیہ السلام کے بیٹے رحیعام کے بعد اس کا بیٹا ابیام حکمراں بنا، اس ابیام کے بعد اس کا بیٹا آسا اور پھر آسا کے بعد اس کا بیٹا یہوسفط یہودا یہودیہ کی سلطنت کا بادشاہ بنا، اسی طرح پریعام کے بعد اس کا بیٹا مذب سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ بنا، مذب کے بعد بھشا، اس کے بعد زمری پھر اس کا بیٹا عمری اور اور عمری کے بعد اخیاب نام کا شخص سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ ہوا، اس اخیاب کے دور حکومت میں یوناف اور بیوسا ارض فلسطین کے اندر داخل ہوئے اور اسی اخیاب کے دور میں اللہ کے پیغمبر الیاس علیہ السلام کو اس سرزمین کی طرف مبعوث کیا گیا تھا، اس دوران فلسطین کے ہمسائیوں کے اندر بھی ایک انقلاب رونما ہو چکا تھا، عرب کے صحراؤں سے آموری ایک قوت اور ایک قہر بن کر نمودار ہوئے تھے اور وہ شام پر چھا گئے تھے۔ انہوں نے آشوریوں پر پے در پے حملے کر کے انہیں اپنے علاقوں میں سمٹ جانے پر مجبور کر دیا تھا اور دمشق کو اپنا دار السلطنت بنا کر ایک مضبوط سلطنت قائم کر لی تھی، جن دنوں سامریہ پر اخیاب اور یہودیہ پر یہوسفط بادشاہ تھے ان دنوں دمشق میں روم بن ہدد نام کا ایک شخص آرامی عربوں کا بادشاہ تھا۔

☆☆☆

ایک روز عزازیل سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے مخاطب کر کے بولا۔

''اے بادشاہ! میرا نام عزازیل ہے اور بنیادی طور پر میں ایک نجومی ستارہ شناس اور رمل کا ماہر ہوں۔ اے بادشاہ میں آپ کے لئے ایک اچھی خبر بلکہ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ میں آپ کے لئے ایک خوش خبری لے کر آیا ہوں جس کے باعث نہ صرف یہ کہ آپ کی ذاتی زندگی سنور کر رہ جائے گی بلکہ آپ کی سلطنت میں بھی ایک خوش کن انقلاب رونما ہو جائے گا۔'' عزازیل کی یہ گفتگو سن کر سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اس کی طرف دلچسپی اور شوق سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اے اجنبی تو پہلی بار میرے ہاں ایک نجومی اور ستارہ شناس کی حیثیت سے داخل ہوا ہے، بہر حال تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو اگر تمہاری دی ہوئی خبر میں میری بھلائی ہوئی تو میں تمہارے مشورے، تمہاری تجویز کو ضرور اپنانے کی کوشش کروں گا۔'' اخیاب کا یہ جواب سن کر عزازیل خوش ہوا اور تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے کہنا شروع کیا۔

''اے بادشاہ! صیدا کے بادشاہ اتبعل کی ایک بیٹی ایزبل ہے، ایزبل خوبصورتی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ اس شہزادی کے ساتھ شادی کرلیں تو وہ نہ صرف عملی طور پر بلکہ فطری طور پر بھی آپ کے لئے سود مند ہوگی، آپ کی ذات کے لئے ایک سکون اور خوشی کا باعث بنے گی اور اس کا یہاں آنا آپ کی سلطنت کے لئے شادابی اور امن وسکون کا باعث بن جائے گی۔''

عزازیل کی خوش کن الفاظ پر مبنی یہ باتیں سن کر اخیاب بے حد خوش ہوا، تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہ کر مستقبل کی خوش آئند سوچوں میں کھویا رہا، پھر اس نے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''سنو اے اجنبی ستارہ شناس! تم نے واقعی مجھے ایک اچھی اور خوش کر دینے والی خبر دی ہے اگر تمہارا ستاروں کا علم یہ بتاتا ہے کہ اتبعل کی بیٹی ایزبل میرے لئے اور میری سلطنت کے لئے سرسبزی اور ثمر ریزی کا باعث بنتی ہے تو میں اس سے ضرور شادی کروں گا۔''

اس کے بعد اخیاب نے خوش ہوتے ہوئے اسے کچھ انعام دے کر فارغ کر دیا تھا۔ اخیاب کے اس کمرے سے نکل کر وہ عارب اور عبیطہ کے پاس پہنچا۔

''سنو میرے عزیزو'' وہ مسکراتے ہوئے بولا۔''میں اپنے مقصد اور اپنے مدعا میں پوری طرح کامیاب ہوا ہوں، میں نے اخیاب کے سامنے صیدا شہزادی ایزبل کی خوبصورتی کی تعریف کی اور وہ میرے ان الفاظ سے ایسا متاثر اور خوش ہوا ہے کہ اس نے ایزبل سے شادی کا فیصلہ کرلیا ہے، ایزبل جہاں خوبصورت اور پرکشش ہے وہاں بعل دیوتا کی پرستش میں انتہا پسند بھی ہے۔ جب یہ اخیاب، ایزبل سے شادی کرے گا تو ایزبل ضرور اپنے ساتھ بعل دیوتا کے بت لے کر فلسطین آئے گی اس طرح ایزبل کی وجہ سے فلسطین میں بھی خداوند قدوس کے ساتھ ساتھ بعل دیوتا کی پرستش شروع ہو جائے گی اور اس طرح ایزبل کی وساطت سے فلسطین کی سرزمین کے بام و در شرک میں جل اٹھیں گے، یہاں کی فضا شرک سے داغ دار ہوگی اور یوں بعل جبر کے ایک دیوتا کی حیثیت سے فلسطین میں مشہور ومعروف ہو جائے گا۔''

اس کے ساتھ ہی عزازیل، عارب اور عبیطہ کو لے کر سامریہ شہر کی مختلف گلیوں میں ہوتا ہوا آگے بڑھنے لگا تھا۔

☆☆☆

عزازیل کی گفتگو سے متاثر ہو کر اخیاب نے صیدا کے بادشاہ اتبعل کو اس کی بیٹی ایزبل کا پیغام بھجوا دیا جو منظور کر لیا گیا، اس طرح ایزبل کی شادی اخیاب سے ہوگئی۔ اس شادی کے موقع پر صیدا کی شہزادی ایزبل اپنے ساتھ بعل دیوتا کا بت بھی لے کر آئی تھی، یہ بت سونے کا تھا اور قد میں بیس گز اونچا تھا اور اس کے چار منہ تھے۔ اسے سامریہ کے باہر ایک بلند کوہستانی ٹیلے پر نصب کر دیا گیا تھا۔ اس ٹیلے پر بعل کے لئے ایک بہت بڑی عمارت بھی تعمیر کی گئی تھی اور چار سو تنومند نوجوان اس کی خدمت پر مقرر کر دیئے گئے تھے اور ان گنت پجاری بعل دیوتا کے مندر میں مقرر ہوئے جن کے اخراجات اخیاب برداشت کرتا تھا، اس طرح فلسطین میں ایزبل کے آنے سے شرک کی ابتدا ہوگئی تھی اور لوگ بڑھ چڑھ کر بعل دیوتا کی پوجا کرنے لگے تھے۔

یہ بعل دیوتا شام اور یمن کے درمیان پھیلی ہوئی بہت سی اقوام کا دیوتا مانا جاتا تھا اور دیگر کئی اقوام میں بھی بعل دیوتا کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی حتی کہ حجاز میں بھی جبل نام کا جو بت تھا وہ بھی بعل دیوتا ہی تھا، شمالی

شام کے علاقے راس الشمرہ کے موجودہ دور میں ملنے والی قدیم روحوں سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بعد کو موت وحیات، خوراک وزراعت اور مویشیوں کا دیوتا خیال کیا جاتا تھا، شام میں بعل دیوتا کا ایک حریف بھی تھا جو ایل کہلاتا تھا، لبنان کے شہر بالبک جو بقاع کی سطح مرتفع کے تقریباً تین ہزار آٹھ سو پچاس منٹ کی بلندی پر واقع ہے اور باغوں اور نخلستانوں سے گھرا ہوا ہے، یہ شہر بھی بعل دیوتا ہی کے نام پر آباد کیا تھا۔

شہزادی ایزبل اور بعل دیوتا کے سامریہ کی سلطنت میں آنے سے جب ہر طرف شرک وکفر کا دور دورہ ہوا تو جہالت کے اس طوفان میں خداوند قدوس نے اپنے نبی الیاس علیہ السلام کو مبعوث کیا، آپ کا تعلق تشبہ خاندان سے تھا اور آپ جلعاد شہر میں پیدا ہوئے، نبوت عطا ہونے کے بعد الیاس علیہ السلام سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے پاس آئے اور اسے شرک اور کفران نعمت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن اس نے الیاس علیہ السلام کی باتیں ماننے کی بجائے آپ سے دشمنی کرنی شروع کردی تھی۔ ان حالات میں خداوند قدوس کے احکامات کے مطابق دریائے یردن کے قریب کریت نام کے ایک نالے کی طرف چلے گئے تھے اور ساتھ ہی خداوند قدوس کی طرف سے آپ کی تسلی کے لئے آپ پر یہ وحی بھی بھیجی گئی کہ اس نالے کے اندر زندگی بسر کرتے ہوئے پریشان اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے خداوند قدوس کی طرف سے پرندے ان کے لئے کھانا لے کر آیا کریں گے اور یہ کہ وہ اس نالے سے پانی پی کر ایک وقت مقررہ تک یہاں دن گزاریں۔

پس ایسا ہوا کہ خداوند قدوس کے مطابق الیاس علیہ السلام اسی نالے میں ایک پناہ گاہ بنا کر رہنے لگے، صبح وشام خداوند قدوس کے حکم کے مطابق پرندے انہیں کھانا پہنچاتے اور نالے کا پانی پی کر آپ گزر بسر کرتے رہے، یہاں تک کہ سامریہ قحط کا شکار ہوگیا اور نالہ بھی خشک ہوگیا تب خداوند قدوس کی طرف سے الیاس علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ اس نالے سے نکل کر ماربتہ نامی قصبے کی طرف روانہ ہوجائیں اس لئے کہ وہاں خداوند قدوس کی طرف سے ایک بیوہ کو پہلے ہی حکم دے دیا گیا ہے کہ الیاس علیہ السلام کی پرورش اور دیکھ بھال کرے، ساتھ ہی الیاسؑ کو یہ بھی حکم ہوا کہ ماربتہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں الیسع نام کے ایک شخص کو بھی اپنے ہمراہ لے لیں، اس لئے کہ ان کے بعد فلسطین کی سرزمین میں الیسع ہی نبی کی حیثیت سے خداوند کے احکامات ان کے بندوں تک پہنچائیں گے۔

پس اس نالے سے نکل کر آپ ماربتہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں انہوں نے الیسع کو دیکھا جو اپنی زمین جوت رہے تھے۔ الیاس علیہ السلام ان کے قریب آئے اور جس طرح انہیں خداوند قدوس کی طرف سے حکم ملا تھا اور اس کے مطابق انہوں نے اپنی چادر الیسع پر ڈال دی جس کا اثر یہ ہوا کہ الیسع اپنا سارا کام چھوڑ کر ان کے ساتھ ہولئے اس طرح الیسعؑ اور الیاسؑ دونوں ماربتہ کے قصبے میں پہنچے۔ انہوں نے دیکھا قصبے کے باہر ایک عورت لکڑیاں چن رہی تھی، الیاس علیہ السلام کو خداوند کی طرف سے راہنمائی کی گئی کہ یہی وہ عورت ہے جس کے ذمے تمہاری پرورش اور دیکھ بھال کی گئی ہے۔ الیاس علیہ السلام لکڑیاں چننے والی اس عورت کے پاس آئے اور اسے مخاطب کرکے کہنے لگے۔

''اے خاتون! میں اور میرا یہ ساتھی دونوں پردیسی ہیں، کیا ایسا ممکن نہیں کہ تو ہمیں پانی پلائے اور ہمارے لئے کچھ کھانے کو بھی لے آئے۔'' اس پر وہ عورت الیاس علیہ السلام کو مخاطب کرکے بڑی عاجزی سے کہنے لگی۔

''اے اجنبی تو اپنے ساتھی کے ساتھ پانی تو جس قدر چاہے پی سکتا ہے لیکن قسم مجھے اپنے خدا کی میرے پاس روٹی نہیں، ہاں میرے گھر میں مٹکے اندر تھوڑا سا آٹا ہے اور مٹی کی ایک کپی میں تھوڑا سا گھی ہے، میں شہر سے باہر اس غرض سے آئی ہوں کہ لکڑیاں چنوں اور واپس جاکر اس آٹے اور گھی سے اپنے بیٹے کو کھانا پکا کردوں جو ابھی چھوٹا ہے اور اگر میں نے ایسا نہ کیا تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ مرجائے گا۔''

اس عورت کی ڈھارس بندھاتے ہوئے الیاسؑ بولے۔ ''اے معزز خاتون تو ٹھیک کہتی ہے تو مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے چل میں اپنے خدا کے حکم کے تحت تیری طرف آیا ہوں، دیکھ میرے خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جب تک میں اپنے ساتھی کے ساتھ تیرے یہاں قیام کروں گا اور جب تک یہاں قحط پھیلا ہوا ہے اس وقت تک تیرے اس مٹکے سے آٹا اور گھی کی کپی سے گھی ختم نہ ہوگا۔ وہ عورت سمجھ گئی کہ یہی وہ شخص ہے جس کی دیکھ بھال کے لئے اسے اشارہ کیا گیا تھا، لہٰذا وہ ان دونوں کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلی گئی، اس طرح الیاسؑ نے الیسع

کے ساتھ اس خاتون کے ہاں قیام کیا اور جب تک وہ وہاں ٹھہرے رہے اس مٹکے سے آٹا اور اس کپی سے گھی ختم نہ ہوا۔ اس کے بعد الیاسؑ کو خداوند کی طرف حکم ہوا کہ وہ ایک بار پھر اخیاب کی طرف جائیں اور اسے شرک سے منع کریں، پس خداوند کا حکم پا کر الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ پھر اخیاب سے ملنے سامریہ روانہ ہو گئے۔

الیاسؑ جب سامریہ شہر کے قریب گئے تو وہاں ان کی ملاقات سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے حاجب عبدیاہ سے ہوئی، عبدیاہ ایک نیک شخص تھا اور اللہ کے نیک بندوں کی حفاظت کرنے والا تھا، جب کہ دوسری طرف بادشاہ اخیاب اپنی ملکہ ایزبل کی فرمائش کے تحت ہر اس شخص کو قتل کروا دیتا تھا اور اذیتیں دیتا تھا جو بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر خدائے واحد کی طرف بلاتا تھا، یہی حالت الیاسؑ کی بھی ہوئی تھی، جب وہ پہلی بار اخیاب کی طرف گئے تھے اور بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر اس کے خلاف آواز اٹھائی تو ایزبل اور اخیاب دونوں آپ کے خلاف ہو گئے اور خداوند قدوس کے احکام کے تحت آپ نے کریت کے نالے میں پناہ لی تھی۔ عبدیاہ نے الیاس علیہ السلام کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ بڑا فکر مند ہوا، اسے خدشہ ہوا کہ اگر بادشاہ نے الیاسؑ کو دیکھ لیا تو وہ ضرور اس شخص کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا، اس موقع پر عبدیاہ نے الیاسؑ کو مخاطب کرنے میں پہل کی اور کہا۔

''اے الیاسؑ! میں تیرے لئے اپنے بادشاہ اخیاب سے خوفزدہ ہوں اس لئے کہ جب اسے خبر ہوگی تو تم شہر میں داخل ہوئے ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچادے، لہٰذا میرا تم کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔'' اس پر الیاس علیہ السلام نے عبدیاہ کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے عبدیاہ تم میرے معاملے میں کوئی خطرہ، کوئی خوف محسوس نہ کرو، اس لئے کہ میں اپنے خداوند قدوس کے احکام کے تحت اس طرف آیا ہوں، تم جاؤ اور اپنے بادشاہ اخیاب کو میرے آنے کی اطلاع کرو کیوں کہ میں اپنے آقا، اپنے مالک، اپنے خدا کے حکم کے تحت اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' پس عبدیاہ مجبور ہوا اور اپنے بادشاہ اخیاب کو جا کر الیاس علیہ السلام کے آنے کی اطلاع دی۔ اخیاب نے عبدیاہ کو واپس بھیجا کہ الیاس علیہ السلام کو لے کر میرے پاس آئے، جب الیاسؑ اور آپ کے شاگرد الیسع کو اخیاب کے سامنے پیش کیا گیا تو الیاس کو مخاطب کر کے اخیاب کہنے لگا۔

''اے الیاسؑ! تو پھر اس شہر میں داخل ہو گیا، کیا تو چاہتا ہے کہ تو اپنی باتوں سے بنی اسرائیل میں نفرت اور عداوت پھیلا دے۔'' اس پر الیاسؑ نے کمال جرأت مندی اور بے خوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے اخیاب! غور سے سنو، میں اپنی باتوں سے بنی اسرائیل کے اندر عداوت اور بے راہ روی نہیں پھیلا رہا بلکہ یہ کفر، یہ عصبیت تو بنی اسرائیل میں تمہارے اور تمہاری ملکہ کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔ سنو بادشاہ! اس سے پہلے لوگ گناہ ضرور کرتے تھے مگر وہ خداوند قدوس کو واحد جانتے ہوئے اس کی بندگی اور عبادت بھی کرتے تھے لیکن جب سے تم نے ایزبل سے شادی کی ہے اور وہ اپنے ساتھ بعل کا بت لائی ہے تب سے یہاں شرک کا دور دورہ شروع ہو گیا اور تو نے ایزبل کا کہا مانتے ہوئے بعل کو کوہستان کرمل پر نصب کروا دیا ہے جس کے باعث یہاں بدامنی اور بداعمالی نے گھر کر لیا ہے، پس اس بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ بنی اسرائیل اور تیری وجہ سے بے راہ روی اور گناہ اور عداوت پھیل گئی ہے۔''

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

وسیم رضوی اور بورڈ کے دیگر اراکین نے اجودھیا کے مندر میں پوجا کی

شیعہ سینٹرل بورڈ کے چیرمین وسیم رضوی نے ایک بار پھر بابری مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کا راگ آلاپا، آرایس ایس اور بی جے پی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اوچھی حرکتوں پر اتر آئے

اجودھیا(ایجنسی) شیعہ سینٹرل وقف بورڈ میں متعدد بدعنوانیوں کے الزامات کا سامنا کررہے چیئرمین وسیم رضوی خود کو قانون کے چنگل سے بچانے اور اس سلسلہ میں آرایس ایس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈوں کا استعمال کررہے ہیں۔اس سلسلہ کی تازہ کڑی میں شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین وسیم رضوی نے بورڈ کے دیگر اراکین کے ساتھ اجودھیا پہنچ کر متعدد مندروں میں پوجا بھی کی اور رام مندر کے تئیں اپنے عقیدت کے اظہار کے لئے ناریل پھوڑے۔قابل ذکر ہے کہ وسیم رضوی بابری مسجد کے تعلق سے شیعہ اور سنی مسلمانوں میں متفقہ رائے سے الگ ہٹ کر محض خود کو بچانے کے لئے ان دنوں نئے نئے شگوفے چھوڑنے میں مصروف ہیں اور وہ آرایس ایس اور ریاست کی بی جے پی حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اوچھی حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔اطلاع کے مطابق وسیم رضوی نے اجودھیا میں دگمبر اکھاڑہ کے مہنت سریش داس، نرموہی اکھاڑا کے مہنت بابا بھاسکر داس اور ہنومان گڑھی نروانی اکھاڑا کے فریق دھرم داس سے مل کر ایک بار پھر بابر مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کا راگ الاپا۔وسیم رضوی نے ہندو مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کو باہمی صلح اور سمجھوتہ کی تجویز کا بھی نام دیا۔دوسری طرف وسیم رضوی نے اجودھیا میں دگمبر اکھاڑہ کے مہنت سریش داس، نرموہی اکھاڑا کے مہنت بابا بھاسکر داس اور ہنومان گڑھی نروانی اکھاڑا کے فریق دھرم داس نے بھی بن بلائے مہمان وسیم رضوی کی موجودگی میں خوب بغلیں بجائیں۔یادرہے کہ بابری مسجد کا قضیہ سپریم کورٹ میں زیرسماعت ہے اور سنی سینٹرل وقف بورڈ اور ملک کے تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ وہ متنازعہ زمین کی ملکیت کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کو قبول کریں گے، تاہم شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیرمین وسیم رضی اس مسئلہ پر محض ذاتی فائدے کے لئے کود پڑے ہیں۔

سعودی عرب نے اقوام متحدہ میں میانمار حکومت کے خلاف قرارداد لانے کا مطالبہ کیا

نیویارک(ایجنسی) اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے مشن نے مملک کی جانب سے میانمار کی مسلمان روہنگیا اقلیت پر کئے جانے والے حالیہ حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔یواین سعودی مشن نے ایک ٹویٹ پیغام میں کہا ہے کہ سعودی عرب نے عالمی ادارے میں قرارداد لانے کا مطالبہ کیا ہے جس میں میانمار کی روہنگیا مسلمان اقلیت پر ڈھائے جانے والے مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کی جائے۔اس مقصد کے لئے سعودی عرب نے سکیورٹی کونسل کے ارکان سے رابطہ کیا ہے کہ وہ روہنگیا اقلیت کے خلاف روا رکھے جانے والے وحشیانہ مظالم کا نوٹس لے اور اسے اپنے ایجنڈے پر لے کر آئے۔سعودی عرب نے عالمی ادارے کے سربارہ کے نام پیغام میں تشویش کا اظہار کیا ہے جس کے بعد اقوام متحدہ سے مذمت دیکھنے میں آئی ہے۔سعودی عرب روہنگیا مسلمانوں کی بے بسی کے خاتمے اور مسائل کے دیرپا حل کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY) R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2015-17
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)

ISSUE October 2017 POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

मासिक

तिलिस्माती दुनिया

देवबन्द

सितम्बर 2017

रूहानी अमलियात की दावत देने वाली एक अनोखी मेगज़ीन अपनी रूहानी कुव्वतें बढ़ाने के लिये इस मेगज़ीन को पढ़िये।

क्या आप दुनिया को मुसख़्ख़र करना चाहते हैं?
क्या आप परियों से बातें करना चाहते हैं?
क्या आप हमज़ाद से बातें करना चाहते हैं?
दस्ते ग़ैब का अनोखे फ़ार्मूले
बेशुमार दौलतें हासिल करने के लिये।

इस रिसाले को पढ़िये।